

تیری صورت سے نہیں ملتی کسی کی صورت
ہم جہاں میں تیری تصویر لیے پھرتے ہیں
وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل
المعروف
آئینہ
غیر مقلدیت
استاذ المناظرین
حضرت مولانا
منیر احمد منور
صاحب مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا
اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان


تیری صورت سے نہیں ملتی کسی کی صورت
ہم جہاں میں تیری تصویر لیے پھرتے ہیں
دکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل
المعروف
آئینہ
غیر مقلدیت
منیر احمد منور
استاذ الحدیث جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا



ضابطہ

نام کتاب: ——— آئینہ غیر مقلدیت

تالیف: ——— حضرت مولانا منیر احمد منور صاحب

اہتمام: ——— ادارہ تحفظ سنت بہاولپور

ناشر: ——— اتحاد اہل السنّت والجماعت

ملنے کے پتے

جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑپکا 0300-7739206

مکتبہ اہل السنّت والجماعت ۸۷ جنوبی سرگودھا

مکتبہ اسلامیہ نزد جامعۃ العلوم الاسلامیہ بالنوری ٹاؤن کراچی

ادارہ اشاعت الخیر بیرون بوہڑ گیٹ ملتان 0614514929

مکتبہ حقانیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

مکتبہ قاسمیہ اردو بازار لاہور

کشمیری بکڈ پو تلہ گنگ چکوال





فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
30	رئیسہ عالیہ کی بیتابی	37
31	رئیسہ عالیہ کا الہ آباد اور کلکتہ میں استقبال	38
32	وائسرائے کیلئے رئیسہ عالیہ کا نذرانہ	39
33	رئیسہ عالیہ کے ساتھ ملاقاتیں	39
34	رئیسہ عالیہ کی شہزادہ سے پہلی ملاقات	40
35	رئیسہ عالیہ اور شہزادہ کی دوسری ملاقات اور تمغہ طلائی	40
36	شہزادہ رئیسہ عالیہ کی فرودگاہ پر	40
37	خطاب نائٹ سٹار آف انڈیا	41
38	شہزادہ سے الوداعی ملاقات	42
39	نواب, والا جاہ اور رئیسہ عالیہ کی تصویر	42
40	رئیسہ عالیہ کی وائسرائے سے الوداعی ملاقات	43
41	رئیسہ عالیہ مہاراجہ کے گھر میں	43
42	شہادت نمبر٦	44
43	رئیسہ عالیہ اور نواب صاحب کی دہلی میں روانگی	44
44	رئیسہ عالیہ وائسرائے کے پہلو میں	45
45	کیسہ اشرفی اور نشانِ محبت	45
46	سترہ ضرب سلامی کا اعزاز	46
47	رئیسہ عالیہ کی مہر ومحبت کا اسیر	46
48	دربار قیصری کا انعقاد	47

نمبرشمار	عنوان	صفحہ نمبر
68	تقریر پولٹیکل ایجنٹ بھوپال	57
69	تحائف از غیر مقلد نواب والا جاہ	58
70	یادگارِ محبت	58
71	شہادت نمبر ۸	59
72	محلّہ قیصر گنج	59
73	مدرسہ وکٹوریہ	59
74	مدرسہ پرنس آف ویلز	60
75	شہادت نمبر ۹ (غیر مقلد نواب صدیق خان کی زوجہ رئیسہ عالیہ کا وائسرائے کے پاس ایک ماہ قیام اور مع الخیر واپسی)	60
76	شہادت نمبر ۱۰ (محدث دہلی غیر مقلد میاں نذیر حسین اور مسز لیمنس)	62
77	صلہ وفاداری	62
78	شہادت نمبر ۱۱	67
79	دعائے اہلحدیث	67
80	ملکہ وکٹوریہ کے حضور سپاسنامہ از جماعت اہلحدیث	67
81	شہادت نمبر ۱۲ (فتوی غیر مقلدین کہ گورنمنٹ برٹش کی اطاعت فرض اور اس کے خلاف جہاد حرام)	68
82	غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ۲	71
83	اینگلو اہلحدیث ریسٹورنٹ المعروف **وکٹوریہ ہوٹل**	72
84	مسز اندرا گاندھی اور ملکہ وکٹوریہ کا سنگھم	73

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر





سبب تالیف:

کذب ودجل ،ضد وعناد ،فتنہ وفساد، جہالت وخیانت اور الزام تراشی کی غلیظ ومتعفن فضاؤں میں مقابلہ کرنے والے غیر مقلد شاہینوں میں سے ایک ننھے منے ،لاغر ونحیف ،شکستہ پر شاہین نے کذب ودجل میں دنیا بھر کے دذاب ودجال لوگوں سے بازی لے کر،ان کے سارے ریکارڈ توڑ کر ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے، یہ ریکارڈ قائم کر کے ملکہ وکٹوریہ کی کوکھ سے نکل کر اس کی گود میں پلنے والی جماعت اہل حدیث کو بالخصوص شاہین مذکور کو مبارکباد پیش کرتے ہیں ،شاہین مذکور کے کذب ودجل اور جہالت وخیانت کا ادنی نمونہ ان کے تیار کردہ حنفی دیوبندی ریسٹورنٹ المعروف اندرا گاندھی ہوٹل میں آپ ملاحظہ فرما کر یقین کر لیں گے کہ واقعی غیر مقلدین کی جماعت پر ملکہ وکٹوریہ کے ہمہ رنگ دودھ کا اثر نمایاں ہے اور اس میں شک ہی کیا ہے کہ ماں کا دودھ آخر اثر رکھتا ہے۔

مذکورہ رسالہ میں غیر مقلد شاہین نے حنفی بیرے اور گاہک کا فرضی مکالمہ تحریر کیا ہے جس کی بنیاد سراسر جھوٹ پر ہے، میرے پاس لاہور، ملتان، گوجرانوالہ اور بہاولپور سے مختلف احباب کے خطوط اور پیغامات آئے کہ غیر مقلدین ایک رسالہ اندرا گاندھی ہوٹل کے نام سے بہت تقسیم کر رہے ہیں، بعض احباب نے رسالے بھی بھیجے ہیں اور اس کے جواب کا تقاضا بھی کیا ہے سو ''آئینہ غیر مقلدیت'' ان احباب کے حکم کی تعمیل اور مسلک حق اہل السنّت والجماعت کی دفاعی ضرورت کی تکمیل ہے ،ہم اس رسالہ ''اندرا گاندھی ہوٹل'' کی

حقیقت واضح کرنے کیلئے مندرجہ ذیل ترتیب ملحوظ رکھیں گے۔

(۱)...... پہلے رسالہ اندرا گاندھی ہوٹل سے اقتباس نقل کریں گے۔

(۲)...... فقہ حنفی کی کتابوں سے باحوالہ فقہ حنفی کے اس مسئلہ کی تفصیل پیش کریں گے جس میں غیر مقلد شاہین نے کذب و دجل اور خیانت سے کام لیا ہے ۔

(۳)...... پھر اس مسئلہ میں غیر مقلد شاہین کی جہالتیں اور خیانتیں ظاہر کریں گے۔

(۴)...... اس مسئلہ کے متعلق غیر مقلدیت سے کچھ سوالات کریں گے۔ اس امید پر کہ:

اے پھول تو کب کھلے گا میں تجھ سے پیار کروں گا
تو نہ کھلا تو قیامت تک تیرا انتظار کروں گا

(۵)...... ازاں بعد بتائیں گے کہ اندرا گاندھی ہوٹل میں درج مکالمہ خود غیر مقلدین کے اپنے مذہبی مسائل پر زیادہ چسپاں ہوتا ہے اس کیلئے اخیر میں عنوان قائم کیا گیا ہے ۔
''وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل''



اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل:

غیرمقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے صفحہ ا پر لکھا ہے۔

حنفی بیرا : تشریف لائیے جناب ہم نے یہ ہوٹل دیوبندیوں کی خالہ اور معشوقہ اندرا گاندھی کے نام پر عوام کی خدمت کیلئے کھولا ہے۔

گاھک : یہ کیوں؟ دیوبندی تو مسلمان ہیں اور اندرا گاندھی اسلام دشمن۔

بیرا: بھائی ہم دیوبندیوں کو اندرا گاندھی سے خاص انس ومحبت ہے اس لیے تو ہمارے بزرگوں نے دارالعلوم کے صد سالہ جشن میں اپنی محبوبہ کو بحیثیت مہمان خصوصی کرسی صدارت پر براجمان کیا تھا اور اس کے نام کے قصیدے پڑھے تھے۔

غیرمقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ا:

غیرمقلدین کی قسمت کے کیا ہی کہنے، ماضی کے دور غلامی میں ان کو ہمیشہ ایک ایسے خاندان کی سرپرستی کا شرف حاصل رہا ہے، جو شاہی خاندان ہے اور حکمران بھی ہے، اس سے میری مراد وکٹوریہ خاندان ہے، جس کی غلامی پر غیرمقلدین بڑا ناز اور فخر کرتے رہے ہیں، غیرمقلدین علماء وعوام وکٹوریہ خاندان اور انکی برطانوی حکومت کو محسن گورنمنٹ کہا کرتے تھے، اور اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سایہ رحمت سمجھتے تھے، اس کی مخالفت اور اس سے جہاد کو بغاوت اور فساد کہا کرتے تھے، اس کی وجہ یہ ہے کہ فرقہ غیرمقلدین کا وجود نا مسعود اور اس کا استحکام گرنمنٹ برطانیہ کا مرہون منت ہے اسی لیے غیرمقلدین ہمیشہ ان کے شکرگذار رہے ہیں اور ان کی حکومت کے دوام وبقاء اور استحکام کیلئے کوشاں رہے ہیں۔

سچی شہادتیں اور پرانی یادیں:

آیئے :پورے ثبوت اور غیرمقلدین علماء کی سچی شہادتوں کے ساتھ وکٹوریہ

خاندان ،ان کی برطانوی حکومت اور غیر مقلدین کے درمیان باہمی الفت ومحبت ، باہمی تعاون وتناصراور برطانوی حکومت کی طرف سے بے پناہ عنایات وانعامات کیداستان سنئے اور سر دھنئے ،اس سے فرقہ غیر مقلدین کا شجرہ نسب بھی معلوم ہوگا اوران کے آباء واجداد کا صحیح تعارف بھی سامنے آئے گا ،اور کچھ پرانی یادیں بھی تازہ ہوں گی ہم اس پر غیر مقلدین علماء کی مقتدرذی قدر تین بڑی شخصیات کو گواہ کے طور پر پیش کرتے ہیں ۔

قریب ہے یاروروزمحشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر
جو چپ رہے گی زبان خنجر،لہو پکارے گا آستیں کا

تعارف گواہان:

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے غیر مقلدین کی کتابوں کے حوالہ جات سے ان تین گواہوں کا تعارف اور غیر مقلدین کے نزدیک ان کا معتمد علیہ ہونا نقل کردیا جائے ۔

گواہ نمبر 1: سرکاری خطاب نواب والا جاہ امیرالملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر نواب صاحب نے تفسیر میں نو(۹)اور فن حدیث میں اکتیس (۳۱) کتابیں لکھی ہیں(مآثر صدیقی ص۸۹ ج۲)

اور تمام علوم وفنون میں دوسوبائیس(۲۲۲) کتابیں لکھیں،نواب صاحب کی کتاب (ابجدالعلوم العربی)انسائیکلو پیڈیا آف اسلام ہے،نواب صاحب کی وجہ سے علم وفن کے اعتبار سے بھوپال کی قسمت ہی جاگ اٹھی(اہل حدیث کی علمی خدمات ص۲۵ تا۲۸)

نواب صاحب نے عربی ،فارسی ،اردو میں سینکڑوں کتابیں تصنیف کر ڈالیں ،جس سے سرزمین ہند میں کتاب وسنت کی خوب آواز بلند ہوئی ،اور بہت سے ذہن تقلید وجمود کے زنگ سے صاف ہوئے(عقیدہ اہلحدیث ص۱۵)

اور غیر مقلد شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ جوشخص نواب

صدیق حسن کو گالی دے وہ امامت کا مستحق نہیں (فتاوی ثنائیہ ج ۲ ص ۶۹)

گواہ نمبر 2: میاں نذیر حسین محدث دہلوی سرکاری خطاب شمس العلماء (الحیات بعد الممات ص ۱،۲) غیر مقلدن میں ان کا لقب مشہور ہے ''شیخ الکل فی الکل'' یعنی سب علوم میں سب کے استاذ (عقیدہ اہلحدیث ص ۱۴) غیر مقلد فضل حسین بہاری بڑی عقیدت ومحبت اور پورے اعتماد کے ساتھ لکھتے ہیں'' ہمارے ہیرو میاں نذیر حسین دہلوی (الحیات بعد الممات ص ۷،۱۱) میاں نذیر حسین مسند حدیث پر ساٹھ برس فائز رہے (اہل حدیث کی علمی خدمات ص ۲۰) بخاری (شریف) کئی سو بار پڑھائی (الحیات بعد الممات ص ۵۴) میں صاحب ولی اللہی مسند علمی کے وارث بنے جنھوں نے کتاب وسنت کی تعلیم واشاعت کے مشن کو اوج ثریا تک پہنچایا اور حضرت میاں صاحب کیوجہ سے برصغیر میں علم حدیث کا شہرہ بلند ہوا اور ڈنکا بجا (عقیدہ اہلحدیث ص ۱۳)

گواہ نمبر 3: تیسرے گواہ مولانا محمد حسین بٹالوی امرتسری ہیں مولانا ابو یحیی امام خان نوشہروی'' جماعت اہلحدیث کی صحافتی خدمات'' کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں ہماری جماعت کی صحافتی ترقی بھی قابل ذکر ہے، مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم نے سب سے پہلے جماعت میں رسالہ'' اشاعۃ السنۃ'' جاری کیا جو تقریبا نصف صدی تک علم وفن کی خدمت میں منہمک رہا (ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ص ۲۹) موصوف کی کوششوں سے گورنمنٹ برٹش کی طرف سے غیر مقلدین کو اہل حدیث نام کی الاٹمنٹ ہوئی (سیرت ثنائی ص ۲۷۲، مآثر صدیقی ص ۱۶۲ ج ۳، ترجمان وہابیہ ص ۶۲) منظوری کی چٹھی جو اخبار اہلحدیث امرتسر ص ۷۷،۸، ۲۲ جون ۱۹۰۸ کو شائع ہوئی ملاحظہ فرمائیں (بحوالہ وہابی مذہب ص ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷)

۳۶۳

No: 137

FROM

W.M. young Esque,
Sectretary to the Government
of the Punjab.

To,

Moulvi Abu Said Mohammad Hussain
Editor of the 'Ashaat-ul-Sunnah'
Lahore.

D/Lahore 19th January 1887.

Sir,

In reply to your letter No, 195 of the 12th May last, asking that the use of the expression Wahabi in reference to member of the community which you claim to represent may be prohibited in Government orders.

I am directed to forward the enclosu[re] copy of a letter No 1758 dated the 3rd from the officiating secretary to the Governme[nt] of India, in the Home Department, ? the disconti[n]uance of the use of the term Wahabi in officia[l] correspondence.

2. I return the books recieved with your

letter No. 547/of the 21st September last, together with the original signed notice which you have been good enough to submit in your subsequent letters for the perusal of Government.

I have the to

be Sir

Your most obedt Servant

So/

for the secretary to the

Government of the Punjab.

Copy of a letter No 1758 dated the 3rd December 1886 from the officiating secretary to the Government of the India Home department to the secretary Government of the Punjab.

ترجمہ: صاحب ڈبلیو۔ایم ینگ بہادر سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ بذریعہ چھٹی نمبری ۱۲۷ مورخہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء بنام مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ایڈیٹر اشاعۃ السنۃ لاہور بجواب چھٹی نمبری ۱۹۵ مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۸۶ء تحریر کرتے ہیں کہ حسب درخواست آپ کی کہ لفظ وہابی اس جماعت کے لیے سرکاری کاغذات میں استعمال نہ کیا جائے۔

۲۔ کتابیں جو آپ نے چھٹی نمبری ۵۴۷ مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۸۸۶ء مع اصلی دستخط شدہ نوٹس جو آپ نے اپنے سابقہ خط کے ساتھ گورنمنٹ کے ملاحظہ کے لیے بھیجی تھیں واپس کی جاتی ہیں۔

چٹھی نمبری ۷۵۸ ،مورخہ ۳ ردسمبر ۱۸۸۶ء از صاحب قائم مقام سیکرٹری گورنمنٹ ہند ہوم ڈیپارٹمنٹ بنام صاحب سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب بجواب آپ کی چٹھی نمبر ۱۰۴۴ مورخہ ۱۸ رجون ۱۸۸۶ء آپ کو تحریر کیا جاتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر جناب سی آئی ایچی سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط و کتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔

(اخبار اہلحدیث امرتسر ص۸ ۲۶ رجون ۱۹۰۸ء)

نواب صدیق حسن کی تصدیق

امام الوہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالوی کی کتاب ترجمان وہابیہ کے آخر میں اس درخواست کا اور انگریزوں سے اس کی منظوری کا تذکرہ ان الفاظ میں موجود ہے۔

' فرقہ موحدین لاہور نے صاحب بہادر موصوف کی روبکاری میں استدعا پیش کی کہ موحدین جو لفظ بدنام وہابی سے پکارے جاتے اور اطلاق اس لفظ کا عامۃً موحدین پر کیا جاتا ہے۔ سو بطور سرکاری اشتہار دیا جاوے کہ آئندہ فرقہ ہائے موحدین لفظ بدنام وہابی سے نہ مخاطب کیے جاویں۔ چنانچہ لفٹیننٹ گورنر بہادر موصوف نے اس درخواست کو منظور کیا اور پھر ایک اشتہار اس مضمون کا دیا گیا کہ موحدینِ ہند پر شبہ بدخواہی گورنمنٹ ہند عامۃً نہ ہو اور خصوص جو لوگ کہ وہابیان ملک ہزارہ سے نفرت ایمانی رکھتے ہوں اور گورنمنٹ ہند کے خیر خواہ ہیں۔ ایسے فرقہ موحدین مخاطب بہ وہابی نہ ہوں۔' (ترجمان وہابیہ ص۶۲)

عبدالمجید سوہدروی کی تصدیق

غیر مقلدین حضرات کی مقتدر شخصیت مولوی عبدالمجید سوہدروی جو کہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کے شاگرد اور دیوبندیوں کے شیخ التفسیر احمد علی صاحب لاہوری کے داماد بھی تھے۔ نیز ایک عرصہ تک سوہدرہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ سے اخبار اہلحدیث اور مسلمان شائع کرتے رہے ہیں۔ جمعیت وہابیہ کے ذمہ دار عہدیدار بھی رہ چکے ہیں نے

بھی اپنی کتاب سیرت ثنائی میں بھی اس منظوری کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

"(بٹالوی نے) اشاعۃ السنۃ کے ذریعہ اہلحدیث کی بہت خدمت کی لفظ وہابی آپ ہی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا۔ اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔" (سیرت ثنائی [illegible])

ناظرین حضرات! مندرجہ بالا وہابی اکابر کی اپنی ہی تحریروں سے اظہر من الشمس ہے کہ وہابیوں کو اہلحدیث انگریزوں نے بنایا ہے۔ اور وہ بھی انگریز نوازی کے سلسلہ میں ان کو یہ نام بخشیش کیا گیا ہے۔ مجتہد الوہابیہ نے انگریز نوازی اور ان کی خوشامد اور کاسہ لیسی میں اسی لیے حد کر دی تھی۔

انگریز کے نیاز مند ہونے کی خود بٹالوی سے تصدیق

چنانچہ محمد ایوب قادری وہابیہ کے

مولوی بٹالوی صاحب کے رسالہ اشاعۃ السنۃ کے حوالہ سے ان کی انگریز دوستی نیاز مندی، خوشامد اور کاسہ لیسی کا ثبوت دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اس گروہ اہلحدیث کے خیر خواہ وفادار رعایا برٹش گورنمنٹ ہونے پر ایک بڑی اور روشن اور قوی دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ برٹش گورنمنٹ کے زیرِ حمایت رہنے کو اسلامی سلطنتوں کے ماتحت رہنے سے بہتر سمجھتے ہیں۔ اور اس امر کو اپنے قوی وکیل اشاعۃ السنۃ کے ذریعے سے جس کے نمبر ۱۰ جلد نمبر ۶ میں اس امر کا بیان ہوا ہے اور وہ نمبر ہر ایک لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا میں پہنچ چکا ہے۔ گورنمنٹ پر بخوبی ظاہر اور مدلل کر چکے ہیں جو آج تک کسی اسلامی فرقہ رعایا گورنمنٹ نے ظاہر نہیں کیا۔ اور نہ آئندہ کسی سے اس کے ظاہر ہونے کی اُمید ہو سکتی ہے۔"

اسی طرح ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی پر جو ایڈریس محمد حسین بٹالوی نے گروہ اہلحدیث کی طرف سے پیش کیا تھا۔ اس میں لکھا تھا۔

۲۶۶

بھی اپنی کتاب سیرت ثنائی میں بھی اس منظوری کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:
"(بٹالوی) نے (اشاعۃ السنۃ کے ذریعہ اہلحدیث کی بہت خدمت کی
لفظ وہابی آپ ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ
ہوا۔ اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔" (سیرت ثنائی ص۳۷۲)

شہادت نمبر ۱ : (غیر مقلدین کی اماں جی رئیسہ عالیہ نواب شاہ جہاں بیگم اور اباجی نواب صدیق حسن خان کی شادی۔)

ریاست بھوپال کی رئیسہ عالیہ نواب شاہ جہاں بیگم صاحبہ اور غیر مقلد نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان بہادر رشتہ از دواجیت میں کیسے منسلک ہوئے؟۔ شادی کا مشورہ کس نے دیا؟ رشتہ کی منظوری کس نے دی؟ فیصلہ کہاں ہوا؟ شادی کہاں ہوئی؟

ان سب امور کی تفصیل غیر مقلد نواب صدیق حسن خان کے فرزند ارجمند جناب سید علی حسن خان کے قلم حقیقت رقم سے ملاحظہ فرمائیں:

عربی کا مقولہ ہے"صاحب البیت ادری بمافیہ" "گھر والا زیادہ بہتر جانتا ہے کہ گھر میں کیا کچھ ہے۔

شادی کا مشورہ اور منظوری کی درخواست:

نواب صدیق حسن خان کے سوانح نگاران کے فرزند جلیل سید علی حسن خان لکھتے ہیں'' گورنمنٹ برٹش آف انڈیا کی باضابطہ تحریری منظوری کا مرحلہ یوں طے ہوا کہ چھ دسمبر ۱۸۷۰ء کو رئیسہ عالیہ شاہزادہ ڈیوک آف ایڈنبرا کی ملاقات کیلئے کلکتہ تشریف لے گئی تھیں ،اثناء راہ میں کرنل ٹامس صاحب بہادر بھوپال نے جو ہم رکاب تھے رئیسہ عالیہ کو مشورہ دیا کہ آپ نکاح کر لیں آپ کا شوہر آپ کو نظم امور مملکت میں مدد دیگا،اور کرنل جان میڈ صاحب ایجنٹ نواب گورنر جزل بہادر سنٹرل انڈیا نے بھی صاحب موصوف کی تائید کی پھر نکاح کی منظوری حاصل کرنے کیلئے بھوپال سے گورنمنٹ برٹش آف انڈیا کو خط بھیجا گیا۔

شادی کی درخواست منظور:

ہزاکسیلنسی ارل میوصاحب بہادروایسرائے ہند کی جانب سے جواب آیا کہ اگر بیگم صاحبہ کسی شائستہ شخص سے شادی کرنا چاہیں تو کوئی امر مانع نہیں ہے،اس پر دیگر سرکاری افسران نے بھی خوشی کا اظہار کیا۔

جشن عروسی : گورنمنٹ آف انڈیا کی باضابطہ تحریری منظوری آجانے کے بعد ۸ مئی ۱۸۷۱ء کو ایک عالیشان جشن عروسی منعقد کیا گیا جس میں ارکان ریاست اور افسران فوج کے سامنے اعلان عام کیا گیا کہ رئیسہ عالیہ نے نواب صدیق حسن خان بہادر کے ساتھ بعوض پچیس ہزار روپیہ مہر مؤجل کے اپنا عقد ثانی کرلیا،پھر باقاعدہ اس عقد ثانی کی اطلاع ریاست کے دستور کے مطابق کرنل جان ولیم ولبی آسبرن صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ بھوپال کو دی گئی۔

ان کے لب پر ذکر آیا بے حجابانہ میرا منزل تکمیل تک پہنچا اب افسانہ میرا

گورنمنٹ برٹش آف انڈیا کی مبارکباد:

۳۰ جون ۱۸۷۱ء کو گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے ایک چٹھی رئیسہ عالیہ کی

خدمت میں پہنچی اس میں ہزاکسیلنسی وایسرائے ممبران کونسل اورافسران گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے رئیسہ عالیہ اوران کے شوہر (غیر مقلد محدث) سیدمحمد صدیق حسن کی شادی خانہ آبادی پرغایت درجہ خوشنودی ومسرت کااظہارکیا گیا تھا۔

دلہن بنی ہوئی اب کے چمن میں آئی ہے　　بہار ہو کے تیری انجمن میں آئی ہے۔

رئیسہ عالیہ کا خط ملکہ معظّمہ کے نام:

ایک اطلاعی خط رئیسہ عالیہ کی جانب سے علیا حضرت قیصرہ ہند کوئن امپریس وکٹوریہ کے حضور میں روانہ کیا گیا۔

میرا پیام صبا میرے گل سے کہہ دینا　　چلی گئی بیہوش کر کے بوتیری

وفادار بیٹی کے خط پہنچنے کے بعد ملکہ معظّمہ کے جذبات۔

بہار بن کے محبت نے جب پیام دیے۔　　نسیم صبح نے پھولوں کے ہونٹ چوم لیے۔

عہدہ میں ترقی: عقد ثانی کے بعد نواب صاحب کومعتمد المہامی بہادر نائب دوم کے منصب پرفائز کیا گیا جبکہ اس سے قبل وہ امیرالانشائی کے عہدہ پر تھے،اب ریاست کے تمام معاملات والاجاہ کی وساطت ومشورے سے انجام پانے لگے، اس کی باضابطہ اطلاع پولٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر بھوپال کو دی گئی، صاحب موصوف نے ۳۰ جون ۱۸۷۱ء کو اطلاعی خط کے جواب میں رئیسہ عالیہ کوتحریرفرمایا کہ مخلص اس تجویز پسندیدہ سے بہت خوش ہوا آپ کی رائے بہت مستحسن وانسب ہے　　(مآثر صدیقی ص۸۲تا۸۸ج۲)

غیر مقلدین کے جدامجد جناب نواب سیدمحمد صدیق حسن خان اوران کی بیوی نواب شاہ جہاں بیگم رئیسہ عالیہ بھوپال کی ملکہ معظّمہ وکٹوریہ اوران کے برطانوی افسران کے سامنے بےبسی وبےکسی اوربیچارگی وغلامی کی حالت کا کسی شاعرنے خوب نقشہ کھینچا ہے۔

فریب زندگی جس نے نہ دیکھا ہو مجھے دیکھے

نہ سینے میں ہے دل اپنا، نہ منہ میں ہے زباں اپنی

شہادت نمبر2:

(رئیسہ عالیہ اور غیر مقلد نواب صدیق حسن خان کے اپنے آقاؤں سے مطالبات:)

والا جاہ نواب صدیق حسن خان تقریبا ایک سال تک معتمد المہامی کے منصب پر فرائض جانفشانی کے ساتھ انجام دیتے رہے بعد ازاں ۴ فروری ۱۸۷۲ء کو رئیسہ عالیہ نے ایک خط پولٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر بھوپال کے نام روانہ کیا، اس میں تحریر فرمایا کہ جب میرا نکاح جناب بخشی باقی محمد خان بہادر نصرۃ جنگ مرحوم سے ہوا تھا تو ان کیلئے گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے مراتب واعزاز حسب ذیل مقرر ہوئے تھے۔(۱) خطاب نظیرالدولہ (۲) وائسرائے کشور ہند کی جانب سے عطائے خلعت (۳) سترہ ضرب سلامی بوقت آمد و رفت علاقہ بھوپال اور بروقت ملاقات برٹش حکام (۴) عطائے خلعت کے وقت کنٹنجنٹ کے افسران فوج کا نواب صاحب کے سامنے نذریں پیش کرنا (۵) اسسٹنٹ بہادر کا رہائش گاہ جہانگیر آباد سے پل خام جہانگیر آباد تک آکر استقبال کرنا (۶) علاقہ سیہور واندروکی ایجنسی اور رزیڈنسی کے میر منشیوں کا بدھوارہ دروازے تک آکر خیر مقدم کرنا (۷) بھوپال میں بوقت آمد و رفت ایجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر اور پولٹیکل ایجنٹ بہادر کا ملاقات کیلئے نواب صاحب کے دولت سرا پر تشریف لے جانا۔ اسی طرح ریاست کی جانب سے حسب ذیل مراتب مقرر تھے (۱) اخوان وارکان ریاست اور تمام متوسلان ریاست کا نذریں پیش کرنا (۲) جاگیر کا تعین۔ لہذا یہ مراتب واعزاز نواب صدیق حسن خان بہادر کیلئے بھی حسب ضابطہ مقرر ہونے چاہئیں اور خطاب نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان بہادر گورنمنٹ کی طرف سے مرحمت ہونا چاہیئے۔

دینے والے تجھے دینا ہے تو اتنا دے دے
کہ مجھے شکوہ کوتاہی داماں ہو جائے

مراعات اوراعزاز بھی مطلوب ہے اس کے ضمن میں ملکہ معظمہ اوراس کی نمائندہ گور نمنٹ برٹش انڈیا کی وفا بھی دیکھنا چاہتے ہونگے کہ جن کی خاطر ہم نے اپنے تن،من،دھن کوقربان کردیا ہے۔جن کی خاطر ہم مسلمان قوم کیلئے ذلت ورسوائی کا نشان اورننگ وعار کی علامت بن چکے ہیں وہ بھی ہمارا کچھ خیال کرتے یانہیں۔

جس کے خیال میں ہوں گم اس کوبھی کچھ خیال ہے
میرے لیے یہی سوال سب سے بڑا سوال ہے

مطالبات منظور ہوگئے:

یہ تمام مطالبات منظور ہوگئے۔گورنمنٹ آف انڈیا نے یہ درخواست فوراً منظور کی اور ۷ استمبر ۱۸۷۲ء کو خط بھیج کر رئیسہ عالیہ کو مطلوبہ اعزاز اتو مراعات کی نہ صرف یہ کہ منظوری کی اطلاع دی گئی بلکہ اس کو عملی تشکیل بھی دیدی (غیر مقلد نواب صدیق حسن خان اوران کی بیوی رئیسہ عالیہ نواب شاہ جہان بیگم مراعات واعزاز کی بھیک ملنے پرخوش ہوکر کہتے ہوں گے۔

نگاہِ لطف وعنایت سے فیض یاب کیا مجھے حضور نے ذرے سے آفتاب کیا

جشن مسرت:

۱۴،اکتوبر ۱۸۷۲ء کونواب گورنر جزل بہادر والیسرائے ہند کی جانب سے پولٹیکل ایجنٹ بہادر خلعت فاخرہ لے کر بھوپال میں ورود فرما ہوئے۔

۱۵ اکتوبر کو شاہی محل میں جواس جشن پرمسرت کیلئے پہلے سے آراستہ وپیراستہ کیا گیا تھا دربار عام منعقد کیا جس میں تمام اخوان وارکان ریاست،جاگیرداران ملک محروسہ،عہدہ داران محکمہ جات،علمائے تخت،شعراء ناموراورافسران سپاہ حاضر دربار تھے جس وقت پولٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر خلعت کی کشتیاں ہمراہ لیے ہوئے شاہی محل میں داخل ہوئے تو بیٹھتے ہی مزاج پرسی کی اور مورخہ ۱۵اکتوبر ۱۸۷۲ء کا خط جس میں خلعت

وخطاب اور تمام اعزازات مطلوبہ کی منظوری کی نوید مسرت وتہنیت تھی اپنی ہاتھ سے رئیسہ عالیہ کی ہاتھ میں دے کر مبارکباد دی، منشی دین دیال آنجہانی میرمنشی محکمہ محتشمہ آیجنٹی نے صاحب ممدوح کے حکم سے یہ خط پڑھ کر تمام اہل دربار کو سنایا اوراس کے مضمون سے مطلع کیا خط کے الفاظ یہ تھے۔

نوید مسرت :

قبل ازیں ۷ ستمبر ۱۸۷۲ء کو اس نوید مسرت افزا سے آپ کو اطلاع دی گئی ہے کہ گورنمنٹ انگلیشیہ کی جانب سے خطاب نوابی وخلعت برائے نواب صدیق حسن خان بہادر شوہر رئیسہ عالیہ مشفقہ منظور ہوا ہے، آج یہ مخلص بطیّب خاطر اس جلسہ مسرت و نشاط میں جو محض واسطے اس تقریب سعید کے منعقد ہوا ہے، نواب صاحب ممدوح کو خطاب وخلعت عطیہ از گورنمنٹ انگریزی سے مخاطب ومخلع کرتا ہے، اور سب اخوان وارکان کو اطلاع دیتا ہے کہ خطاب نواب والا جاہ امیر الملک بہادر اور خلعت فاخرہ درجہ اعلیٰ کا سرکار انگلیشیہ کی طرف سے نواب صاحب بہادر ممدوح کو عطاء فرمایا گیا ہے اوران کے متعلق جمیع مراتب واعزاز میں اس سرکار فلک اقتدار سے نقش منظوری پانا مناسب وضروری ہے تا کہ برادران داعیان ریاست بدل وجان اعزاز ومراتب مثل نوابان سابق بھوپال کی عظمت وجلالت منظور وملحوظ رکھیں، اور نواب صاحب مدوح ان مراتب عطیہ گورنمنٹ انگلیشیہ کے ممنون ہو کر ترقی ونیک نامی ونفع رسانی ورفاہ عام میں عالی ہمتی اور بلند نظری سے مصروف رہیں۔

نواب صاحب بہادر ممدوح پر منکشف ہے کہ یہ ریاست جس خوش انتظامی ونیک نامی سے اور ریاستوں میں ضرب المثل ومشہور ہے، بفضل الٰہی اسی انتظام پسندیدہ سے رونق وزینت اس ریاست کی چلی آتی ہے اسی طرح آپ سرسبزی وترقی وحسن انتظام میں آئندہ بدل وجان مصروف رہیں گے، اب مخلص اس مکاتبہ کو اس دعا پر ختم کرتا ہے کہ یہ

خلعت وخطاب موصوف نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر کو اور آپ کو اور سب اخوان وارکان ریاست کو مبارک ہو اور حصول درجہ اعلیٰ نواب صاحب بہادر سے آپ اور سب اخوان وارکان ریاست کو خوشی حاصل رہے۔ان مراعات واعزازات کے بعد نواب صاحب کی حالت۔

قفس پہ رکھنے لگا اب تو ہار پھولوں کے　　　بہت دنوں پہ ہوا ہے مزاج دان صیاد

اورنواب صاحب نے ممنون احسان ہوکر ریاست بھوپال کی ترقی اور گورنمنٹ کو نفع رسانی کی محنت کا یہ کہہ کر یقین دلایا ہوگا۔

پتے پتے سے نہ ابلے خون تو مجرم جاننا　　　ذبح میں ہولوں تو پھر رنگ گلستان دیکھنا

خلعت بدست وایسرائے زیب تن کرنا:

جب یہ مضمون ختم ہو چکا تو صاحب ممدوح الشان سر وقد ہزا کسیلنسی وایسرائے ہند بہادر کھڑے ہوگئے اور اپنے ہاتھ سے والا جاہ بہادر کو خلعت پہنایا۔

نذرانہ از نواب والا جاہ:

بعد ازاں نواب والا جاہ بہادر نے ہزا کسیلنسی نواب گورنر جزل بہادر وایسرائے ہند کے نذرانہ کی ایک سو ایک اشرفی صاحب ممدوح کے سامنے پیش کی۔

خاندانی مراسم:

جب یہ رسم ختم ہوگئی تو پولٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر نواب والا جاہ کو اپنے ہمراہ لیکر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ کے پاس لے گئے چونکہ وہ رئیسہ عالیہ کی بزرگ تھیں اس لیے نواب والا جاہ نے ان کے سامنے ایک اشرفی اور پانچ روپیہ نذر کیے۔

(مآثر صدیقی حصہ دوم ص۸۸تا۹۳)

شھادت نمبر3:

(اعتراف غیر مقلد محدث نواب صدیق حسن خان و بیگم رئیسہ عالیہ بھوپال:)

نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان کی بیگم نواب شاہ جہاں بیگم رئیسہ عالیہ بھوپال اپنے ایک بیان میں فرماتی ہیں کہ ہماری صدر نشینی (یعنی ریاست بھوپال کی سربراہی) کے دو سال بعد جب ہمارا نکاح بمنظوری ملکہ معظمہ انگلینڈ و قیصرہ ہند ہمراہ (غیر مقلد محدث) نواب صاحب بہادر سے ہوا تو اس وقت تحریری معاہدہ ہوا کہ ریاست کے کام میں نواب صاحب بہادر مددگار رہیں گے، چنانچہ انھوں نے تمام امور ریاست میں ہم کو مدد دی اور دیتے ہیں، نواب صاحب بہادر نے بجز خیر خواہی ملازمان ورعایا اور رضا جوئی حکام انگریزی کے کبھی کوئی شان حکومت ظاہر نہیں کی۔ (مآثر صدیقی حصہ سوم ص ۲۸، ۲۹)

نواب صاحب تائید میں کہتے ہوں گے:۔

حکم پر ان کے جان دیتا ہوں　　　　میں نہیں جانتا قضا کیا ہے

خود غیر مقلد محدث نواب صدیق حسن خان نے بھی اس حقیقت کا ان لفظوں میں اعتراف کیا ہے۔

فرماتے ہیں: جب صدر نشینی کا دوسرا سال گذرا تو رئیسہ معظمہ نواب شاہ جہان بیگم نے اپنی زوجیت سے مجھے عزت وافتخار بخشا اور یہ امر باطلاع گورنمنٹ عالیہ وحسب مرضی سرکار انگلینڈ (یعنی برضائے قیصرہ ہند ملکہ معظمہ کوین وکٹوریہ) ظہور میں آیا اور یہ تعلق موجب ترقی منصب اور عروج وعزت روز افزوں ہوا، اگرچہ بعض فتنہ پردازوں نے حکام بالا دست کے نزدیک مجھے بدنام کرنا چاہا اور بہتان خطبہ جہاد کا مجھ پر باندھا مگر حکام عالی منزلت یعنی کارپردازان دولت انگلیشیہ کو چونکہ تجربہ اس ریاست کی خیر خواہی اور وفاداری کا عموماً اور اس عاجز کا خصوصاً ہو چکا ہے اس لئے تہمت ان کے پایہ

ثبوت کو نہ پہنچی ۔ (ترجمان وہابیہ ص ۲۸،۲۹)

آزادیوں کا حق نہ ادا ہم سے ہو سکا　　　انجام یہ ہوا کہ گرفتار ہو گئے ۔

شہادت نمبر 4:

(غیر مقلدین کی اماں جی رئیسہ عالیہ زوجہ نواب صاحب کیلئے سرکاری خطاب ۔)

عقد ثانی کو ابھی ایک سال اور کچھ مہینہ گذرے تھے کہ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ بمطابق اگست ۱۸۷۲ء کو ایک پرائیویٹ چٹھی پولٹیکل ایجنٹ صاحب بہادر کی رئیسہ عالیہ کے نام اس مضمون کی آئی کہ آپ کی ہمہ تن مصروفیت جو ریاست کی ترقی اور حسن انتظام اور دادخواہی رعایا کے معاملات میں عمل میں آئی ہے اس کے پیش نظر اور جو اطاعت شعاری آپ کی جانب سے دولت انگلیشیہ کے ساتھ وقوع میں آئی ہے اس کے لحاظ سے علیا ملکہ معظّمہ کوین وکٹوریہ نے اپنے تفقدات شاہی سے آپ کو خطاب نائٹ گرینڈ کمانڈر اسٹار آف انڈیا اور تمغہ و نشان درجہ اول مرحمت فرمانا منظور کیا ہے ۔

چھانٹا وہ گل جس کی ازل سے نمود تھی　　　پہلی پھڑک اٹھی نگاہ انتخاب کی

ماہ مبارک میں مبارک لقب کا تحفہ:

پھر پولٹیکل ایجنٹ کی جانب سے رئیسہ عالیہ کے نام خط آیا کہ چودہ رمضان ۱۲۸۹ھ بمطابق ۱۶ نومبر ۱۸۷۲ء کو عالیشان دربار بمبئی میں منعقد ہوگا اور اس میں ہزا کسیلنسی ویسرائے ہند صاحب بہادر آپ کو شاہانہ نوازش سے ممتاز و مفتخر فرمائیں گے یہ مژدہ دل آویز سنکر رئیسہ عالیہ معہ والا جاہ (غیر مقلد) نواب صدیق حسن خان پانچ رمضان کو روانہ ہو کر گیارہ رمضان کو بمبئی کے اسٹیشن پر ورود فرما ہوئیں ارکان گورنمنٹ برٹش کے علاوہ عمائدین بمبئی نے خوب استقبال کیا یورپین رجمنٹ نمبر ۸۳ نے سلامی ادا کی بینڈ نے خیر مقدم کے راگ کی گت بجائی رئیسہ عالیہ کی سواری جلوس کے جلو میں روانہ ہوئی، انیس توپوں

کی سلامی دی گئی ،رئیسہ عالیہ نے بھیم جی مانک جی پارسی کی خوشنما عالیشان کوٹھی میں قیام فرمایا۔

نکل کے جاؤں کہاں تیری انجمن کے سوا   چمن کی بو ہوں ، بسوں پھر کہاں چمن کے سوا

زوجہ غیر مقلد محدث نواب صدیق حسن خان اسٹار آف انڈیا کے روپ میں:

چودہ رمضان ۱۲۸۹ھ بمطابق ۱۶ نومبر ۱۸۷۲ء کو دو بجے شان وشوکت سے دربار منعقد ہوا، رئیسہ عالیہ اپنے (غیر مقلد شوہر) نواب والا جاہ بہادر و دیگر اساطین واخوان ریاست کو اپنے ہمراہ لے کر بارگاہ گورنری میں تشریف لے گئیں اہل دربار کی ترتیب یہ تھی :اول علم بردار، ان کے پیچھے عصا بردار، ان کے پیچھے سپہ سالاران فوج، ان کے پیچھے سیکرٹری اور انڈر سیکرٹری، ان کے پیچھے کیپٹن درجہ سوم کے خطاب یافتہ ، پھر درجہ دوم کے خطاب یافتہ ، پھر درجہ اول کے خطاب یافتہ تشریف فرما تھے ، ہزا کسیلنسی ویسرائے ہند گرینڈ ماسٹر کی پوشاک پہنے ہوئے تھے ہر ایک نائٹ گرینڈ کمانڈر کے آگے ایک یورپین افسر ہاتھ میں نشان لیے ہوئے تھا، اس کے عقب اخوان وارکان ریاست (بھوپال) تشریف فرما تھے ، ہزا کسیلنسی ویسرائے ہند کے ملٹی سیکرٹری دونوں نشان ہاتھ میں لیے ہوئے گرینڈ ماسٹر (ویسرائے ہند) کے عقب میں تھے ان کے بعد سرداران ووالیان ملک کی نشست تھی ، جب دربار معمور ہو چکا اور سب خطاب یافتہ اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو انڈر سیکرٹری صاحب نے کھڑے ہوکر دربار کے سامنے اعلان عام کیا کہ یہ دربار ملکہ معظّمہ کوئن وکٹوریہ کے فرمان شاہی کے مطابق خصوصی طور پر رئیسہ عالیہ نواب شاہ جہان بیگم صاحبہ فرمانروائے بھوپال (زوجہ غیر مقلد نواب صدیق حسن خان) کو خطاب وتمغہ عطا فرمانے کیلئے منعقد کیا گیا ہے، پھر سیکرٹری نے رئیسہ عالیہ کا استقبال کیا اور اپنے ساتھ ان کو بارگاہ گورنری تک اس شان سے لے گئے کہ آگے علم بردار ، پھر عصا بردار ، پھر انڈر سیکرٹری تمغہ ہاتھ میں لیے

ہوئے تھے ان کے پیچھے سیکرٹری صاحب ،ان کے پیچھے دواور صاحبان ذی شان ،ان کے پیچھے پولٹیکل ایجنٹ بھوپال ،ان کے پیچھے ایک افسر سر بستہ علم اپنے ہاتھ میں لیے ،اس کے پیچھے رئیسہ عالیہ ،ان کے پیچھے (ان کے شوہر غیر مقلد) نواب والا جاہ بہادر اور عمائدین واخوان وارکان ریاست جس وقت رئیسہ عالیہ نے بارگاہ گورنری میں قدم رکھا گارڈ آف آنر نے سلامی دی اور رئیسہ عالیہ اپنے نمبر کے مطابق کرسی پر جلوہ افروز ہوئیں۔

دیکھئے شمع کی کس رنگ میں ہوتی ہے سحر آج پروانوں کی کثرت نظر آتی ہے۔

رئیسہ عالیہ کی کرسی پولٹیکل ایجنٹ بہادر کی کرسی کے بعد تھی اور ان کی کرسی کے بعد بخشی محمد حسن خان کی کرسی تھی کیونکہ وہ اسٹار کا سر بستہ نشان ہاتھ میں لیے ہوئے تھے ،ان کی کرسی کے بعد نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولی عہد ریاست بھوپال اور (غیر مقلد) نواب والا جاہ بہادر کے برابر کرسی تھی ان کے بعد خوانین ریاست کی کرسیاں تھیں ،دو پیج آف آنر رئیسہ عالیہ کے روپ کا ٹیل اٹھائے ہوئے تھے ،سیکرٹری صاحب بہادر نے فرمان شاہی ہزا کسیلنسی ویسرائے ہند کے سامنے پیش کیا ویسرائے بہادر نے عطائے خطاب وتمغۂ کا ایماء فرمایا رئیسہ عالیہ اٹھ کر ہزاکسیلنسی کے تخت کے قریب ہوگئیں ،سیکرٹری صاحب نے آداب بجالانے کے بعد میز سے تمغہ اٹھا کر ہزاکسیلنسی ویسرائے کے ہاتھ میں دیا ویسرائے نے فرمان شاہی سیکرٹری کو دیا ،انھوں نے فرمان شاہی لفظ بلفظ پڑھ کر اہل دربار کو سنایا ، پھر رئیسہ عالیہ کو منبر کے قریب لے گئے اور ویسرائے کے ایماء کے مطابق سر چرڈ ٹمپل صاحب بہادر نے تمغہ اپنے ہاتھ میں لیا اور سر ایڈورڈ رسل صاحب نے سیکرٹری صاحب بہادر کے ہاتھ سے نشان ہاتھ میں لے لیا اور رئیسہ عالیہ کو اسٹار آف انڈیا کا روپ زیب تن کرا کے تخت کے سامنے لائے رئیسہ عالیہ نے سلام کیا اور ویسرائے نے تمغہ کا کالر اپنے ہاتھ سے رئیسہ عالیہ کو پہنایا ،تمغہ کا کالر پہنا کر فرمایا۔ میں آپ کو علیا حضرت ملکہ معظمہ کے فرمان کے مطابق اس

شان وشوکت دربار میں تمغہ عزت اوراسٹار آف انڈیا کا نشان عطا کرتا ہوں یہ بڑا اعالی مرتبہ خطاب ہےاورعلیا ملکہ معظّمہ کوئن وکٹوریہ نے اپنے التفات شاہانہ سے بطیّب خاطر آپ کو نائٹ گرینڈ کمانڈر اسٹار آف انڈیا کا مخاطب قرار دیا ہے۔

اس کے بعد ۱۹ توپوں کی رئیسہ عالیہ کو سلامی پیش کی گئی ،سیکرٹری صاحب اپنے ہمراہ رئیسہ عالیہ کو ہر ایک نائٹ گرینڈ کمانڈر سے تعارف اور مصافحہ کراتے ہوئے میز کے قریب لے گئے ،رئیسہ عالیہ اقرارنامہ پر دستخط کرنے کے بعد اپنی نشست گاہ کے قریب کھڑی ہوگئیں اور جب نشان قیصری کھول کر بلندی پراڑایا گیا تو بینڈ نے مبارکباد کی گت بجائی اس کے بعد سیکرٹری صاحب بہادر نے رئیسہ عالیہ کا خطاب بلند آواز سے اہل دربار کے گوش گذار کیا ،اس کے بعد دربار برخواست ہوااورتمام اہل دربار اپنی اپنی رہائش گاہ پر واپس آئے۔

اثناءراہ میں سیکرٹری صاحب نے اسٹار آف انڈیا تمغہ کی سند جس پر ملکہ معظّمہ کوئن وکٹوریہ کے دستخط تھے رئیسہ عالیہ کو عطا کی اور وایسرائے بہادر نے اپنی تصویر رئیسہ عالیہ کو مرحمت فرمائی (مآ ثر صدیقی حصہ دوم ص۹۸ تا۱۰۳)

غیر مقلد محدث نواب صدیق حسن خان کی زوجہ محترمہ رئیسہ عالیہ ویسرائے کے تصویر ہاتھ میں تھام کر کہتی ہوں گی۔

یہ تحفہ کونسا بھیجا گیا ہے اہل زنداں کو　　الٹ جائیگا دل جب آپ کی تصویر دیکھیں گے

آہ یاد آتی ہیں رہ رہ کر پرانی محبتیں　　ہے قیامت،سامنے رہنا تیری تصویر کا

شھادت نمبر5 :

غیر مقلدین کی اماں جی رئیسہ عالیہ زوجہ نواب صاحب کیلئے سرکاری خطاب بدست شاہزادہ ولی عہد انگلستان۔

شاہزادہ انگلستان کی آمد:

ہزرائل ہائینس پرنس آف ویلز بہادر ولی عہد سلطنت انگلستان کے ہندوستان میں تشریف لانے کی خبر مشہور ہوئی چند ماہ بعد انگلستان سے شاہزادہ ممدوح کی روانگی کی خوشخبری ہر عام وخاص کے سننے میں آئی، جس وقت ہزرائل ہائینس کا جہاز ساحل بمبئی پر لنگر انداز ہوا اس وقت کرنل ولیم ولبی آسبرن صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ بہادر بھوپال نے رئیسہ عالیہ کو باضابطہ اطلاع دی کہ پرنس ممدوح یکم جنوری ۱۸۷۶ء کو دارالسلطنت کلکتہ میں دربار منعقد فرمائیں گے اور جناب سرہنری ڈیلی صاحب بہادر ریذیڈنٹ سنٹرل انڈیا نے عطائے عطابات کا مژدہ جانفزا سنایا۔

رئیسہ عالیہ کی بیتابی:

چونکہ نواب ولی عہد صاحبہ کا زمانہ وضع ولادت قریب تھا اس لیے رئیسہ عالیہ کو شفقت مادرانہ کے لحاظ سے ایک گونہ تشویش لاحق تھی، اس بنا پر اولاً انھوں نے (اپنے شوہر ذی گوہر غیر مقلد) والا جاہ نواب صدیق حسن خان بہادر کو اپنا قائم مقام بنا کر ہزرائل ہائینس کے استقبال اور شرکت دربار کیلئے بمبئی اور کلکتہ روانہ کرنا تجویز کیا تھا، مگر چونکہ پرنس ممدوح کے ہندوستان تشریف لانے کی خوشی میں جوش وفاداری اور حسن ارادت عقیدت رئیسہ عالیہ کے دل میں موجزن تھا علاوہ اس کے (غیر مقلد) نواب والا جاہ بہادر کی فہمائش اور جلسہ عطائے خطابات کی اہمیت پر نظر کر کے اور یہ معلوم کر کے کہ ہزاکسیلنسی صاحب بہادر ویسرائے کشور ہند اپنے حکم نامے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ آں مشفقہ کو کلکتہ میں بذات خود تشریف لانا چاہئے، رئیسہ عالیہ غایت مسرت کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئیں اور واللہ خیر حافظاً کہہ کر (اپنے غیر مقلد شوہر) نواب والا جاہ بہادر ودیگر ارکان ریاست بھوپال کے علاوہ نواب ولی عہد صاحبہ جو قریب الولادت تھیں کو ساتھ لیکر

چھ دسمبر ۱۸۷۵ء کو کلکتہ روانہ ہوئیں۔

حیانے روک لیا، جذب دل نے کھینچ لیا چلے وہ تیر کی صورت، کھنچے کمان کی طرح۔

اور نواب والا جاہ کی حالت یہ ہوگی:

ہو گئے نام بتاں سنتے ہی مؤمن بے قرار ہم نہ کہتے تھے کہ حضرت پارسا کہنے کو ہیں۔

رئیسہ عالیہ کا الہ آباد اور کلکتہ میں استقبال:

۱۲ ذیقعدہ بمطابق ۱۰ دسمبر ۱۸۷۵ء آٹھ بجے اسپیشل ٹرین الہ آباد پہنچی حکام اور عمائدین شہر نے استقبال کیا دوسرے روز ۱۹ ضرب توپوں کی سلامی دی گئی، رفع تھکان کی غرض سے ایک روز جناب مہاراجہ بہادر بنارس کی پرفضا کوٹھی میں جو دریائے جمنہ کے کنارے پر واقع ہے قیام فرمایا:

لب جو، کون سیر کو آیا موج منہ چومتی ہے ساحل کا

دوسرے روز وہاں سے روانہ ہوکر ۱۵ دسمبر ۱۸۷۵ء کو کلکتہ میں رونق افروز ہوئیں، کیپٹن مڈف صاحب بہادر ایڈی کانگ اور انڈر سیکرٹری صاحب بہادر نے ویسرائے کی جانب سے ہوڑہ اسٹیشن پر استقبال کیا جس وقت اسپیشل ٹرین اسٹیشن پر پہنچی رئیسہ عالیہ برقع میں برآمد ہوکر صاحبان ذیشان بہادر سے ملاقات اور مزاج پرسی کی۔

سینے میں دل ہے، دل میں داغ، داغ میں سوز و سازِ عشق
پردہ بہ پردہ ہے نہاں، پردہ نشین کا رازِ عشق

ازاں بعد ۱۹ ضرب توپوں کی سلامی دی گئی گارڈ آف آرنر صف بستہ کھڑا تھا اس نے باقاعدہ سلامی ادا کی۔ رئیسہ عالیہ اور نواب ولی عہد صاحبہ زنانی بگھی میں سوار ہوئی اور انڈر سیکرٹری صاحب بہادر نے نواب والا جاہ کو اپنے برابر بگھی میں بٹھایا اور سرکاری سواری کا جلوس شارع عام سے گذرتا ہوا رہائش گاہ پر پہنچا یہاں ایک عالیشان پرفضا کوٹھی تھی جو ہزا

کسیلنسی کی جانب سے رئیسہ عالیہ کے قیام وآسائش کیلئے آراستہ کی گئی تھی، لوازم ضیافت ومہمانداری گورنمنٹ آف انڈیا کی جانب سے زمانہ قیام تک ادا ہوتے رہے۔

ہم تو ڈرتے تھے کہ ہر حکم قضائے بھیجا بارے اے بت تیرے کوچہ میں خدا نے بھیجا۔

ویسرائے کیلئے رئیسہ عالیہ کا نذرانہ:

۲۲ دسمبر ۱۸۷۵ء کو رئیسہ عالیہ صاحبہ (زوجہ محترمہ غیر مقلد نواب والا جاہ صدیق حسن خان) ہز اکسیلنسی ویسرائے بہتدر کی ملاقات کیلئے گورنمنٹ ہاؤس تشریف لے گئیں والا جاہ بہادر اور اخوان وارکان ہمراہ تھے اور راقم الحروف (سید علی حسن خان بن سید نواب صدیق حسن خان) بھی شریک دربار تھا سیکرٹری صاحب بہادر اور انڈر سیکرٹری صاحب بہادر اور ویسرائے کے ایڈی کانگ صاحب بہادر نے استقبال کیا، دستور کے مطابق رئیسہ عالیہ نے ایک سوایک اشرفی بطور نذرانہ جناب ویسرائے صاحب بہادر کے سامنے پیش کی جناب ویسرائے صاحب بہادر نہایت تکریم وحسن اخلاق اور تواضع کے ساتھ پیش آئے اور ویسرائے نے اپنے ہم نشستوں سے کہا ہوگا:

شب وصال ہے گل کردو ان چراغوں کو
خوشی کی بزم میں کیا کام جلنے والوں کا۔

رئیسہ عالیہ کے ساتھ ملاقاتیں:

پھر اسی روز ویسرائے صاحب بہادر، رئیسہ عالیہ کی ملاقات بازدید کیلئے فرودگاہ سرکاری پر رونق افروز ہوئے (رئیسہ عالیہ کے شوہر ذی جوہر غیر مقلد) نواب والا جاہ بہادر نے نواب سالار جنگ بہادر کی رہائش گاہ تک استقبال کیا۔

ویسرائے نے بوقت ملاقات کہا ہوگا:

کیا ذوق ہے، کیا شوق ہے، سومرتبہ دیکھوں پھر بھی یہ کہوں جلوۂ جاناں نہیں دیکھا۔

اسی تاریخ کی شب کو نواب عبداللطیف خان صاحب رئیسہ عالیہ اور والا جاہ بہادر کی ملاقات کیلئے سرکاری رہائش گاہ پر تشریف لائے دیر تک بزم صحبت گرم رہی جناب شیو پردھان مہاراجہ جے گوپال سنگھ بہادر اور آقا محمد شیرزاہ نے رئیسہ عالیہ اور نواب والا جاہ کی مدح میں نثر مقفی اور قصیدے وغیرہ پیش کیے۔

رئیسہ عالیہ کی شہزادہ سے پہلی ملاقات:

۲۳ دسمبر ۱۸۷۵ء کو پرنس آف ویلز بہادر کا جہاز کلکتہ پہنچا تمام والیان ریاست پہلے سے شہزادہ ممدوح کے استقبال کیلئے موجود تھے مگر رئیسہ عالیہ نے ہز اکسیلنسی ویسرائے ہند سے اجازت لے کر ممدوح کی صاحبزادی کے ہمراہ ویسریگل لاج میں تشریف لے جاکر شہزادہ پرنس کے سلام اور مزاج پرسی کی رسم ادا کی۔

نظر سے ان کی، پہلی ہی نظر، یوں مل گئی کہ جیسے مدتوں سے تھی، کسی سے دوستی اپنی

رئیسہ عالیہ اور شاہزادہ کی دوسری ملاقات اور تمغہ طلائی:

۲۴ دسمبر کو رئیسہ عالیہ پرنس ممدوح کی ملاقات کو تشریف لے گئیں پرنس ممدوح نے اب فرش تک استقبال کیا اور رئیسہ عالیہ اور (ان کے غیر مقلد شوہر ذی جوہر) نواب والا جاہ بہادر کی مزاج پرسی کی اور رئیسہ عالیہ کو اپنے دائیں طرف بٹھایا اور اپنے ہاتھ سے تمغہ طلائی رئیسہ عالیہ کو عطا فرمایا، اس کے بعد عطر و پان تقسیم ہوا۔

شہزادہ نے بوقت استقبال کہا ہوگا۔

تیری نوید میں ہر داستاں کو سنتے ہیں تیری امید میں ہر رہ گذر کو دیکھتے ہیں

شہزادہ رئیسہ عالیہ کی فرودگاہ پر:

۲۹ دسمبر ۱۸۷۵ء کو شہزادہ ممدوح رئیسہ عالیہ کی فرودگاہ پر باز دید کیلئے رونق افروز ہوئے رئیسہ عالیہ اور شہزادہ پرنس ممدوح کے درمیان تحائف کا باہم تبادلہ ہوا۔ پھر ایسا اتحاد

ہوا کہ دونوں باہم کہہ رہے تھے۔

من تو شدم،تو من شدی،من جاں شدم،تو تن شدی
تا کس نگوید بعدازیں من دیگرم تو دیگری۔

اور تحائف کا تبادلہ اس لئے ہوا کہ:

اے جان ولی وعدہ دیدار کو اپنے ڈرتا ہوں مبادا کہ فراموش کرے تو

خطاب نائٹ سٹار آف انڈیا:

یکم جنوری ۱۸۷۶ء کو ایک عالیشان دربار ''نائٹ اسٹار آف انڈیا'' کا خطاب عطا کرنے کی غرض سے شاہزادہ ممدوح نے منعقد کیا اس دربار میں اسٹار کے نمبر کے مطابق نشست رکھی گئی تھی،تمام حاضرالوقت والیان ریاست اوراعلی افسران سلطنت انگلیشیہ جو نائٹ اسٹار کے خطاب سے ممتاز تھے شریک تھے،سب سے پہلے (غیر مقلد والا جاہ نواب صدیق حسن خان کی زوجہ محترمہ)رئیسہ عالیہ برقع زیب تن کیے ہوئے دربار میں داخل ہوئیں اور شاہزادہ ہزرائل ہائینس کے دائیں جانب کرسی پر جلوہ افروز ہوئیں۔

چھپنے والے تجھے خبر بھی ہے
نگہ شوق پردہ در بھی ہے
نہ صاف اقرار کا پہلو نہ صاف انکار کی صورت
بڑے دھوکے دیے تیرے حجاب نیم حائل نے

رئیسہ عالیہ کے دائیں طرف جناب مہاراجہ صاحب بہادر ٹیپالہ اور بائیں جانب جناب مہاراجہ صاحب بہادر جیند تشریف فرما تھے دربار کے مراسم ادا ہونے کے بعد سب ''نائٹ اسٹار'' شاہی خطاب کے یافتگان رخصت ہو چکے تو رئیسہ عالیہ بھی اپنی سرکاری

رہائش گاہ پر (یہ کہتے ہوئے) واپس تشریف لے گئیں۔

لاکھوں میں انتخاب کے قابل بنادیا　　　جس دل کو تم نے دیکھ لیا دل بنادیا

شہزادہ سے الوداعی ملاقات:

۳ جنوری ۱۸۷۶ء کو رئیسہ عالیہ پرنس آف ویلز شاہزادہ رائل ہائینس بہادر سے رخصت ہونے کیلئے گورنمنٹ ہاؤس میں تشریف لے گئیں شہزادہ والا شان جوش وتپاک کے ساتھ رئیسہ عالیہ کی اور (ان کے شوہر ذی گوہر غیر مقلد) نواب والا جاہ بہادر سے الوداعی مصافحہ کیا۔

اور اظہار محبت کے طور پر رئیسہ عالیہ اور نواب صاحب سے کہا ہوگا:

بسا ہوا ہے تیرے پیرہن سے اپنا دماغ　　　ہزاروں پھولوں کو سونگھا کسی میں بو نہیں

آج تک جس سے معطر ہے محبت کا مشام　　　آہ: کیا چیز تھی وہ پیرہن یار کی بو

نواب والا جاہ اور رئیسہ عالیہ کی تصویر:

۴ جنوری ۱۸۷۶ء کو شاہزادہ ہز رائل ہائینس نے رئیسہ عالیہ اور (ان کے شوہر ذی گوہر غیر مقلد محدث) نواب والا جاہ بہادر کی دستی تصویر اتارنے کیلئے شاہی فوٹو گرافر کو روانہ کیا، اس نے رئیسہ عالیہ کی تصویر نقاب و برقع کے ساتھ اتاری اور دونوں تصویریں تیار کر کے شاہزادہ ممدوح کے حضور پیش کیں۔

یوں مصور یار کی تصویر کھینچ　　　کچھ ادا، کچھ ناز، کچھ تقریر کھینچ۔

غیرت اسلامی کی فریاد۔

سادہ دل کتنے ہیں ارباب محبت ہے　　　کہ تیرے عشوۂ پنہاں کو حیا کہتے ہیں

اسی طرح جب تک کلکتہ میں قیام رہا بہت سی معزز یورپین خواتین اور یورپین صاحبان ذیشان رئیسہ عالیہ اور نواب والا جاہ بہادر سے ملنے کیلئے فرودگاہ پر تشریف لاتے رہے۔ بارہا

ایسا اتفاق ہوا کہ انھوں نے نواب والا جاہ بہادر کو اپنے بے تکلف سوسائیٹوں اور ڈنر اور پارٹیوں میں مدعو کیا اور غایت درجہ تعظیم وتو قیر سے پیش آئے (نواب صاحب ان سے عرض کرتے ہوں گے۔

ہم پہ سو ظلم و ستم کیجئے گا ایک ملنے کو نہ کم کیجئے گا

رئیسہ عالیہ کی ویسرائے الوداعی ملاقات:

ہزا کسیلنسی ویسرائے ہنداوران کی صاحبزادی سے الوداعی ملاقات کیلئے رئیسہ عالیہ (اپنے شوہر غیر مقلد) نواب والا جاہ بہادر کو ہمراہ لے کر گورنمنٹ ہاؤس میں تشریف لے گئیں بوقت رخصت انھوں نے ایک نقشہ دربار کا رئیسہ عالیہ کو عطا کیا اور سیکرٹری وایڈمی کانگ صاحبان بہادر کو حکم دیا کہ وہ اسٹیشن تک رئیسہ عالیہ کی مشایعت کریں۔

جدائی کے وقت جذبات یہ ہوں گے۔

بجلیاں ٹوٹ پڑیں جب وہ مقابل سے اٹھا
مل کے پلٹی تھیں نگاہیں کہ دھواں دل سے اٹھا۔

رئیسہ عالیہ مہاراجہ کے گھر میں:

واپسی پر جب شام کو اسپیشل ٹرین بنارس میں پہنچی تو کمشنر صاحب بہادر نے استقبال کیا، رئیسہ عالیہ نے جناب مہاراجہ صاحب بہادر وزیانگرم کی فرحت بخش کوٹھی میں قیام فرمایا، پہلے روز مہاراجہ صاحب بہادر کی جانب سے اور دوسرے روز گونمنٹ انڈیا کی جانب سے توپوں کی سلامی دی گئی۔لوازم مہمانداری سب مہاراجہ صاحب بہادر کی جانب سے ادا ہوئے (مآثر صدیقی حصہ دوم ص ۱۰۷ تا ۱۱۴)

اس غیر مقلد جوڑے کے مجموعی کردار کو دیکھ کر ایمانی واسلامی غیرت پکار رہی ہوگی۔

ان گلوں سے تو کانٹے ہی اچھے جن سے ہوتی ہو تو ہین گلشن

شہادت نمبر ٦:

(ملکہ وکٹوریہ کے خطاب'' قیصرۂ ہند '' کیلئے دربار اور اس میں غیر مقلدین کی اماں جی کی شرکت ۔)

یہ بشارت جانفزا اشتہار عام اور افسران دولت انگلیشیہ کی تحریروں کے ذریعہ ہر خاص وعام کو معلوم ہوگئی کہ پندرہ ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ بمطابق یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو ایک نہایت عالیشان دربار دہلی میں منعقد ہوگا ، اور اس دربار میں کوئن وکٹوریہ ملکہ معظّمہ انگلستان کے نام کے ساتھ خطاب'' قیصرۂ ہند '' کے اضافہ کا شاہی اعلان تمام نوبان وراجگان ریاستہائے ہند اور سفرائے دول خارجہ اور اعلیٰ حکام دولت انگلیشیہ جو مختلف صوبہائے ہند پر حکمران ہیں اور سپہ سالاران افواج اور جمیع رعایا برطانیہ کے سامنے پڑھ کر سنایا جائے گا ، یہ نشاط انگیز نوید پہنچتے ہی رئیسہ عالیہ نے منتظمات محکمات ریاست کے نام ساز وسامان سفر کی تیاری اور سپاہ بھوپال کی روانگی کے متعلق احکام صادر فرمائے ۔

تڑپ کے آبلہ پا اٹھ کھڑے ہوئے آخر
تلاش یار میں جب کوئی کارواں نکلا ۔

رئیسہ عالیہ اور نواب صاحب کی دہلی میں روانگی ۔

۲۷ ذیقعدہ ۱۲۹۳ھ کو رئیسہ عالیہ بھوپال اور ان کے (غیر مقلد) شوہر ذی جوہر نواب والا جاہ امیر الملک نواب صدیق حسن خان اپنے ہر دو فرزندان میر نور الحسن خان صاحب اور میر علی حسن خان صاحب ودیگر اساطین ریاست کی ہمراہی میں دہلی روانہ ہوئے رئیسہ عالیہ کیف مستی میں کہہ رہی ہوں گی :

کل جہاں سے اٹھا لائے تھے احباب مجھے لے چلا آج وہیں پھر دل بے تاب مجھے

۱۲ ذوالحجہ ۱۲۹۳ھ کو گیارہ بجے دہلی پہنچے چار صاحبان عالی شان دولت

انگلیشیہ نے اسٹیشن پر خیر مقدم کیا گارڈ آف آنر صف بستہ کھڑا تھا اس نے بینڈ کے ساتھ سلامی ادا کی اور انیس (۱۹) توپوں کی سلامی دی گئی، رئیسہ عالیہ کی سواری کا جلوس شاہراہ عام سے گذرتا ہوا دہلی سے چار (۴) میل دور آزاد پور پہنچا، رئیسہ عالیہ بگھی سے اتر کر سرپردہ اقبال میں رونق افروز ہوئیں۔

اور اپنے مداحوں کے جھرمٹ کو دیکھ کر کہتی ہوں گی:

تیرے کوچہ میں جھرمٹ ہے شہیدان محبت کا
یہاں تو زندگی ہی زندگی معلوم ہوتی ہے۔

رئیسہ عالیہ ویسرائے کے پہلو میں:

۱۰ ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ کو رئیسہ عالیہ نماز عیدالاضحیٰ سے فارغ ہو کر ہزا کسیلنسی ویسرائے بہادر سے گورنمنٹ ہاؤس میں ملاقات کی، نواب والا جاہ اور آٹھ (۸) ارکان ریاست ہمراہ تھے حسب ضابطہ قدیم فارن سیکرٹری اور انڈر سیکرٹری صاحبان بہادر اور جنرل سر ہنری ڈیلی صاحب بہادر نے استقبال کیا اور رئیسہ عالیہ کو بگھی سے اتار کر بارگاہ گورنری تک لے گئے، ویسرائے بہادر ممدوح تعظیماً بارہ (۱۲) قدم تک آگے بڑھے اور رئیسہ عالیہ اور نواب صاحب والا جاہ بہادر اور نواب ولی عہد صاحبہ سے مصافحہ کیا اور اپنی دائیں جانب کرسی پر بٹھایا، کچھ دیر تک حسن اخلاق و کریمانہ اشفاق (شفقت) کے ساتھ گفتگو کرتے رہے۔

اور اظہار مسرت ومحبت کے طور پر کہا ہوگا:

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو، کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

کیسۂ اشرفی اور نشان محبت:

رئیسہ عالیہ نے کیسۂ اشرفی نذر دکھایا ہزا کسیلنسی کرسی سے اٹھ کر اس پر ہاتھ رکھا

اور اپنے ہمراہ ایک پرشکوہ نشان کے سامنے لے جا کر علم شاہی کے مرتبہ عظمت وجلالت سے آ گاہ کیا ،اور ارشاد فرمایا کہ یہ پرچم ریاست بھوپال اور دولت انگلیشیہ دونوگ کے اتحاد ومحبت کی یادگار رہے،اس کو بوقت جلوس سواری کے آگے رہنا چاہئے بعد اس کے قیصرۂ ہند کا تمغہ طلائی عنایت فرمایا۔

شاعر نے اس ذلت آمیز محبت کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

جس کی ذلت میں بھی عزت،سزا میں بھی مزا
کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ محبت کیا ہے۔

سترہ ضرب سلامی کا اعزاز:

بعد ازاں رئیسہ عالیہ کو خطاب کر کے فرمایا کہ خاص آپ کے (غیر مقلد) شوہر کیلئے سترہ ضرب توپیں سلامی تمام قلم رو دولت انگلیشیہ میں ہمیشہ کیلئے مقرر کی گئی ہے پھر نواب والا جاہ بہادر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر مصافحہ کر کے استقبال اور سترہ ضرب توپوں کی سلامی کی مبارکباد دی اور اپنے ہاتھ سے عطر وپان تقسیم کر کے مصافحہ رخصت فرمایا، صاحبان عالیشان نے بگھی تک مشایعت کی ،گارڈ آف آنر نے بینڈ کے ساتھ سلامی ادا کی ،گورنمنٹ گزٹ میں والا جاہ کی سلامی کا اول نمبر درج کیا گیا۔

اے کاش نواب صاحب اس شعبدہ بازی کو سمجھ جاتے:

یہی عشق بندہ نواز بھی ، یہی شعبدہ باز بھی
یہی برق جلوہ ناز بھی ، یہی سوز بھی ، یہی ساز بھی

رئیسہ عالیہ کی مہر ومحبت کا اسیر:

دوسرے روز ہزا کسیلنسی ویسرائے بہادر سولہ(۱۶) صاحبان عالی شان کے ساتھ ملاقات بازدید کیلئے رہائش گاہ رئیسہ عالیہ پر تشریف لے گئے ۔ایکس

(۲۱) توپوں کی سلامی دی گئی مراسم نذر اور گفتگو رسمی وعرفی کے بعد رئیسہ عالیہ نے تاریخ ریاست بھوپال کا ایک نسخہ بزبان انگریزی از را یک نسخہ شمع انجمن مؤلفہ والا جاہ بہادر تحفہ ویسرائے بہادر کی خدمت میں اپنے ہاتھوں سے پیش کیا اور فرمایا کہ یہ تذکرہ میرے شوہر نواب صاحب بہادر کا لکھا ہوا ہے ویسرائے صاحب ممدوح نے نہایت مسرت کے ساتھ اسکو اپنے ہاتھوں میں لیا اور کرسی سے اٹھ کر نواب والا جاہ بہادر کے پاس تشریف لائے اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ میں اس کتاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں نواب والا جاہ نے کہا کہ میں بھی خدا کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس حقیر ہدیہ نے حسن قبول کا صلہ پایا، ہزا کسیلنسی نے بھی اپنے مؤلفہ کتاب حکایات منظومہ نوابوالا جاہ بہادر کو عنایت فرما کر مرہون منت فرمایا، بعد تواضع عطر و پان کے رئیسہ عالیہ نے پھواوں کی زرتار حمائل ویسرائے بہادر کے گلی میں پہنچائی صاحب ممدوح الشان نے فرمایا کہ آپ نی مجھے سلسلہ مہر ومحبت کا اسیر بنالیا یہ کہہ کر اور مصافحہ رخصت کر کے گورنمنٹ ہاؤس کی جانب مراجعت فرمائی۔

گم کردیا ہے دید نے یوں سر بسر تجھے لوگ کہتے ہیں کہ تم نے مجھے برباد کردیا

دربار قیصری کا انعقاد:

پندرہ (۱۵) ذی الحجہ ۱۲۹۲ھ بمطابق یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو دربار قیصری کمال تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوا یہ وہی مشہور دربار ہے جس کی نظیر تاریخ ہندوستان اور دولت انگلیشیہ کے عہد عظمت میں نہیں پائی جاتی اس موقع پر ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے دست اقتدار سے ہندوستان کی عنان حکومت علیا حضرت ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریانی براہ راست اپنے دستِ خاص میں لی ہے اور اپنے گرامی القاب کے ساتھ خطاب ''قیصرۂ ہند'' کا اضافہ کیا ہے۔

رئیسہ عالیہ کی دربار میں آمد:

رئیسہ عالیہ تقریبا دس (۱۰) بجے بارگاہ قیصری کے ایوان ہلالی میں چوبیس (۲۴)اعیان دولت واخوان ریاست کے ساتھ رونق افروز ہوئیں، برادر معظم میر نزرالحسن خان صاحب مرحوم اور کاتب الحروف (میر سید علی حسن خان) ہم دونوں بھائی بطور پیج آف آنرعقب میں تھے،اورروپ آف اسٹار کے ٹیل کوتھامے ہوئے تھے بارگاہ قیصری میں ہرایک والی ملک کی نشست گاہ کے سامنے نائٹ کا ایک نشان نصب تھا رئیسہ عالیہ کی کرسی کے دائیں جانب عالی جناب مہاراجہ صاحب سیندھیا بہادر والی گوالیار کی کرسی تھی۔

دربار میں ویسرائے کی آمد:

ٹھیک دوپہر کے وقت ہزاکسیلنسی ویسرائے ہند بارگاہ قیصری میں درمیان کے مسدس (چھ کونے والے) چبوترے پر جہاں شامیانہ زرنگار اورنگ شاہی رکھا ہوا تھا جلوہ فرما ہوئے ۱۳ ایوانہائے ہلالی میں جس قدر اہل دربار موجود تھے وہ سب تعظیما کھڑے ہوگئے تمام افواج نے باقاعدہ سلامی ادا کی بندوقوں اورتوپوں کی سلامی کے شور نے تمام عام وخاص کومطلع کردیا کہ تاجدار انگلستان اور ملکہ بحروبر کے قائم مقام نے اپنی تشریف آوری سے اہل دربار کومشرف فرمایا ہے، جب سلامی ختم ہوچکی تو تمام نواب گان اور راجگان اپنی اپنی کرسیوں پر جابیٹھے،اور ہزاکسیلنسی ویسرائے نے اعلان شاہی انگریزی زبان میں بآواز بلند پڑھ کرسنایااورفارین سیکرٹری نے اردوترجمہ پڑھ کر سامعین کومسرورکیا۔

رئیسہ عالیہ کی مبارکباد:

ازاں بعد اعلی حضرت نظام شہریاردکن اور عالی جناب مہاراجہ صاحب سیندھیا بہادراورعلیا حضرت رئیسہ عالیہ (زوجہ غیرمقلدنواب صدیق حسن خان) خلدمکان نے رسم

مبارکباد الا کی باقی تمام والیان ملک ساکت وصامت رہے۔

مبارکباد کے وقت رئیسہ عالیہ کے جذبات بزبان شاعر:

شمع بھی کم نہیں عشق میں پروانے سے　　　جان دیتا ہے اگر وہ، تو یہ سر دیتی ہے

رئیسہ عالیہ کو سلام و پیغام:

عصر کے وقت یہ شاندار دربار برخواست ہوا شب کے وقت گورنمنٹ آف انڈیا نے شاہی ڈنر پر تمام ارباب شوکت وجاہ کو مدعو کیا والا جاہ بہادر بطور خاص اس شاہی ڈنر کے جلسہ میں موجود تھے، بعد اختتام جلسہ جب والا جاہ بہادر رخصت ہونے لگے تو ہز اکسیلنسی ویسرائے بہادر نے ان سے مصافحہ کیا اور فرمایا کہ آپ رئیسہ عالیہ کو میرا سلام پہنچادیں اور اطلاع دیں کہ آپ کی جانب سے ملکہ معظّمہ کوئن امپریس وکٹوریا کو مبارکباد پہنچادی گئی ہے

قاصد پیام شوق کو دینا بہت نہ طول　　　کہنا فقط یہ ان سے کہ آنکھیں ترس گئیں

غیر مقلدین کی دادی اماں نے مبارکباد کا پیغام سن کر کہا ہوگا:

میرا جذب دل میرے کام آ رہا ہے　　　اب ان کی طرف سے پیام آ رہا ہے

ملکہ وکٹوریہ کے تحائف رئیسہ عالیہ کے نام:

۱۸ ذی الحجہ کو ہز اکسیلنسی ویسرائے بہادر نے بنفس نفیس ایک قبضہ شمشیر کرچ مع ساز علیا حضرت قیصرۂ ہند کی جانب سے رئیسہ عالیہ کو مرحمت فرمائی، اور ایک تمغہ طلائی (غیر مقلد) والا جاہ بہادر نواب صدیق حسن خان اور نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ ولی عہد ریاست کو عطا فرمایا اسی طرح ایک تمغہ نقرئی نواب نظیر الدولۃ احمد علی خان بہادر مرحوم شوہر نواب ولی عہد صاحبہ ریاست کو عنایت فرمایا۔

غلط ہو جاتے ہیں سب رنج و غم ایسا بھی ہوتا ہے
کبھی اس بت کا اندازِ کرم ایسا بھی ہوتا ہے

عطیہ پانچ ہزار برائے دربار قیصری:

پھر رئیسہ عالیہ سے ارشاد فرمایا کہ مبلغ پانچ (۵) ہزار روپیہ جو آپ نے اس جشن عظیم کی خوشی میں بطور عطیہ کسی کار خیر میں صرف کرنے کیلئے پیش کیا ہے میں اس کا شکریہ اپنی طرف سے اور علیا حضرت قیصرۂ ہند کی طرف سے ادا کرتا ہوں۔

کچھ ہم کو نہیں احسان اٹھانے کا داغ
وہ تو جب آتے ہیں مائل بہ کرم آتے ہیں

سترہ ضرب سلامی پر مبارکباد:

جناب جنرل سر ہنری ڈیلی صاحب بہادر اور جناب کرنل کنکیڈ صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ بھوپال نے ایک ایک خط بنام نواب والا جاہ بہادر اور (ان کی زوجہ محترمہ) رئیسہ عالیہ مؤرخہ ۲۳ جنوری ۱۸۷۷ء کو ارسال کر کے سترہ ضرب سلامی کی رسم پر مبارکباد دی اور تحریر فرمایا کہ یہ سلامی خاص نواب صاحب بہادر کی ذات کیلئے ہے کسی دوسرے کے واسطے مقرر نہ ہوگی۔ (مآثر صدیقی حصہ دوم ص ۱۱۵ تا ۱۲۷)

نواب صاحب کی حالت کو شاعر نے یوں بیان کیا ہے:

کل چمن میں تھا اب قفس میں ہوں
ہے کشش یہ آب اور دانے میں

شہادت نمبر 7:

(دربار قیصری کی خوشی میں رئیسہ عالیہ کی جانب سے بھوپال میں جشن۔)

رئیسہ عالیہ نے کرنل ولیم کنکیڈ بہادر پولٹیکل ایجنٹ بھوپال کو ایک یادداشت روانہ کی اور اس میں یورپین صاحبان ذی شان کو بھوپال میں مدعو کیا تا کہ وہ دربار قیصری کی

خوشی میں جو جلسہ بھوپال میں منعقد ہونے والا ہے اس میں شریک ہوکر جلسہ کو رونق بخشیں۔

میری حیات کا عنوان بن کے آجاؤ
ہیں ناتمام ابھی زندگی کے افسانے
یہ موسم سہانا، فضا بھیگی بھیگی
بڑا لطف آتا اگر تم بھی آتے

جشن کی تیاری:

چند روز بعد صاحبان ذیشان اطلاعی خطوط بھوپال میں تشریف لانے اور جشن مسرت میں شریک ہونے کے متعلق آنے شروع ہوگئے، اسی وقت سے جشن کی دھوم دھام شروع ہوگئی اور کارپردازان ریاست کے نام ضروری احکام صادر ہوئے۔

گھٹا اٹھی ہے تو بھی کھول زلفِ عنبریں ساقی
تیرے ہوتے کیوں ہو فلک سے شرمندہ زمیں ساقی

چاند ستاروں کے جھرمٹ میں:

۷ صفر ۱۲۹۴ھ کو مہمانوں کی آمد شروع ہوئی، ۱۲ صفر تک کل مہمانوں اور ان کے ہمراہیوں کی تعداد تقریبا اڑھائی ہزار تک پہنچ گئی، ۱۱ صفر ۱۲۹۴ھ بمطابق ۲۵ فروری ۱۸۷۷ء کو بوقت صبح جناب جنرل سرہنری ڈیلی صاحب بہادر ایجنٹ نواب گورنر جنرل بھوپال میں ورود فرما ہوئے، نواب والا جاہ بہادر (غیر مقلد سید محمد صدیق حسن خان) نہایت تزک واحتشام اور شاہانہ جلوس کے ساتھ صاحب ممدوح کے استقبال کیلئے لال گھاٹی تک تشریف لے گئے، دورویہ سوار و پیادہ فوج صف بستہ تھی توپخانہ اسپی بمع نشان قیصری جلوس کی عظمت وجلالت کو دوبالا کررہا تھا (غیر مقلد) نواب والا جاہ بہادر چار اسپی بگھی پر رونق افروز تھے نواب نظیر الدولہ احمد علی خان بہادر شوہر نواب ولی عہد صاحبہ

مدارالمہام محمد جمال الدین خان بہادر غیر مقلد نواب صدیق حسن خان صاحب کے ہر دو فرزندان میر نورالحسن خان بہادر مرحوم اور کاتب الحروف (میر سید علی حسن خان بہادر) بھی ساتھ تھے، جلوس کا نظارہ کرنے والوں کیلئے یہ ایک عجیب پر لطف منظر تھا اور ان کو فضائے آسمانی پر چاند کے ارد گرد ستاروں کے چمکنے کا گمان ہوتا تھا، جس وقت صاحب رزیڈنٹ بہادر نواب والا جاہ بہادر کے قریب پہنچے تو نہایت تپاک کے ساتھ مصافحہ کیا پھر چار اسپہ بگھی پر ان کے ساتھ سوار ہو کر شہر کے بدھوارہ دروازے تک تشریف لائے اور نواب والا جاہ بہادر نے اپنے دارالامارت کی طرف مراجعت فرمائی۔

جزل ڈیلی رئیسہ عالیہ کے محل پر:

مغرب کے قریب جناب جزل ڈیلی بہادر ممدوح رئیسہ عالیہ کے محل پر جلوہ فرما ہوئے اور رئیسہ عالیہ سے کہا ہوگا!

بتا اے شمع سوزاں تیرے پروانے کہاں جاتے
اگر تجھ تک نہ جاتے تیرے دیوانے کہاں جاتے

اور انعقاد جلسہ ضیافت کا شکریہ ادا کر کے واپس تشریف لائے۔

غیر مقلد نواب والا جاہ جزل ڈیلی کے در پر:

پھر ۱۲ صفر کو صبح سویرے (غیر مقلد) نواب والا جاہ بہادر تمام اعیان واراکین ریاست سمیت اس جاہ وجلال کے ساتھ جناب جزل ڈیلی صاحب بہادر ممدوح کی ملاقات کیلئے تشریف لے گئے، اسٹنٹ بہادر نے میر منشیان محکمہ محتشمہ ایجنسی بھوپال اور رزیڈنسی اندرد کی معیت میں صاحب ممدوح الشان کی جانب سے حد معینہ تک خیر مقدم کی رسم ادا کی، جب سواری کا شاندار جلوس جہانگیر آباد کی کوٹھی کے متصل پہنچا تو سترہ توپوں کی سلامی دی گئی، گارڈ آف آنر نے با قاعدہ سلامی ادا کی پولٹیکل

ایجنٹ صاحب بہادر نے نواب والا جاہ بہادر کو بگھی سے اتارا اور جناب جزل ڈیلی صاحب نے لب فرش تک استقبال کیا اور مصافحہ کر کے صدر مقام تک لے گئے بعد مزاج پرسی دیر تک دوستانہ گفتگوئے مہر واتحاد ہوتی رہی۔

نواب صاحب نے کہا ہوگا!

پھر میں آیا ہوں تیرے پاس اے امیر کارواں
چھوڑ آیا تھا جہاں تو ، میری منزل نہ تھی

تقریباً ایک گھنٹہ ٹھہر کر نواب والا جاہ بہادر اسی جاہ وجلوس کے ساتھ واپس تشریف لائے۔

سنگ بنیاد محلّہ قیصر گنج:

۱۳ صفر ۱۲۹۴ھ بمطابق ۲۷ فروری ۱۸۷۷ء کو جزل بہادر راؤ چند صاحبان عالی شان (غیر مقلد) نواب والا جاہ بہادر کے ہمراہ سوار ہو کر شہر نو تعمیر شاہ جہان آباد میں رونق افروز ہوئے اور جزل صاحب بہادر ممدوح نے اپنے دست خاص سے دربار قیصری کی یادگار میں محلّہ قیصر گنج کا سنگ بنیاد رکھا۔

خطاب قیصری کی خوشی میں ڈنر از رئیسہ عالیہ:

اسی تاریخ ۱۳ کی شام کو (غیر مقلد نواب صدیق حسن خان کی بیگم) رئیسہ عالیہ کی جانب سے جہانگیر آباد کی کوٹھی میں تمام صاحبان عالی شان کو خطاب قیصری کے اعزاز میں ایک عظیم الشان پر تکلف ڈنر (ضیافت) دیا گیا کل لیڈیز اور جنٹلمین ملا کر ۴۰ کے قریب تھے، انواع واقسام کے مغلی، ہندی، انگریزی لذیذ کھنے تیار کیے گئے تھے ظروف بلوری، جرمنی، سلور، چینی وغیرہ زرنگار میز پر چنے ہوئے تھے، اور رنگا رنگ کے پھولوں، گلدستوں اور گلدانوں سے میز کو آراستہ ومزین کیا گیا بینڈ اپنے طرب انگیز دھیمے سروں اور خوش آئند نغموں سے دلوں کو بے خود اور مسرور کر رہا تھا یہاں تک کہ شب کے نو (۹) بجے علیا حضرت

رئیسہ عالیہ کمال کروفر اور عظمت وجلالت کے ساتھ جہانگیر آباد کی کوٹھی پر رونق افروز ہوئیں۔

قطرۂ خون جگر سے کی تواضع عشق کی
سامنے مہمان کے جو تھا میسر رکھ دیا

تقریر سرہنری:

جب تناول سے فارغ ہو چکے تو جناب جنرل سرہنری ڈیلی صاحب کھڑے ہوئے اور حسب ذیل اسپیچ دی یعنی تقریر کی!

میں کمال مسرت کے ساتھ نواب بیگم صاحبہ اور (غیر مقلد) ة نواب صاحب بہادر کی تندرستی اور عافیت کا خواہاں ہوں، اور انھوں نے خطاب قیصر ہند کی تعظیم میں نہایت طیب خاطر اور فراخ دلی کے ساتھ ضیافت کا اہتمام فرمایا، میں جانتا ہوں کہ بیگم صاحبہ کو اس سے زیادہ کبھی اس قدر فرحت حاصل نہیں ہوگی جس قدر موجود صاحبان وصاحبات کی تشریف آوری اور مہمان داری سے ہوئی ہے، تمام ضروریات ضیافت اور ہر طرح کی چیز مجرد خواہش کے ساتھ منتظمان ضیافت فوراً مہیا کر دیتے تھے اور مہمانداری کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرتے تھے، حق مہمانداری پورے طور پر ادا کیا جاتا تھا، میں بہت سی جگہ پر مہمان رہ چکا ہوں اور میں نے مہمانداری اور ضیافت کے انتظامات دیکھے ہیں اور ان کو پسند کیا ہے، لیکن یہ مہمانداری جو میں نے معائنہ کی ہے نہایت خوشگوار اور دل خوش کن ہے، ہر شب کو ایک تازہ ترین لطف حاصل ہوتا ہے اور میز پر تناول طعام کے وقت نواب بیگم صاحبہ کا خلوص اور محبت خاص طور پر سے نمایاں ہوتی تھی، جناب ممدوحہ نے ملکہ معظّمہ کی نسبت اپنے اتحاد قلبی کو بہت ہی شائستہ پیرایہ میں ظاہر فرمایا ہے اور مہمانداری (جو ریاست بھوپال اور دولت انگلیشیہ کی پیوند دوستی اور محبت میں ممد اور معاون ہوا کرتی ہے) کے ذریعے ملکہ معظّمہ نے بہت بڑی توجہ فلاح ریاست بھوپال میں مبذول فرمائی ہے اور گورنمنٹ ہند نے فی

الحال سترہ ضرب سلامی سے جو (غیر مقلد) نواب صاحب بہادر کی عزت افزائی کی ہے اس سے تمام لوگوں پر ظاہر ہوگیا ہے کہ بیگم صاحبہ کا کس قدر عالی درجہ اور بلند مرتبہ ہے۔

رئیسہ عالیہ نے صاحبان وصاحبات کی تشریف آوری پر اظہار فرحت وخوشی میں کہا ہوگا!

یہ بات ، یہ تبسم ، یہ ناز ، یہ نگاہیں
آخر تمھی بتاؤ ،کیونکر نہ تم کو چاہیں

اور ملکہ معظّمہ کی نظر شفقت اور توجہ فلاح ریاست بھوپال کی نوید سن کر کہا ہوگا!

تیری نگاہ کا مرہون فیض ہے عالم
تیرا کرم ہو تو ذرہ بھی آفتاب ہے

جوابی تقریر غیر مقلد نواب والا جاہ:

اس تقریر کے ختم ہوتے ہی (غیر مقلد) نواب والا جاہ بہادر کھڑے ہوئے ان کے ساتھ تمام صاحبان عالی شان تعظیما کھڑے ہوگئے نواب والا جاہ بہادر نے صاحب ممدوح الشان کے جواب میں یہ اسپیچ دی!

صاحبان ذوی الاحترام! میں ازل از تہ دل حضور فیض معمور علیا حضرت ملکہ معظّمہ انگلستان وقیصرۂ ہندوستان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ حضور ممدوح نے برائے افزائش مرتبہ ریاست بھوپال دربار باوقار دہلی میں بوساطت جناب مستطاب معلّی الالقاب لارڈلٹن صاحب بہادر گورنر جنرل اور ویسرائے کشور ہند سترہ ضرب توپوں کی سلامی اور تمغہ عطا فرمانے سے تمام قلمرو سلطنت برطانیہ میں میرا رتبہ ہم چشموں میں بڑھا دیا، جناب عالیہ ملکہ معظّمہ کوئن وکٹوریہ اور لارڈلٹن صاحب بہادر ممدوح کے ادائے شکر کے بعد صاحب والا شان رفیع المکان جنرل سر ہنری ڈیلی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کے زمانہ حکومت میں یہ مرتبہ عالی مجھ کو عطا فرمایا جس کی تقریب خوشی میں آج جناب ممدوح اور دیگر صاحبان

عالی شان اور کرنل کنیڈ صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ بھوپال شریک بزم ضیافت ہیں، مجھ کو امید ہے کہ جناب جنرل صاحب بہادر اور تمام صاحبان موصوف اسی طرح میرے حال پر نظر لطف ومہربانے مبذول فرماتے رہیں گے،اور مجھ کو ہر حال میں فرمانبردار سلطنت برطانیہ اور مطیع گورنمنٹ جنابہ عالیہ ملکہ معظّمہ کا تصور فرمائیں گے!

اے بتوتم سے اگر آنکھ چرائی ہو کبھی
حشر میں بھی مجھے اللہ کا دیدار نہ ہو
انھیں نے عطا کی تھی جان حزیں
ہوا خوب، انھیں پر فدا ہوگئی

جنرل ڈیلی صاحب کا اظہار اطمینان:

نواب والا جاہ کے اسپیچ کے بعد جناب جنرل ڈیلی صاحب بہادر اپنی زبان صداقت ترجمان سے (غیر مقلد) نواب والا جاہ کے حسن انتظام ریاست، بیدار مغزی ،حزم ودانائی اور مستعدی کی غایت درجہ تعریف کی اور ریاست بھوپال کی نسبت قیصرۂ ہند کی خصوصیت وغایت کا اظہار کیا اور کہا کہ سرکار بھوپال کی خوش انتظامی ضرب المثل اور شہرۂ آفاق ہےاور یہ آپ کی سلامی ایک عظیم مرتبہ جلیل ہے جو محض علم وفضل اور خوش نظمی اور اس جانفشانی کا نتیجہ ہے جو آپ نے ریاست بھوپال کے بندوبست میں کی ہے، پھر فرمایا کہ میں میں آپ کو رئیس بھوپال جانتا ہوں آپ میں اور نواب بیگم صاحبہ میں کوئی فرق نہیں سمجھتا ،یقیناً معاملات ریاست میں آپ ہی سے گفتگو کرنا پسند کرتا ہوں مجھ کو گذشتہ سالوں میں ٹپ سے متعدد مرتبہ ملاقات کرنے کا موقع ملا ہےاور جب سے میں آپ کا واقف ہوا ہوں آپ کو بہت ہی سنجیدہ کاروان اور ذی فہم پایا۔

نواب صاحب نے جھوم کر کہا ہوگا!

ہمسفیر اور بھی سرگرم سفر تھے لیکن
مجھ کو صیاد نے پرواز سے پہچان لیا

تقریر رئیسہ عالیہ:

اس کے بعد نواب والا جاہ بہادر نے رئیسہ عالیہ کی لکھی ہوئی اسپیچ حضار مجلس کو سنائی تمام صاحبان عالیشان اختتام اسپیچ تک تعظیما کھڑے رہے۔

پھونک دے نغمہ جان سوز سے سامان قفس
بلبل تفتہ جگر شکوۂ صیاد نہ کر

خطاب قیصری کی خوشی میں ڈنر از غیر مقلد نواب والا جاہ:

۱۳ صفر ۱۲۹۳ھ کو شام کے وقت نواب والا جاہ بہادر نے بذات خاص علیا حضرت قیصرۂ ہند کے خطاب قیصری کے اعزاز وخوشی میں جناب جزل بہادر اور صاحبان عالیشان کونہایت شاندار ڈنر دیا۔

تقریر پولٹیکل ایجنٹ بھوپال:

بعد از فراغ طعام تمام صاحبان عالی شان نے نواب والا جاہ بہادر کا دلی شکریہ ادا کیا اور جناب کرنل کنکیڈ صاحب بہادر پولٹیکل ایجنٹ بھوپال نے کھڑے ہوکر تقریر کی جس میں فرمایا!

لیڈیز اینڈ جنٹلمین! میں ہر لحظہ جناب والا جاہ بہادر کی صحت وعافیت کا خواہاں رہتا ہوں اور یہ کہنا چاہتا ہوں کہ نواب بیگم صاحبہ عالیہ اور ان کے شوہر والا گوہر اور تمام سالاران ضیافت نے جیسا کہ چاہئے تھا حق مہمانداری ادا کیا ہے، اور تمام صاحبان وخواتین ذی شان کو ممنون فرمایا ہے ان سب سے بالاتر نواب صاحب بہادر کا شکر وسپاس

ادا کرنا واجب ہے اس لیے کہ آنجناب ریاست بھوپال کے خیر خواہ اور ہر حال میں نواب بیگم صاحبہ کے معاون خاص ہیں اور باعتبار تہذیب اخلاق اور فضائل علمی کے یگانہ آفاق ہیں اور آپ کی تالیفات وتصنیفات مشہور ومعروف عالم ہیں دربار دہلی کے موقع پر بھی آپ کی کتب مصنفہ مدارس عربی میں داخل کرنے کیلئے ارسال ہوئی ہیں، میں اس وقت دلی مسرت کے ساتھ فیاض زمان نواب صاحب بہادر کو تصنیفات کی مبارکباد دیتا ہوں، میں ان کی مدح اور شکر صرف اس لیے ادا نہیں کرتا کہ وہ نواب بیگم صاحبہ کے شوہر والا گوہر ہیں اور میں ان کا مہمان ہوں بلکہ ان کی شائستگی اخلاق، احسان ذاتی اور کمالات علمی نے مجھ کو نواب صاحب ممدوح کا ثنا خواں بنادیا ہے۔

تحائف از غیر مقلد نواب والا جاہ:

جب تقریر ختم ہو چکی تو نواب والا جاہ نے تمام صاحبان ذی شان اور صاحبات عالیات کو عطر و پان تقسیم کیا اور ایک ایک ہار زرنگار گلے میں پہنا کر تمام مہمانوں کو ایک ایک کارچوبی بٹوہ (کارنما لکڑی کا بٹوہ) جی میں طلائی ونقرائی ورق کی الائچیاں تھیں تحفہ دیا اور تمام مہمانوں نے بکمال شادمانی شکریہ ادا کیا۔

یادگار محبت:

۱۶ صفر ۱۲۹۴ھ کو رئیسہ عالیہ نے سیر گاہ اور تمام ایوانہائے شاہی کو بطرز نو آراستہ فرمایا اور تمام مہمانان محترم کو بزم عیش وطرب میں شریک کر کے تمام مہمانوں کو ایک ایک شبیہ رئیسہ عالیہ نے اپنی اور نواب والا جاہ بہادر کی تحفہ بطور یادگار محبت مرحمت فرمائی جن پر فارسی اور انگریزی میں دستخط خاص اور مہر ثبت تھی پھر سب کو عطر و پان اور پھولوں کے ہار پہنا کر وداع کیا اور تقریب جشن اختتام کو پہنچی (مآثر صدیقی حصہ دوم ص ۱۲۶ تا ۱۳۴)

ہر صاحب وصاحبہ نے رئیسہ عالیہ کی شبیہ ہاتھ میں لیکر چوم کر اور جھوم کر کہا ہوگا!

محفل میں شمع، چاند فلک پر، چمن میں پھول
تصویر روئے انور جاناں کہاں نہیں
یہ بات ، یہ تبسم ،یہ ناز ،یہ نگاہیں
آخر تمھی بتاؤ کیونکر نہ تم کو چاہیں

اور رئیسہ عالیہ اور ان کے غیر مقلد خاوند نواب صدیق حسن خان نے صاحبان وصاحبات کوالوداع کرتے ہوئے دل میں کہا ہوگا۔

تسکینِ دلِ مخزون نہ ہوئی وہ سعی کرم فرما بھی گئے
اس سعی کرم کو کیا کہیئے، بُھلا بھی گئے تڑپا بھی گئے

شہادت نمبر 8:

غیر مقلدین کی آبائی ریاست بھوپال میں ملکہ وکٹوریہ کے نام پر محلّہ و مدرسہ کا قیام:

محلّہ قیصر گنج:

جناب سر ہنری ڈیلی صاحب بہادر ایجنٹ نواب گورنر جنرل آف انڈیا ۲۵ فروری ۱۸۷۷ء کو بھوپال میں تشریف لائے اور ۲۷ فروری ۱۸۷۷ء کو (غیر مقلد نواب والا جاہ بہادر کے ہمراہ نو تعمیر شہر شاہ جہان آباد، جو غیر مقلد نواب والا جاہ بہادر نواب صدیق حسن خان کی زوجہ نواب شاہ جہان بیگم رئیسہ عالیہ بھوپال کے نام پر تعمیر کیا گیا تھا) میں اپنے دست خاص سے دربار قیصری کی یادگار میں محلّہ قیصر گنج کا سنگ بنیاد رکھا (مآ ثر صدیقی حصہ دوم ص ۱۲۹)

مدرسہ وکٹوریہ:

بھوپال میں ایک مدرسہ ملکہ معظّمہ قیصرۂ ہند کوئن وکٹوریہ کے نام پر قائم کیا گیا اس کا نام ہے 'مدرسہ وکٹوریہ' اس میں طلائی ونقرائی گوٹہ وغیرہ مختلف قسم کے صنعتی کام لاوارث بچوں کو سکھائے جاتے ہیں۔

مدرسہ پرنس آف ویلز:

شاہزادہ ہزرائل ہائینس پرنس آف ویلز ملکہ معظّمہ کوئن وکٹوریہ قیصرۂ ہند کی اولاد میں بڑے بیٹے ہیں، جن کو ولی عہد بنایا گیا (نزہۃ الخواطر) موصوف بحکم ملکہ وکٹوریہ انگلستان سے لکھنؤ میں ورود فرما ہوئے اور یکم جنوری ۱۸۷۶ء کو لکھنؤ میں ایک عالی شان دربار منعقد کر کے (غیر مقلد) نواب صدیق حسن خان کی زوجہ محترمہ نواب شاہ جہان بیگم رئیسہ عالیہ بھوپال کو نائٹ گرینڈ کمانڈر اسٹار آف انڈیا کا خطاب اور تمغہ ونشان درجہ اول مرحمت کیا تھا اور انگلستان سے یہ سفر اور دربار کا انعقاد صرف اسی مقصد کیلئے ہوا تھا (مآثر صدیقی حصہ دوم ص ۹۹ تا ۱۱۱) مدرسہ پرنس آف ویلز شاہزادہ ہزرائل ہائینس آف ویلز کے نام پر قائم کیا گیا ہے، اس میں دری بانی وغیرہ صنعتی کام سکھایا جاتا ہے۔

(مآثر صدیقی حصہ سوم ص ۱۰۸)

شہادت نمبر 9:

(غیر مقلد نواب صدیق حسن خان کی زوجہ رئیسہ عالیہ کا ویسرائے کے پاس ایک ماہ قیام اور مع الخیر واپسی:)

بعض شکایات والزامات کی وجہ سے گورنمنٹ برطانیہ غیر مقلد نواب صدیق حسن خان سے ناراض ہوگئیں، ان الزامات میں سرفہرست ترغیب جہاد کا الزام ہے نواب صاحب کے سوانح نگار ان کے فرزندار جمند سید میر علی حسن صاحب وکیل صفائی کی حیثیت سے لکھتے ہیں والا جاہ مرحوم نے صرف بعض دوسرے علماء کے رسائل جہاد کا ترجمہ کیا ہے، مگر ساتھ ہی بطور قولِ فیصل اپنی رائے مسئلہ جہاد اور زمانہ غدر ہندوستان (یعنی جہاد ۱۸۵۷ء ناقل) کے متعلق ظاہر کر کے گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ایفائے عہد اور وفاداری پر ثابت قدمی اختیار کرنے پرزور دیا ہے۔ (مآثر صدیقی حصہ سوم ص ۱۳۱)

دوسرا الزام اپنی بیوی رئیسہ عالیہ کو پردہ نشین بنانا ہے، میر علی حسن اس کے جواب میں لکھتے ہیں! اس کی حقیقت یہ ہے کہ رئیسہ عالیہ کا پردہ با قاعدہ شرعی نکاح اول کے زمانہ ہی سے قائم تھا، پھر کچھ زمانہ تک (گورنمنٹ برطانیہ کے) جبر کی وجہ سے مجبورا بے پردہ رہیں لیکن وہ دل سے پردہ کی حامی تھیں، والا جاہ کے ساتھ نکاح کے بعد بھی اسی قاعدے پر عمل درآمد ہوتا رہا، اہل کاران اعلی برابر بوقت ضرورت وطلب رئیسہ عالیہ کے حضور میں آتے جاتے رہتے تھے دربار عام میں بلا تخصیص سب کا سلام لیا کرتی تھیں اخوان ریاست بلا تکلف آمدورفت رکھتے تھے، رئیسہ عالیہ اسی (برائے نام) پردہ اور برقع کے ساتھ ویسرایان ہند اور دو شاہزادگان انگلستان سے کلکتہ اور دہلی میں شرف نیاز حاصل کیا

(مآثر صدیقی حصہ سوم ص۱۷۳، ۱۷۴)

اس کے باوجود گورنمنٹ برطانیہ نے ناراض ہو کر غیر مقلد نواب صدیق حسن خان اور ان کی بیوی رئیسہ عالیہ کے درمیان زن وشوہر والے تعلقات پر پابندی عائد کر دی، چنانچہ نواب صاحب اپنے نور محل میں اور رئیسہ عالیہ اپنے تاج محل میں کئی ماہ تک جدا جدا رہے، بالآخر اس بیگانگی جیسی اندوہناک حالت سے متاثر ہو کر رئیسہ عالیہ جمادی الثانی ۱۳۰۳ھ کو ہز ایکسیلنسی لارڈ فرن صاحب بہادر سے ملنے کیلئے کلکتہ تشریف لے گئیں اور جو تکلیفیں حکام بالا کے ہاتھوں پہنچی تھیں ان کو بیان کیا اور زن وشوہر کے تعلقات میں جس بنا پر بیجا دست اندازی کی گئی تھی اس کی اصل حقیقت سے ویسرائے کو آگاہ کیا، ہز ایکسیلنسی بڑی نرمی ومحبت سے پیش آئے اور والا جاہ کو تاج محل پر رہنے کی اجازت عطا کی رئیسہ عالیہ (صرف ایک ماہ ویسرائے کے پاس) قیام فرما کر کلکتہ سے مع الخیر بھوپال میں رونق افروز ہوئیں (مآثر صدیقی حصہ سوم ص۱۶۸ تا ۱۶۹)

شہادت نمبر 10: (محدث دہلی غیر مقلد میاں نذیر حسین اور مسز لیسنس:)

میاں نذیر حسین محدث دہلوی کے سوانح نگار فضل حسین نے الحیات بعد الممات کے صفحہ ۶۷ پر عنوان قائم کیا'' گورنمنٹ انگلیشیہ کے ساتھ وفاداری'' اس عنوان کے تحت لکھا ہے'' عین حالت غدر میں (۱۸۵۷ء) جبکہ بچہ بچہ انگریزوں کا دشمن ہورہا تھا میاں نذیر حسین صاحب نے ایک میم مسز لیسنس زخمی کو نیم جان دیکھا تو بہت روئے اور رات کے وقت اپنے مکان میں اٹھالائے اپنی اہلیہ اور عورتوں کو ان کی خدمت کیلئے نہایت تاکید کی اس وقت اگر ظالم باغیوں (یعنی مجاہدین۔ ناقل) کو ذرا بھی خبر لگ جاتی تو آپ کی بلکہ سارے خاندان کی جان بھی جاتی اور خانماں بربادی میں کچھ دیر نہ لگتی، اس وقت آپ نے خدمت کی، علاج کیا اور بعد قائم ہوجانے امن کی بحالت تندرستی اس کو انگریزی کیمپ میں پہنچادیا۔

سننے والے رودیے سن کر مریض غم کا حال

دیکھنے والے ترس کھا کر دعا دینے لگے

اور میاں صاحب نے میم کو رخصت کرتے وقت کہا ہوگا!

ہم نے دکھا دکھا تیری تصویر جابجا

ہر ایک کو اپنی جان کا دشمن بنالیا

صلہ وفاداری:

اس وفاداری کے صلہ میں!

(۱)......مبلغ ایک ہزار تین سو روپے عطا فرمائے۔

(۲)......گورنمنٹ انگلیشیہ کی جانب سے وفاداری کی سرٹیفکیٹس ملیں لیکن نذر آتش ہونے کی وجہ سے یہ سرٹیفکیٹس جل گئے تو ۲۷ستمبر ۱۸۷۷ء کو دوبارہ جاری کئے گئے۔

(۳)......آپ اور آپ کے متوسلین کو گورنمنٹ انگریزی کی طرف سے امن وامان کی چٹھی

ملی چنانچہ انگریزوں کے تسلط کے بعد جب سارا شہر دہلی غارت ہوا تو آپ کا محلّہ صرف آپ کی بدولت محفوظ رہا۔

(۴)......روانگی حج کے موقع پر مسز لیسنس نے بنام کونسل مقیم جدہ چٹھی دی جس میں آپ کی خیر خواہی زمانہ غدر کا مفصل بیان تھا اور استدعا کی تھی کہ برٹش گورنمنٹ کونسل کا فرض ہے کہ ان کو ان کے مخالفین کے شر و فساد سے بچائے، یہ چٹھی برٹش کونسل مقیم جدہ نے اپنے پاس رکھ لی (الحیات بعد الممات ص ۶۷ تا ۸۴ و ص ۱۵۱ تا ۱۵۲)

نوٹ: میاں صاحب کو جو سرکار انگریز کی جانب سے سرٹیفکیٹ ملا وہ الحیات بعد الممات میں موجود ہے اس کا عکس فوٹو ملاحظہ فرمائیں!

انگریزی سرٹیفکٹ کی نقل معہ ترجمہ

ترجمہ	انگری سرٹیفکٹ کی نقل
دہلی مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۷۷ء از	Delhi Dated 27th September 1877
ڈبلو جی واٹر فیلڈ	From W. G. Weter field, offg
افی شیٹنگ کمشنر	commissioner.
مولوی نذیر حسین اور اُن کے بیٹے	Moulvi Nazeer Husain
مولوی شریف حسین اور اُن کے دوسرے	& his son moulvi shariff Husain

انگریزی سرٹیفکٹ کی نقل معہ ترجمہ

گھر والے غدر کے زمانے میں مسز لیسنس کی جان بچانے میں ذریعہ ہوے حالت مجروحی میں اُنھوں نے اُن کا علاج کیا ساڑھے تین مہینے اپنے گھر میں رکھا اور بالآخر دہلی کے برٹش کیمپ میں اُن کو پہنچا دیا۔

وہ کہتے ہیں کہ اُن کی انگریزی سرٹیفکٹیں ایک آتش زدگی میں جو اُن کے مکان واقع دہلی میں ہوئی تھی جل گئیں۔

میں خیال کرتا ہوں کہ یہ اُن کا کہنا بہت ہی قرین امکان ہے غالباً اُن کو جنرل نیوائل چمبرلین جنرل برنارڈ اور کرنل سائٹر وغیرہم سے سرٹیفکٹیں ملی تھیں۔

مجھ کو وہ واقعات اور مسز لیسنس کا کیمپ میں آنا اچھی طرح یاد ہے

اِن لوگوں کو اس خدمت کے صلہ میں مبلغ دوسو اور چارسو روپیہ ملے تھے مبلغ سات سو روپیہ بابت تاوان منہدم کئے جانے مکانات کے ان لوگوں کو عطا کئے گئے تھے۔

یہ لوگ ہماری قوم سے حسن سلوک اور الطاف کے مستحق ہیں۔

Were With other members of their family instrumental in saving the life of mrs. Leesons during the mutiny they tended her When- Wounded kept her in their house for $3\frac{1}{2}$ months finally sent her in to the British campat Delhi.

He says that he has lost, in a fire Wich took Place in his House in Delhi all his English certificates

I think this is exctremely probabile, he probably had certificutes from General noville chamberlain, and General- Burnard, Colonel sytter and others.

I remember the facts Well, and mrs Leesons, Comingin to camp.

The family received a handsome reward of

Rs. 400 . Rs. 700 compensation for the dimolition of houses bestowed upon them.
The family all deserv consideration, and kindness at our Hands.

مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۸۸۱ء از میجر جی ای ینگ کمشنر میں نے اُس سرٹیفکٹ کی اصل کو ملاحظہ کیا ہے اور مسز لیسنس سے بھی مجھ کو وہ حالات معلوم ہوئے ہیں جو اُس میں مندرج ہیں یہ امر قرین امکان ہے کہ مولوی نذیر حسین اور شریف حسین کے بیان کئے ہوئے حالات نے مخالفوں کو اُن کا دشمن بنا رکھا ہے۔	Dated 17th September 1881 From Major G. E. Young Commissioner. I have seen the originot of this certificate, and also learned from Mrs. Leeson the fact herein mentioned It is probable that the fact stated by Moulvi Nazir Husain and Shariff Husain has made them enemies a mong disoffected persons.

ہندوستان دارالامان ہے

ہندوستان کو ہمیشہ میاں صاحب دارالامان فرماتے تھے دارالحرب کبھی نہ کہا۔

سفرِ حج اور اُس کے واقعات

سنہ ۱۳۰۰ھ میں جب میاں صاحب نے حج کا ارادہ مصمم کر لیا تو اس خیال سے کہ مخالفین ایذارسانی میں کچھ کم حصہ نہیں لیں گے اور یہ موقع اُن کے لئے اوقات مغتنمہ سے ثابت ہوگا آپ نے کمشنر دہلی سے ملاقات کر کے حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ طیبہ و روضہ مطہرہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارادہ ظاہر کیا۔

کمشنر دہلی نے آپ کو ایک چٹھی مورخہ ۱۰؍ اگست ۱۸۸۳ء دی جس کی بجنسہ نقل معہ ترجمہ اُردو ہدیہ ناظرین ہے۔

کمشنر دہلی کی چٹھی مع ترجمہ

کمشنر دہلی کی چٹھی

Moulvi Nayir Hosain is a Leading moulvi in Dehi Who is difficult times proved his Loyalty to the British government and in his pilgri mage to Mecca I hop any British officer Whose help or protection he may need Will affordit to him as he most fully desrves it

Signed J. D. Tremlett
B. C. S. commissioner
& Sup dt. Delhi Division
Agust 10th 1883

ترجمہ

مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بڑے مقتدر عالم ہیں۔ جنہوں نے نازک وقتوں میں اپنی وفاداری گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ثابت کی ہے اب وہ اپنے فرض زیارت کعبہ کے ادا کرنے کو مکہ جاتے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ جس کسی برٹش گورنمنٹ افسر کی وہ مدد چاہیں گے وہ اُن کو مدد دے گا کیوں کہ وہ کامل طور سے اس مدد کے مستحق ہیں۔

دستخط جے ڈی ٹریملٹ بنگال سروس کمشنر دہلی و سپرنٹنڈنٹ
۱۰۔ اگست ۱۸۸۳ء

شہادت نمبر **11**:

جشن جوبلی کے موقع پر غیر مقلدین کی جانب سے ملکہ وکٹوریہ کے حضور سپاسنامہ ومبارکباد:

دعائے اہل حدیث:

جشن جوبلی ملکہ وکٹوریہ کے موقع پر نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر نے جہاں سے گذرنا تھا اس جگہ اہل حدیث نے ایک بلند اور وسیع دروازہ بنایا جس پر یہ بیت تحریر تھا:

دل سے ہے یہ دعائے اہل حدیث

جشن جوبلی مبارک ہو

گورنر بہادر کو دروازہ دکھا کر باادب عرض کیا ہوگا!

جس چمن زار کا ہے تو گل تر

بلبل اس گلستاں کے ہم بھی ہیں

پھر اپنی وفاداری اور جانثاری بتاتے ہوئے عرض کیا ہوگا!

یہاں تک باغباں نے باغ سینچا خون بلبل سے

کہ آخر رنگ بن کر پھوٹ نکلا چہرۂ گل سے

ملکہ وکٹوریہ کے حضور سپاس نامہ از جماعت اہل حدیث:

بحضور فیض گنجور کوئن وکٹوریہ گریٹ وقیصرۂ ہند بارک اللہ فی سلطتہا

(۱)......ہم ممبران گروہ اہل حدیث اپنے گروہ کے کل اشخاص کی طرف سے حضور والا کی خدمت میں جشن جوبلی کی دلی مسرت سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

(۲)......برٹش رعایا ہند میں سے کوئی فرقہ ایسا نہ ہوگا جس کے دل میں مبارکباد تقریب کی مسرت جوش زن نہ ہوگی اور اس کے بال بال سے صدائے مبارکباد نہ اٹھتی ہوگی خاص کر فرقہ اہل اسلام جو اس اظہار مسرت اور ادائے مبارکباد میں دیگر مذاہب سے پیش قدم ہے

بالخصوص گروہ اہلحدیث جواس اظہار مسرت وعقیدت اور دعائے برکت میں چند قدم اور بھی سبقت رکھتا ہے۔جس کی وجہ یہ ہے کہ جن برکتوں اورنعمتوں کی وجہ سے یہ ملک تاج برطانیہ کا حلقہ بگوش ہورہا ہے۔ان میں سے ایک بے بہا نعمت مذہبی آزادی ہے اس سے گروہ اہل حدیث ایک خصوصیت کے ساتھ اپنا نصیبہ اٹھارہا ہے،وہ خصوصیت یہ ہے کہ مذہبی آزادی اس گروہ کوصرف اسی سلطنت میں حاصل ہے بخلاف دوسرے اسلامی فرقوں کے ان کو دوسری اسلامی سلطنتوں میں بھی آزادی حاصل ہے اس خصوصیت کی وجہ سے اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام واستحکام سے زیادہ مسرت ہے اوران کے دل سے مبارکباد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ نعرۂ زن ہیں ہم بڑے جوش کے ساتھ دعا مانگتے ہیں کہ خداوند تعالی حضور والا کی حکومت کو بڑھائے اورتادیر حضور والا کا نگہبان رہے تا کہ حضور والا کی رعایا کے تمام لوگ حضور کی وسیع حکومت میں امن اورتہذیب کی برکتوں کا فائدہ اٹھائیں (اشاعۃ السنۃ ازص۲۰۴ تا ۲۰۶ شمارہ نمبر ۷ ج ۹ مطبوعہ وکٹوریہ لاہور)

جماعت اہلحدیث نے ملکہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند کی اطاعت گذاری اورفرمانبرداری شاعر کی زبان میں یوں بتائی ہے!

نہ بت خانے کو جاتے ہیں نہ کعبے میں بھٹکتے ہیں
جہاں تم پاؤں رکھتے ہو وہاں ہم سر پٹکتے ہیں

شہادت نمبر 12:

(فتوی غیرمقلدین کہ گورنمنٹ برٹش کی اطاعت فرض اوراس کے خلاف جہاد حرام ہے!)

غیرمقلد عالم مولوی محمد حسین بٹلوی نے جماعت اہلحدیث کی نمائندگی کرتے ہوئے بڑے بڑے علماء اہلحدیث کی تائیدات کے ساتھ ۱۸۷۶ء میں ملکہ معظّمہ قیصرۂ ہند کوئن وکٹوریہ کی حکومت کے خلاف جہاد کی حرمت کا فتویٰ ''الاقتصاد فی مسائل الجہاد'' کے نام سے

جاری کیا پھراس میں مزید موافقت کرنے والوں کے نام طلب کئے اور فرمایا کہ ہم ان ناموں کو رسالہ اقتصاد میں شامل کر کے یا بذریعہ (ماہنامہ) اشاعۃ السنۃ گورنمنٹ میں پیش کریں گے اور سلطنت انگلیشیہ کی نسبت ان کی وفاداری واطاعت شعاری کو خوب شہرت دیں گے (دیباچہ اقتصاد)

ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیکر فرمایا کہ اگر مقدس ومتبرک بلاد (مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ) میں امن نہ ہوتو ہجرت کر کے سرکار برطانیہ کے سایہ عاطفت میں آرہنا موجب قربت وثواب اور جائز وضروری ہے لیکن اس دارالاسلام سے ہجرت کرنا واجب نہیں (اقتصاد ص ۱۹ تا ۲۴)

مفسدہ (جہاد- ناقل) ۱۸۵۷ء میں جومسلمان شریک ہوئے وہ سخت گناہ گار اور بحکم قرآن وحدیث وہ مفسد، باغی، بدکردار تھے اکثر ان میں عوام کالانعام تھے بعض جو علماء کہلاتے تھے وہ قرآن وحدیث سے بے بہرہ، نافہم وبے سمجھ تھے باخبر وسمجھدار علماء اس میں ہرگز شریک نہیں ہوئے اور نہ اس فتوے پر جواس غدر کو جہاد بنانے کیلئے مفسد لوگ لئے پھرتے ہیں انھوں نے خوشی سے دستخط کیے تھے۔ (اقتصاد ص ۴۹)

بعض سرحدی نادان احکام اسلام سے ناواقف تن تنہا ایک سیر آٹا یا ستو باندھ کر غازی یا شہید ہونے کی نیت سے چل پڑتے ہیں اور کسی کیمپ یا چھاؤنی انگریزی میں پہنچ کر کسی افسر یا فوجی ملازم کو مارڈالتے ہیں پھراس کی سزامیں پھانسی پاتے ہیں یہ اور بھی فساد اور بغاوت اور عناد ہے ایسی صورتوں میں اپنی جان کو ہلاک کرنا حرام موت مرنا ہے اور ایسے فسادوں کو جہاد سمجھنا اور اس میں شہادت کی ہوس کرنا سراسر جہالت وحماقت ہے۔ (اقتصاد ص ۷۱)

ہندوستان میں مقیم مسلمان تین قسم کے ہیں (۱) اسلامی ریاستوں کے سر

براہان (۲) ان رئیسوں کی ماتحت رعایا (۳) خاص برٹش گورنمنٹ کی رعایا جو کسی اسلامی ریاست کے ماتحت نہیں۔ ان تینوں قسم کے مسلمانوں کا برٹش گورنمنٹ سے دوستی اور ترک مقبلہ ولڑائی کا عہد ہو چکا ہے اور اس عہد کو پورا کرنا لازم ہے، تیسری قسم کے مسلمانوں میں سے بعض اشخاص کا تو صریح اور حقیقی عہد ہو چکا ہے گ یہ وہ لوگ ہیں جو تقریرا وتحریرا حاضر وغائب خیر خواہی اور وفاداری گورنمنٹ کا دم بھرتے ہیں اور ان کی خدمت ومعاونت میں سرگرم ہیں انھی لوگوں میں پنجاب کے اہلحدیث داخل ہیں۔ (اقتصاد ص ۴۷، ۴۸)

توجہ کیجئے!

اندرا گاندھی پانچ سات منٹ کیلئے آئے اور شرکت کر کے واپس چلی جائے تو بقول غیر مقلدین وہ دیوبندیوں کی پیاری خالہ اور معشوقہ بن جائے لیکن ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کوئن وکٹوریہ!

غیر مقلدین جس کی منظوری کے بغیر اپنا رشتہ طے نہ کر سکیں!
غیر مقلدین جس کی اطاعت وغلامی پر فخر کریں!
غیر مقلدین جس کو جشن جوبلی پر مبارکباد پیش کریں!
غیر مقلدین جس کے حضور سپاسنامہ پیش کریں!
غیر مقلدین جس کی سلطنت کی بقاء واستحکام کیلئے دعا کریں!
غیر مقلدین جس کی مدح سرائی اور ثناء خوانی کریں!
غیر مقلدین جس کے خطاب قیصری پر جشن منعقد کریں!
غیر مقلدین جس سے اہلحدیث لقب کی منظوری حاصل کریں!
غیر مقلدین جس سے جاگیریں اور جائدادیں حاصل کریں!
غیر مقلدین جس سے خطاب اور تمغے وصول کریں!

غیر مقلدین جس سے اطاعت شعاری اور وفاداری کے سرٹیفکیٹ حاصل کریں!

غیر مقلدین جس سے امن وامان کے پروانے حاصل کریں!

غیر مقلدین جس کے نام پر محلّہ (قیصر گنج) قائم کریں!

غیر مقلدین جس کے نام پر مدرسہ (مدرسہ وکٹوریہ) قائم کریں!

غیر مقلدین جس کی اطاعت کے فرض اور اسکے خلاف جہاد کے حرام ہونے کا فتوی جاری کریں!

غیر مقلدین جس کی خاطر ہندوستان کے بچہ بچہ کو اپنا دشمن بنالیں!

غیر مقلدین کے ابا جان اور اماں جی جس کے افسران کو اپنی یادگار تصویریں فراہم کریں اور افسران ان کی دستی تصویروں کی فرمائش کریں!

اے فقہ دشمن!

شپرہ چشم ،شکستہ پر شاہین! ذرا بتا تو سہی اس تعلق کی تعبیر کیا؟ اور اس کا عنوان کیا؟

آئینہ رخ کو تیرے اہل صفا کہتے ہیں
اس پہ دل اٹکے ہے میرا، اسے کیا کہتے ہیں

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر 2 :

قارئین کرام: ہم انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ غیر مقلد شاہین نے ریسٹورنٹ اور ہوٹل کا نام رکھنے کیلئے جو پیمانہ ومعیار بنایا ہے اس کے اعتبار سے سچی بات یہ ہے اور عدل وانصاف کا تقاضا بھی یہی ہے کہ نام یوں رکھا جائے۔

اینگلو اہلحدیث ریسٹورنٹ المعروف وکٹوریہ ہوٹل

بیرا : E.A.H (اینگلو اہلحدیث) تشریف لائیے! ہم نے یہ ہوٹل اینگلو اہلحدیث کی پیاری دادی اماں ملکہ معظمہ قیصرۂ ہندکوئن وکٹوریہ کے نام پر عوام کی خدمت کیلئے کھولا ہے

گــاھک : ارے بھائی یہ کیوں؟ اینگلو اہل حدیث تو آزاد مذہب مسلمان ہیں اور ملکہ وکٹوریہ اسلام دشمن؟

بیرا : E.A.H (اینگلو اہلحدیث) دراصل ہم اینگلو اہلحدیثوں کو ملکہ وکٹوریا کے ساتھ ایک خاص انس ومحبت ہے اس لئے تو ہمارے انڈین اینگلو اہلحدیث بزرگوں نے ملکہ وکٹوریہ سے رشتہ طے کرایا تھا۔

ملکہ وکٹوریہ کی اطاعت وغلامی پر فخر کیا تھا۔
ملکہ وکٹوریہ کو جشن جوبلی پر مبارکباد پیش کی تھی۔
ملکہ وکٹوریہ کے حضور فیض گنجور کے سامنے سپاسنامہ پیش کیا تھا۔
ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کے بقاء واستحکام کیلئے دعائیں کی تھیں۔
ملکہ وکٹوریہ کے خطاب قیصری کی خوشی میں جشن منعقد کیا تھا۔
ملکہ وکٹوریہ سے اہل حدیث لقب کی منظوری حاصل کی تھی۔
ملکہ وکٹوریہ سے جاگیریں اور جائدادیں حاصل کی تھیں۔
ملکہ وکٹوریہ سے خطاب اور تمغے حاصل کیے تھے۔
ملکہ وکٹوریہ سے وفاداری اوراطاعت شعاری کے سرٹیفکیٹ حاصل کیے تھے۔
ملکہ وکٹوریہ سے امن وامن کے پروانے حاصل کیے تھے۔
ملکہ وکٹوریہ کے نام پر بھوپال میں محلّہ قیصر گنج قائم کیا تھا۔
ملکہ وکٹوریہ کے نام پر بھوپال میں مدرسہ وکٹوریہ قائم کیا تھا۔

ملکہ وکٹوریہ کے بڑے بیٹے ولی عہد کے نام پر بھوپال میں مدرسہ پرنس آف ویلز قائم کیا تھا

ملکہ وکٹوریہ کی اطاعت کے فرض اوراس کے خلاف جہاد کے حرام ہونے کا فتوی دیا تھا۔

ملکہ وکٹوریہ کے حکمران ہماری اماں جی رئیسہ عالیہ کو بڑے شوق کے ساتھ اپنی دائیں جانب بٹھایا کرتے تھے۔

ملکہ وکٹوریہ کے افسران کو ہماری اماں جان بڑی چاہت سے یادگار محبت کے طور پر اپنی تصویریں فراہم کرتی تھیں۔

ملکہ وکٹوریہ کے اعلی حکمرانوں کے گلے میں ہماری جان زرنگار ہار پہنا کران کو اپنے مہرومحبت کا اسیر کرلیتی تھیں۔

ملکہ وکٹوریہ کے افسران اماں جی رئیسہ عالیہ اور باباجی نواب صدیق حسن خان کی دستی تصویریں بڑی چاہت سے بنوایا کرتے تھے۔

ملکہ وکٹوریہ نے ہماری قابل فخر ماں رئیسہ عالیہ کو'' نائٹ گرینڈ کمانڈر اسٹار آف انڈیا'' کا خطاب مرحمت فرمایا تھا اور ہماری اماں جی ئیسہ عالیہ نے ویسرائے کے پاس ایک چلہ بھی گذارا تھا۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے، نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ، نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

مسز اندرا گاندھی اور ملکہ وکٹوریہ کا سنگھم۔

غیر مقلد نواب وحید الزمان لکھتے ہیں '' رام چندر، لچھمن، کشن، انبیاء وصلحاء تھے ہم ان کی نبوت کا انکار نہیں کرتے بلکہ ہم پر واجب ہے کہ باقی انبیاء کی طرح ان کی نبوت

پر بھی ایمان لائیں۔ (ہدیۃ المہدی ص ۸۵)

غیر مقلدین کے اس بنیادی عقیدہ کے مطابق اندرا گاندھی بھی رام کی پجاری اینگلو انڈین اہلحدیث بھی رام کے ماننے والے۔

اندرا گاندھی بھی کرشن جی مہاراج کی پرستار اور یہ نام نہاد اہلحدیث بھی کرشن پر ایمان کو واجب کہنے والے۔

اندرا گاندھی بھی کچھمن کی تابعدار اور یہ بھی کچھمن پر ایمان کو واجب قرار دینے والے

جب غیر مقلدین کے ہاں نبی اور ولی کو پکارنا جائز ہے تو غیر مقلدین کو بھی رام رام پکارنا چاہیئے۔

قاضی شوکاں مددے کی بجائے کرشن مددے، رام چندر مددے، کچھمن کی جائے نعرۂ رسالت، رام رام، رام رام کہنا چاہیئے۔

غیر مقلدین کو وکٹوریہ کے ساتھ بھی پوری پوری مناسبت ہے چنانچہ غیر مقلدین کے مشہور مؤلف صحاح ستہ کے مترجم نواب وحید الزمان لکھتے ہیں'' کرسمس ڈے پر ہمیں ایسے ہی خوشی ہوتی ہے جیسے نبی کریم ﷺ کے یوم ولادت پر'' نحن احق بعیسی ''یعنی کرسمس ڈے اور میلاد عیسی منانے کے ہم زیادہ حقدار ہیں (ہدیۃ المہدی ص ۴۶)

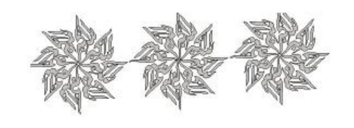
نیز وکٹوریہ بھی صلیب مسیح کی قائل اور غیر مقلد بھی، چنانچہ مولوی اشرف سلیم صاحب لکھتے ہیں ہر نبی کو اللہ تعالی نے اس کی شان و مرتبہ کے مطابق معراج کرائی۔ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں معراج کرائی، حضرت اسماعیلؑ کو چھری کے نیچے معراج کرائی، اور حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر معراج کرائی (میزان المتکلمین ص ۱۳۶ بحوالہ حدیث واہلحدیث ص ۳۸)

پھر غیر مقلد عالم مولانا حافظ سراج الدین جودھپوری نے اپنے رسالہ درس توحید میں (معاذ اللہ) حضرت عیسیٰؑ کی صلیبی موت کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ان

(حضرت عیسیٰؑ) کوتو خدا تعالی نے تعلیمی تصویر بنا کر دکھیا تھا کہ اس تصویر کو دیکھو بزبان حال کہہ رہی ہے نہ مجھ میں علم غیب ہے نہ قدرت ،اسی کا نتیجہ ہے کہ میں بے خبری میں پکڑا جا تا ہوں اور دشمنوں کے ہاتھوں سے پھانسی دیا جا تا ہوں (درس توحید ص ۲۹)

کیا ہی اچھا ہو کہ وکٹوریہ ہیٹل کے ہر غیر مقلد کی زبان پر رام رام کا وظیفہ ہو اور گلے میں صلیب اٹک رہی ہوتا کہ اندرا گاندھی اور وکٹوریہ سے مکمل مناسبت ہو۔

ایک ہاتھ سے مصافحہ، جوتی پہن کر، سر ننگا کر کے نماز پڑھنا، قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا، قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ، پیٹھ کو جائز قرار دینا، شراب کو پاک کہنا اور شراب نوشی کی حد کا انکار کرنا، خنزیر کو، کتے کو، کتے کے لعاب، پیشاب، پاخانہ کو پاک سمجھنا ،آیت حجاب کو ازواج مطہرات کی خصوصیت قرار دے کر پردے کا انکار کرنا، تقریبات میں گانے بجانے کو جائز قرار دینا، شاید موروثی طور پر وکٹوریہ خاندان سے حاصل ہونے والے خصائل ونظریات ہیں۔ سچ ہے'' الولد سر لابیہ ''اولاد ماں باپ کی خصلتوں اور عادتوں کی امین ہوتی ہے۔



اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل:

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۲ پر لکھا ہے:

گاھک: آپ کے ہاں پاک گوشت پکا ہوا مل سکتا ہے؟

حنفی بیرا: جی ہاں ہمارے پاس کتا، بلی، ہاتھی، شیر، چیتا، گدھا، گھوڑا ،الغرض خنزیر کے سوا ہر قسم کے جانوروں کا گوشت، قیمہ، چانپیں، کوفتے ،روسٹ بروسٹ ہر وقت تیار ملتا ہے، البتہ ان جانوروں کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھ لی جاتی ہے، کیونکہ ہماری فقہ کی معتبر اور مشہور کتاب ہدایہ شریف ص ۸۳،۸۴ ج ۱ مع فتح القدیر میں موجود ہے کہ ہر وہ جانور جس کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے اگر اس جانور کو ذبح کر لیا جائے تو نجاست بھری رطوبات کے اخراج کے بعد وہ گوشت پاک ہو جاتا ہے۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ۱:

مسئلہ فقہ حنفی (دباغت)

ہدایہ (مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی) جلد اول ص ۱۴۹ پر لکھا ہے "ثم ما يطهر جلده بالدباغ يطهر بالذكاة لانه يعمل عمل الدباغ في ازالة الرطوبات النجسة وكذلك يطهر لحمه وهو الصحيح وان لم يكن ماكولا"

ترجمہ: پھر جس جانور کا چمڑا دباغت سے (یعنی رطوبات کے خشک کرنے سے) پاک ہو جاتا ہے ذبح سے بھی اس کا چمڑا پاک ہو جاتا ہے، کیونکہ ذبح کرنے سے ویسے ہی نجس رطوبات زائل ہو جاتی ہیں جیسے دباغت سے اور اسی طرح اس جانور کا گوشت بھی پاک ہو

جاتا ہے اگر چہ اس کو کھایا نہیں جاتا۔

وضاحت: اصل میں پاک اور حلال میں فرق ہے، ہر وہ چیز جو حلال ہے یعنی اس کا کھانا جائز ہے وہ پاک بھی ہے، لیکن ہر وہ چیز جو پاک ہے ضروری نہیں کہ حلال بھی ہو جیسے مٹی اور زہریلی اشیاء پاک ہیں کہ اگر بدن، کپڑے، برتن وغیرہ پر لگ جائیں تو وہ پلید نہیں ہوتا لیکن ان چیزوں کا کھانا جائز نہیں پس یہ چیزیں پاک ہیں مگر حلال نہیں بلکہ حرام ہیں (بدور الاہلہ ص ۳۴۹ ج ۲ الروضۃ الندیہ ص ۱۲ ج ۱ مؤلفہ نواب صدیق حسن خان)

غیرمقلد شاہین کی دو جہالتیں:

غیرمقلد شاہین نے اس میں دو جہالتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔

(۱)...... دباغت کا معنی ہے چمڑے پر لگی ہوئی رطوبات کو کسی مناسب تدبیر سے خشک کرنا جیسے مٹی ملنا یا دھوپ میں ڈالنا یا نمک لگانا یا اس کے علاوہ کوئی اور تدبیر کرنا چنانچہ خود صاحب ہدایہ نے صرف دو سطر پہلے یہی معنی لکھا ہے، لیکن غیرمقلد شاہین نے اس کا معنی کیا ہے چمڑے کا رنگنا۔

(۲)...... دوسری جہالت یہ کہ ''الرطوبات النجسة'' کا معنی کیا ہے نجاست بھری رطوبات، حالانکہ یہ مرکب توصیفی ہے جس کا معنی ہے نجس رطوبات، اس جہالت کے باوجود ان کیلئے کسی بھی مجتہد کی تقلید بدترین گناہ ہے۔

غیرمقلد شاہین کی دو خیانتیں:

غیرمقلد شاہین نے ہدایہ کے مذکورہ بالا حوالہ میں دو خیانتیں کی ہیں:

(۱)...... ایک یہ کہ موصوف نے گاہک اور ریرے کے مکالمہ میں پاک کو حلال کے معنی میں کیا ہے حالانکہ ان میں فرق ہے اور ہدایہ میں پاک ہونا لکھا ہے حلال ہونا نہیں۔

(۲)...... دوسری خیانت یہ کہ ہدایہ میں صاف لکھا ہوا ہے ''وان لم یکن ماکولا'' اگر چہ

کھایا نہیں جائے گا لیکن غیر مقلد شاہین نے کذب ودجل اور خیانت وبد دیانتی کرتے ہوئے اس جملے کو چھوڑ دیا ہے، جیسے کوئی بے نمازی کہے میں اس لیے نماز نہیں پڑھتا کہ قرآن میں ہے"لا تقربوا الصلاۃ"نماز کے قریب مت جاؤاور"وانتم سکاری" (نشہ کی حالت میں) کا جملہ چھوڑ دے۔

غیر مقلدین سے سوالات:

(۱)......جس جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہے وہ شرعی ذبح سے پاک ہوجاتا ہے؟ اگر فقہ حنفی کا یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے موافق ہے تو موافقت والی آیات واحادیث تحریر فرمائیں اور اگر قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو وہ آیات واحادیث تحریر فرمائیں جس میں یہ لکھا ہو کہ شرعی ذبح کے باوجود جانور کا چمڑا ناپاک رہتا ہے۔

(۲)......جنگلی بلا، جنگلی چوہا، سیہہ، بجو، کچھوا، دریائی کتا، دریائی خنزیر، دریائی سانپ وغیرہ حرام ہیں تو ان کے حرام ہونے پر قرآن وحدیث سے صریح ثبوت پیش کریں اور اگر حلال ہیں تو ان کے حلال ہونے پر قرآن وحدیث سے صریح ثبوت پیش کریں، اور ان جانوروں کے حلال ہونے کا اعلان بھی کریں۔

(۳)......جب ہدایہ میں صاف لکھا ہے کہ شرعی ذبح سے چمڑا اور گوشت پاک ہوگا مگر کھایا نہیں جائیگا، اس کے باوجود ہدایہ کے اس حوالہ کی بنیاد پر حرام جانور کے گوشت کھانے کا جو آپ نے فرضی مکالمہ لکھا ہے وہ کذب ودجل ہے یا نہیں؟ اور یہ کن لوگوں کی عادت بتائی گئی ہے۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل

گاھک : آپ کے ہاں پاک گوشت پکا ہوا مل سکتا ہے؟

بیرا : اینگلو اہلحدیث: جی ہاں ہمارے ہاں کتا، خنزیر، مردار، گھڑا، ہاتھی، خچر، جنگلی

بلا ، جنگلی چوہا ، بجو سیہہ ، گوہ ، کچھوا کے علاوہ دریائی کتا دریائی خنزیر ، دریائی سانپ ، وغیرہ جانوروں کا گوشت ، قیمہ ، چانپیں ، کوفتے روسٹ بروسٹ ہر وقت تیار ملتا ہے کیونکہ ہم نے تمام مخلوق میں سے بہترین شخصیت یعنی حضرت محمد ﷺ کی فقہ کو'' کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق'' کے نام سے جمع کیا ہے اس کے ص ۱۸۵ ، ۱۸۶ پر اور'' عرف الجادی من جنان ہدی الہادی'' یعنی ہادی ﷺ کے باغہائے ہدایت کے زعفران کی خوشبو) کے ص ۲۳۰ ، ۲۳۴ ، ۲۳۶ پر ہاتھی وغیرہ کو حلال لکھا ہے اور عرف الجادی کے ص ۱۰ پر لکھا ہے کہ کتا ، خنزیر ، اور مردار پاک ہے اور ہمارے نزدیک جو چیز پاک ہو وہ غذا بن سکتی ہے (اندرا گاندھی ہوٹل ص ۲)

اب غیر مقلد شاہین اپنے رسالہ اندرا گاندھی ہوٹل کو دیکھ کر کہتا ہوگا

میں جھوٹ میں چھپاتا ہوں اپنے عیوب کو

اللہ جانتا ہے کہ جھوٹا نہیں ہوں میں ۔



اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل:

غیرمقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص۳ پر لکھا ہے!

گاھک : اس کے علاوہ مزید کیا پکا ہوا ہے؟

بیرا : ہمارے ہاں ایک ایسی بکری کا گوشت روسٹ شدہ مل سکتا ہے جس بکری کا سر کتے جیسا اور باقی جسم بکری جیسا تھا اور وہ ایک کتے اور بکری کے باہمی غیر فطری ملاپ (جفتی) کے سبب پیدا ہوئی اور وہ گھاس بھی کھاتی ہے اور گوشت بھی، اور وہ کتے کی طرح بھونکتی بھی ہے اور بکری کی طرح آواز بھی نکالتی تھے چنانچہ جب اس کو ذبح کیا گیا تو اس کے پیٹ میں اوجھڑی تھی تو ایسی صفات کی حامل بکری ہمارے مذہب کے مطابق حلال ہوتی ہے اور البتہ اس کا سر حرام ہے اس لیے ہم نے اسپیشل طور پر حنفی بھائیوں کیلئے اسے بروسٹ کرایا ہے۔ یہ سب فتاوی قاضی خان ص ۳۵۷ ج ۳ اور فتاوی عالمگیری ص ۲۹۰ ج ۵ میں واضح طور پر موجود ہے۔

غیرمقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبرا:

مسئلہ فقہ حنفی (کتے اور بکری سے پیدا شدہ بچے کا حکم)

(۱)...... کتے نے بکری کے ساتھ جفتی کی اس سے ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جس کا سر کتے جیسا ہے اور باقی اعضاء بکری کے مشابہ ہیں تو اولا اس کے سامنے گھاس اور گوشت رکھا جائے ،اگر اس نے گوشت کھایا اور گھاس نہ کھایا تو اس کو نہیں کھایا جائے گا کیونکہ وہ کتا ہے، اور اگر گھاس کھایا اور گوشت نہ کھیا تو اس کو ذبح کر کے اس کا سر پھینک دیا جائے گا اور باقی

گوشت کھایا جائے گا ،اوراگر وہ گھاس اور گوشت دونوں کھائے تو اس کو مارا جائے گا اگر وہ کتے کی طرح بھونکے تو نہ کھایا جائے کیونکہ وہ کتا ہے،اوراگر وہ بکری کی طرح آواز کرے تو اس کا سر پھینک دیا جائے اور سر کے علاوہ باقی حصہ کو کھایا جائے ،اوراگر وہ دونوں قسم کی آوازیں نکالے تو اس کو ذبح کیا جائے ،اگراس کے پیٹ سے اوجھڑی نکلے تو سر کے علاوہ باقی حصہ کھایا جائے ،اوراگر اس سے صرف انتڑیاں نکلیں تو اس کی کوئی چیز بھی نہ کھائی جائے کیونکہ وہ کتا ہے(فتاوی قاضی خان ص۳۳۶ ج۴)

(۲)......بکری نے کتے کی شکل کا ملتا جلتا بچہ دیا اوراس کا معاملہ مشتبہ ہوگیا پس اگر وہ کتے کی طرح بھونکے تو نہ کھایا جائے ،اوراگر بکری کی طرح آواز کرے تو کھایا جائے گا،اور اگر دونوں کی طرح آواز نکالے تو اس کے سامنے پانی رکھا جائے اگر وہ زبان کے ساتھ پیے تو نہ کھایا جائے کیونکہ وہ کتا ہے،اوراگر وہ منہ سے پانی پیے تو وہ کھایا جائے گا کیونکہ وہ بکری ہے ،اوراگر وہ دونوں کی طرح پانی پیے تو اس کے آگے گھاس اور گوشت رکھا جائے اگر وہ صرف گھاس کھائے تو اسے کھایا جائے گا کیونکہ وہ بکری ہے،اوراگر گوشت کھائے تو اسے نہ کھایا جائے اوراگر دونوں کو کھائے تو ذبح کیا جائے گا اگر انتڑیاں نکلیں تو نہ کھایا جائے گا کیونکہ وہ کتا ہے،اوراگر اوجھڑی نکلے تو کھایا جائے گا کیونکہ وہ بکری ہے (فتاوی عالمگیری ص۲۹۰ ج۵)

وضاحت:

اصل مسئلہ یہ تھا کہ جب اس بچہ میں دونوں قسم کی صفتیں ہیں تو یہ حلال ہے یا حرام؟اس کے متعلق حدیث میں کوئی فیصلہ نہیں آیا اورظاہر ہے کہ یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ کتا بھی ہواور بکری بھی ،یعنی حرام بھی ہواور حلال بھی ان میں سے ایک چیز ہوگی یا کتا یا بکری ،لیکن اس کی پہچان کیسے ہوگی ۔فقہاء نے اپنی باریک بینی سے پہچان کے مذکورہ بالا مختلف طریقے

لکھے ہیں، جوان کے کمال علم وعقل ،فہم وفراست ،حکم ودانش ،ورع وتقویٰ ،حدس وتجربہ اور فقہی مہارت کی واضح دلیل ہے۔

غیر مقلدشاہین کی خیانت:

مسئلہ کتنا واضح تھا جوفقہاء کی باریک بینی اور دقت نظر اور فقہی مہارت کی بین دلیل ہے لیکن غیر مقلد شاہین نے اپنی کم فہمی یا کج فہمی کی بناء پر جو کچھ لکھا ہے نہ وہ ترجمہ ہے اور نہ ہی ترجمانی ہے بلکہ اصل مسئلہ کو مسخ کر کے بھیانک شکل میں پیش کرنے کی بھرپور سعی کی ہے، جوقرآن وحدیث کے بیان کے مطابق یہودی علماء کی ایک خصلت ہے جس کا نام تحریف ہے ''ویحرفون الکلم عن مواضعہ''

غیر مقلدین سے سوالات:

(۱)......کتے اور بکری کی غیر فطری ملاپ سے جو بچہ پیدا ہوا جس میں دونوں قسم کی علامتیں تھیں وہ حلال ہے یا حرام؟ ہرصورت میں قرآن وسنت سے صریح اور واضح ثبوت پیش کریں۔

(۲)......فقہ حنفی میں جو مسئلہ لکھا ہے اگر وہ قرآن وحدیث کے موافق ہے تو تو موافقت والی آیات واحادیث تحریر کریں اور اگر خلاف ہے تو وہ آیات واحادیث تحریر کردیں جن میں اس کے خلاف کوئی دوسرا حکم بتایا گیا ہو۔

(۳)......کپورے، آلہ تناسل، مادہ کی پیشاب گاہ حلال ہے یا حرام؟ قرآن وحدیث سے صاف اور صریح جواب عنایت فرمادیں۔

غیر مقلدشاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ھوٹل بجواب اندرا گاندھی ھوٹل :

گاھک :اس کے علاوہ مزید کیا پکا ہوا ہے؟

بیرا :اینگلو اہلحدیث ، ہمارے پاس ایک ایسے عمدہ جانور کا گوشت روسٹ شدہ مل سکتا ہے جو

گھوڑے اور گدھی یا گدھے اور گھوڑی کے غیر فطری ملاپ سے پیدا ہوا ہے، لوگ جسے خچر کہتے ہیں، کیونکہ ہم نے نبی ﷺ کی فقہ پر ایک کتاب لکھی ہے "کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق" اس کے صفحہ نمبر ۱۸۶ پر اس کو حلال لکھا ہے اس کے علاوہ گھوڑے اور بیل کے کپورے اور آلہ تناسل کا پورا سیٹ بھی روسٹ کیا ہوا موجود ہے، مزید بھیڑ، بکری، گائے، بھینس، گھوڑی کی پیشاب گاہ کی ڈش بھی تیار ہے کیونکہ ہمارے محدث شیخ الکل فی الکل حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی نے فتاوی نذیریہ کے صفحہ ۳۲۰، ۳۲۱ ج ۳ پر لکھا ہے کہ یہ سب کچھ حلال ہے لیکن آپ کو یہ نعمت کسی حنفی ہوٹل میں دستیاب نہ ہوگی کیونکہ ان کے فتاوی عالمگیری کے ص ۶۷ پر ان کو حرام لکھا ہے، ہمارے وکٹوریہ ہوٹل کا ایک خاص تحفہ ایک عمدہ اعلیٰ قسم کی مقوی اور زود ہضم "خمری روٹی" ہے وہ ٹب آپ دیکھ رہے ہیں نا! ہمارے خاص آرڈر پر تندرست وتوانا بچوں اور جوان مردوں اور عورتوں کا پیشاب اس میں جمع کیا جاتا ہے، پھر اس میں گندم بھگودی جاتی ہے، جب اچھی طرح پیشاب اس میں سرایت کر جاتا ہے اور گندم پھول جاتی ہے تو ہم اس کو نکال کر اس پانی والے ٹب میں ڈال دیتے ہیں پھر اس سے نکال کر گندم کو خشک کر کے پیس لیتے ہیں اور اس روغنی ٹب میں خمر کے ساتھ آٹا گوندھ کر روٹی پکاتے ہیں کیونکہ ہمارے مذہب کی کتاب "نزل الابرار من فقہ النبی المختار" جو نبی پاک ﷺ کی فقہ پر مشتمل ہے اس کے صفحہ ۳۱، ۵۰ پر خمر کو پاک اور ایسی روٹی کو حلال لکھا ہے، ہم یہ تین ایٹم اپنے خاص اینگلو اہلحدیث دوستوں کیلئے بطور خاص تیار کرتے ہیں اور جب وہ کھا لیتے ہیں تو وہ خوش ہو کر ایک زوردار نعرہ لگاتے ہیں "مذہب اہلحدیث زندہ باد، وکٹوریہ ہوٹل پائندہ باد"۔

غیر مقلد شاہین وکٹوریہ ہوٹل کا مشاہدہ کر کے دل میں کہتا ہوگا!

سو بار تیرا دامن ہاتھوں میں مرے آیا
جب آنکھ کھلی تو دیکھا اپنا ہی گریباں ہے۔

اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل:

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۳ پر لکھا ہے!

بیرا: ہمارے پاس تو بکری کا ایک ایسا بچہ کہ جس کو گدھی اور سورنی کا دودھ پلا پلا کے پالا گیا تھا اور اس نے کچھ دن گھاس بھی کھایا تھا، فتاوی عالمگیری صفحہ ۲۹۰ ج ۵ میں ہے اس میں کوئی حرج نہیں اس لئے ہم نے اس کے بڑے بہترین کباب بنائے ہیں۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ۱:

مسئلہ فقہ حنفی (گدھی اور خنزیر کے دودھ پر پلا ہوا بکری کا بچہ)

فتاوی عالمگیری صفحہ ۲۹۰ جلد ۵ میں ہے کہ بکری کا بچہ گدھی اور خنزیر کے دودھ پر پالا گیا اگر اس کو کچھ دن گھاس کھلا کر اس کے بعد ذبح کر کے کھایا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ بکری کا یہ بچہ نجاست خور گائے وغیرہ کی طرح ہے اور جب ایسے جانور کو چند دن باندھ کر صرف چارہ کھلایا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

وضاحت:

دراصل قانون یہ ہے کہ جس جانور کو شریعت نے حلال قرار دیا ہے اگر اس کو حرام غذا کھلائی جائے تو اس سے وہ حرام نہیں ہوتا بلکہ حلال ہی رہتا ہے، لیکن اگر ناپاک غذا کی وجہ سے اس کے بدن سے نجاست کی بدبو محسوس ہو تو اس کو کھنا مکروہ تحریمی ہے، اب ضروری ہے کہ اس کو اتنے دن باندھ کر پاک غذا کھلائی جائے کہ اس سے نجاست کی بدبو زائل ہو جائے، اس کے بعد اس کو ذبح کر کے کھایا جا سکتا ہے، اور اگر اس پر نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو تو بلا کراہت جائز و حلال ہے، اس کو باندھنے کی بھی ضرورت نہیں تاہم اگر اس کو بھی چند روز

باندھ کر پاک غذا کھلا کر کھایا جائے تو بہتر ہے اس پر ائمہ اربعہ یعنی امام اعظم ابوحنیفہ، امام مدینہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل متفق ہیں (زجاجۃ المصابیح صفحہ۳۲۱ جلد۳)

اور غیر مقلد نواب والا جاہ امیر الملک نواب صدیق حسن خان بہادر نے بھی (الروضۃ الندیۃ ص۱۸۳ ج۲) پر اس اصول کی صراحت کی ہے علاوہ ازیں اہلحدیث کے لشکر طیبہ (سعید گروپ) کے مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی ''آپ کے مسائل اوران کا حل کتاب وسنت کی روشنی میں'' کے ص۴۳۹ ج۱ پر برائلر مرغی کی حلت کو دلائل سے ثابت کرتے ہیں باوجودیکہ برائلر مرغی کی خوراک حرام ونجس اشیاء سے تیار ہوتی ہے حلت ثابت کر کے بطور خلاصہ لکھتے ہیں! ان تمام دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ حلت اور کراہت میں جانور کی خوراک کا اعتبار نہیں بلکہ شریعت کا اعتبار ہوگا۔

غیرمقلد شاہین کی جہالت یا خیانت:

(۱)......اگر غیر مقلد شاہین کو یہ اصول معلوم نہیں کہ حلال جانور ناپاک غذا سے حرام نہیں ہوتا تو یہ جہالت ہے اور اگر معلوم ہونے کے باوجود محض عوام الناس کی جہالت سے فائدہ اٹھا کر ان کو دھوکہ دے رہے ہیں تو یہ کذب ودجل اور خیانت ہے۔

(۲)......غیر مقلد شاہین نے لکھا ہے کہ اس نے کچھ دن گھاس بھی کھایا تھا اس سے صورت مسئلہ کو بدل کر ایک اور خیانت کی ہے کیونکہ اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ کب گھاس کھایا، جبکہ صورت مسئلہ یہ ہے کہ ذبح سے کچھ روز پہلے اس کو صرف گھاس کھلایا جائے، اس کے بعد اس کو ذبح کیا جائے۔

غیرمقلدین سے سوالات:

(۱)......بکری کا جو بچہ گدھی اور سورنی کے دودھ پر پالا گیا ہو وہ حلال ہے یا حرام؟ جواب

صرف قرآن وحدیث کی صریح دلیل سے دیں، نہ قیاس کریں اور نہ ہی کسی امتی کا قول پیش کریں، غیر مقلدین کے نزدیک قیاس کرنا شیطان کا کام ہے اور امتی کی تقلید شرک ہے۔

(۲)......گھوڑی کا بچہ گدھی اور خنزیرنی کے دودھ پر پالا گیا وہ حلال ہے یا حرام؟ جواب کتاب وسنت کی صریح دلیل سے دیں۔

(۳)......بجو حلال ہے یا حرام؟ اگر حلال ہے تو کتاب وسنت سے اس کا ثبوت پیش کر کے اپنے اکابرین کو سچا ثابت کریں، نیز جو شخص بجو کو حرام کہتا ہے اس کی امامت جائز ہے یا ناجائز؟ کیونکہ وہ غیر مقلدین کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیز میں سے ایک حلال کو خود نکال رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں میں اپنی طرف سے ایک حرام کا اضافہ کر رہا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو حلال وحرام کی اتھارٹی حاصل نہیں ہے۔

اور اگر وہ حرام ہے تو کتاب وسنت سے اس کی حرمت کی صریح دلیل پیش کریں اور یہ بھی بتائیں کہ آپ کے سلف جو بجو کے حلال ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے وہ قرآن وسنت کے منکر ہیں یا نہیں؟ ان کا کیا حکم ہے؟ ان کے متعلق کیا فیصلہ ہے؟

(۴)......گدھی اور سورنی کا دودھ پاک ہے یا ناپاک؟ قرآن وحدیث سے صریح ثبوت پیش کریں چونکہ غیر مقلدین کے نزدیک قیاس کرنا شیطان کا کام ہے۔ اور تقلید شرک ہے اس لئے جواب میں قیاس کر کے شیطان نہ بنیں اور تقلید کر کے مشرک نہ بنیں۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

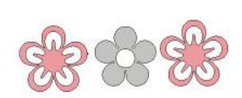
گاھک : چھوڑو یار تم ایسی چیزیں پکاتے ہو؟

بیرا : اینگلو اہلحدیث: جناب آپ ہم سے یوں ہی بدظن نہ ہوں بلکہ ہمارے پاس تو ایک بچہ بجو کا اور ایک بچہ گھوڑی کا روسٹ کیا ہوا موجود ہے، اس بچہ کی خوبی یہ ہے کہ اس کو ایک

وقت گدھی اور خنزیرنی کا دودھ پلایا جاتا ہے۔تو دوسرے وقت خمر پلایا جاتا تھا، کیونکہ ہماری کتاب عرف الجادی ص ۲۳۵،۲۳۶ اور بدور الاہلہ ص ۳۴۷،۳۵۱ میں لکھا ہے کہ بجواور گھوڑا حلال ہے۔۔اور ہمارے لشکر طیبہ کی کتاب آپ کے مسائل کا حل قرآن وسنت کی روشنی میں لشکر طیبہ کے مفتی مبشر احمد ربانی نے شریعت کا ایک اصول لکھا ہے کہ حلت اور حرمت میں جانور کی خوراک کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ شریعت کا اعتبار ہوگا(ص ۴۳۹ ج ۱)

اس کے علاوہ بجو کے کوفتے بھی تازہ تازہ تیار ہیں جو خنزیر کی چربی میں تیار کیے گئے ہیں، کیونکہ ہماری عین قرآن وحدیث کے مطابق لکھی ہوئی کتاب عرف الجادی کے ص ۱۰ اور بدور الاہلہ کے ص ۱۶ پر خنزیر کو پاک لکھا ہے۔اور ہمارے نزدیک پاک کا معنی حلال ہوتا ہے(اندرا گاندھی ہوٹل ص ۲)

اتنا نہ بڑھا پاکئ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ بند قبا دیکھ



اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل:

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص۳ پر لکھا ہے:

گاھک : چھوڑ و یار کوئی اچھا سا کھانا بتاؤ؟

بیـــــرا : جی ہاں! گائے کا ایک ایسا بچھڑا جو کہ ابھی گائے کے پیٹ میں ہی تھا قصاب نے چھری سمیت گائے کی شرم گاہ میں ہاتھ ڈال کر ذبح کر دیا تو چنانچہ فتاوی عالمگیری کے ص۲۸۴ ج ۵ میں ہے کہ وہ حلال ہے۔اس لیے اس کا بہت لذیذ گوشت پکا ہوا ہے۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبرا:

مسئلہ فقہ حنفی (ذبح اضطراری)

فتاوی عالمگیری ص۲۸۷ ج ۵ میں ہے گائے کیلئے بچہ جننا دشوار ہو گیا ایک آدمی نے گائے کی پیشاب گاہ میں ہاتھ داخل کر کے بچے کو اس کے پیٹ میں ہی ذبح کر دیا پس اگر وہ بچہ ذبح والی جگہ (یعنی حلق اور لبہ کے درمیان) سے ذبح ہوا تو حلال ہے اور اگر دوسری جگہ سے ذبح ہوا تو دو صورتیں ہیں، اگر ذبح والی جگہ سے اس کو ذبح کرنا ممکن نہیں تھا تب تو وہ حلال ہے اور اگر ذبح والی جگہ سے ذبح کرنا ممکن تھا تو حرام ہے۔

وضاحت:

ذبح کی جگہ حلق اور لبہ کے درمیان ہے اور ذبح کی دو قسمیں ہیں اختیاری اور اضطراری، ذبح اختیاری کا مطلب یہ ہے کہ حلق اور لبہ کے درمیان رگوں کو کاٹنا، اور ذبح اضطراری کا مطلب یہ ہے کہ کہ جب حلق اور لبہ کے درمیان ذبح کرنا ممکن نہ ہو تو بدن کے

کسی حصہ پر زخم کر کے خون نکالنا، جیسے شکاری نے بسم اللہ پڑھ کر شکار کی طرف تیر پھینکا وہ شکار زخمی ہو کر شکاری کے پکڑنے سے پہلے ہی مر گیا تو حلال ہے کہ اس کا زخمی ہونا اور خون نکلنا ہی ذبح ہے، اور قاعدہ یہ ہے کہ جب تک ذبح اختیاری ممکن ہو ذبح اضطراری معتبر نہیں ، زیر بحث مسئلہ یہ ہے کہ اگر گائے کے بچہ جننے میں دشواری ہو جائے حتی کہ بچے کے مر جانے کا خطرہ ہو اس وقت کوئی آدمی اس بچے کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے اور قابل استعمال بنانے کیلئے یہ تدبیر کرے کہ گائے کی پیشاب گاہ میں ہاتھ داخل کر کے ذبح کر دے تو اس کی تین صورتیں ہیں

(۱)......ذبح حلق اور لبہ کے درمیان ہو۔

(۲)......ذبح حلق اور لبہ کے درمیان نہ ہو اور ذبح حلق اور لبہ کے درمیان ممکن بھی نہ تھا۔

ان دونوں صورتوں میں وہ بچہ حلال ہے، یعنی پیٹ سے نکلنے کے بعد اس ذبح شدہ بچہ کو کھایا جا سکتا ہے، کہ پہلی صورت میں ذبح اختیاری کے ساتھ اور دوسری صورت میں ذبح اضطراری کے ساتھ ذبح ہو گیا ہے۔

(۳)......حلق اور لبہ کے درمیان ذبح کرنا ممکن تھا لیکن ذبح ہوا دوسری جگہ سے ۔اس صورت میں وہ بچہ حرام ہے، کیونکہ جب اختیاری ذبح ممکن ہو تو پھر ذبح اضطراری کا اعتبار نہیں ہوتا تو گویا یہ بچہ بغیر ذبح کے مرا ہے اس لئے حرام ہے، جبکہ غیر مقلدین کے نزدیک اس بچے کو مرنے دیا جائے پھر یا تو گائے کو ذبح کیے بغیر اس بچے کو پیٹ سے نکال کر پھینک دیا جائے یا گائے کو ذبح کیا جائے اور اس مرے ہوئے مردار بچے کو بھی کھا لیا جائے اور وہ بچہ مردار ہونے کے باوجود ان کے نزدیک حلال ہے۔

اگر کوئی شخص گائے کے بچہ کو ضائع ہونے سے بچانے کیلئے ذبح کی یہ صورت اختیار کرے تو غیر مقلدین کے نزدیک اس نے بڑا جرم کیا ہے اور قرآن وحدیث کے

خلاف کیا ہے، لیکن خود ان کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ اگر میت کے پیٹ میں معمولی سا مال ہو تو تو اس کو نکالنے کیلئے پیٹ چاک کرنا جائز ہے اگچہ اس سے مردے کو تکلیف ہو کیونکہ اس کے پیٹ میں مال کا رہ جانا مال کو ضائع کرنے مترادف ہے، اور اضاعت مال سے منع کیا گیا ہے (بدورالاہلۃ ص ۸۵)

غیرمقلد شاہین کی خیانت:

فتاوی عالمگیری میں لکھا ہوا ہے کہ گائے کیلئے بچہ جننا دشوار ہوگیا اس مجبوری کی وجہ سے اس آدمی نے بچہ کو اس تدبیر سے ذبح کردیا، لیکن شاہین مذکور نے خوب پھرتی دکھائی کہ اس مجبوری والے حصہ کو مسئلہ سے حذف کردیا اور ذبح اختیاری واضطراری والی بات کو بھی ہضم کر گئے۔

غیرمقلدین سے سوالات:

(۱)......اگر کوئی آدمی گائے کی شرمگاہ میں ہاتھ داخل کر کے بچہ کو ذبح کردے تو وہ حلال ہے یا حرام؟ صحیح صریح حدیث سے جواب دیں؟

(۲)......فتاوی عالمگیری ص ۲۸۴ میں جو ایسے بچے کے بارے میں مسئلہ لکھا ہے یہ قرآن وحدیث کے موافق ہے یا مخالف؟ اگر موافق ہے تو موافقت والی آیات واحادیث تحریر کردیں اور اگر مخالف ہے تو وہ صریح آیات واحادیث تحریر کردیں جن میں ایسے بچے کو حرام لکھا ہے؟

(۳)......گھوڑی کی پیشاب گاہ حرام ہے یا حلال؟ صحیح صریح حدیث سے جواب دیں؟

(۴)......فقہ حنفی میں مادہ کی پیشاب گاہ کو حرام لکھا ہے یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے موافق ہے یا مخالف؟ اگر موافق ہے تو موافقت والی آیات واحادیث اور اگر مخالف ہے تو وہ صریح آیات واحادیث تحریر کردیں جن میں حرام لکھا ہے؟

(۵)......میاں نذیر حسین کے بارے کیا خیال ہے جنھوں نے پیشاب گاہ کو حلال لکھا ہے،

شریعت کی حرام کردہ چیز کو حلال اور حلال کردہ چیز کو حرام قرار دینا قرآن نے کن لوگوں کا شیوہ بتایا گیا ہے؟

(٦)......گھوڑی کا دودھ حلال ہے یا حرام؟ قرآن وحدیث کی صریح دلیل سے جواب دیں ؟ قیاس یا تقلید نہ کریں۔

(٧)......گائے کو ذبح کیا اس کے پیٹ سے ایسا مردہ بچہ نکلا جس کے کچھ اعضاء بن چکے تھے، کچھ نہیں بنے وہ حلال ہے یا حرام؟ قرآن وحدیث کی صریح دلیل سے جواب دیں۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ٢:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاھک : یار کوئی اچھا سا کھانا بتاؤ؟

بیرا : اینگلو اہلحدیث: جناب آپ کے آنے سے کوئی ایک گھنٹہ پہلے ہم نے گھوڑی کو ذبح کیا اس کے پیٹ سے مرا ہوا بچہ نکلا اس کے نہایت ہی خستہ اور لذیذ کباب تیار کیے ہیں اور گھوڑی کی رانوں کے کئی پیس روسٹ شدہ تیار موجود ہیں، اور گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہم اہلحدیث ہیں ہمارا مسئلہ اور عمل حدیث کے مطابق ہوتا ہے ، ہماری کتاب عرف الجادی کے ص ٢٣٦ پر لکھا ہے گھوڑا حلال ہے اور بدور الاہلہ ص ٣٣٨ اور فتاوی نذیریہ ص ٣٠٧ ج ٣ پر لکھا ہے کہ ماں کے ذبح ہونے کے بعد اس کے پیٹ سے مرا ہوا بچہ نکلے تو وہ حلال ہے لیکن اس گھوڑی کو ایک کافر نے ذبح کیا تھا ممکن ہے اس نے بسم اللہ نہ پڑھی ہو اس لئے اب کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لینا، کیونکہ ہماری معتبر کتاب عرف الجادی کے ص ١٠ پر یوں ہی لکھا ہے اور اگر اسپیشل چائے پینا چاہیں تو ہمارے پاس گدھی کا دودھ بھی موجود ہے اس کی نہایت عمدہ چائے تیار ہوتی ہے چونکہ گدھی کے دودھ کے حرام ہونے کی کوئی دلیل ہمیں نہیں ملی، اور ہر چیز میں اصل حلت ہے اس لئے ہم نے گدھی کا دودھ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔

اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل:

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص۳ پر لکھا ہے!

گاھک: کوئی حلال چیز بھی آپ کے پاس پکی ہوئی ہے؟

حنفی بیرا: پرندوں میں سے کالے رنگ کا سب سے پھرتیلا برندہ جسے لوگ کوا کہتے ہیں بھنا ہوا ہمارے پاس دستیاب ہے، لوگ یوں ہی حرام سمجھتے ہیں ورنہ اکثر کتب فقہ کے ساتھ ساتھ تذکرۃ الرشید میں اسے حلال قرار دیا ہے، اور کچھ عرصہ قبل ہمارے حنفی علماء بڑے اہتمام کے ساتھ کئی دیگیں پکا کر تناول فرمائیں اور حنفی عوام کی بھی ضیافت کی تھی۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۱:

مسئلہ فقہ حنفی (کوے کا حکم)

فتاوی عالمگیری ص۲۹۰ ج۵ درمختار ص۲۱۵ ج۵ میں ہے کہ کوے کی تین قسمیں ہیں:

(۱)......غراب ابقع جو صرف مردار کھاتا ہے وہ طبعا خبیث اور حرام ہے۔

(۲)......وہ کوا جو صرف دانہ کھاتا ہے وہ حلال ہے۔

(۳)......وہ کوا جو دانہ اور مردار دونوں کھاتا ہے وہ امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ ہے امام ابوحنیفہ کے ہاں اس کے کھنے میں کوئی حرج نہیں۔

غیر مقلد شاہین کی خیانت:

(۱)......غیر مقلد شاہین نے اکثر کتب فقہ کے حوالے سے کوے کو حلال لکھا ہے، حالانکہ ان کو چاہیئے تھا کہ وہ دیانت داری کا ثبوت دیتے ہوئے پوری بات نقل کرتے کہ کوے کی تین

قسمیں ہیں، نجاست خور حرام ہے، دانہ خور حلال ہے، ملی جلی غذا کھانے والے کوے کے بارے میں اختلاف ہے، لیکن اگر وہ پھرتی نہ دکھاتے تو ان کو شاہین کون کہتا؟

(۲)...... پھر یہ لکھنا کہ ہمارے حنفی علماء نے بڑے اہتمام کے ساتھ کئی دیگیں پکا کر تناول فرمائیں اور حنفی عوام کی بھی ضیافت کی تھی، کتنا بڑا جھوٹ اور کتنی بڑی خیانت ہے۔

غیر مقلدین سے سوال:

جو کوا کھلی مرغی کی طرح دانہ بھی کھاتا ہے اور نجاست بھی، اگر وہ حلال ہے تو اس کے حلال ہونے پر اور اگر وہ حرام ہے تو اس کے حرام ہونے پر اسی تفصیل کے ساتھ قرآن وحدیث سے واضح اور صریح ثبوت پیش کریں؟۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاہک : کوئی حلال چیز بھی آپ کے پاس پکی ہوئی ہے؟

بیرا : اینگلو اہلحدیث: پرندوں میں کالے رنگ کا سب سے پھرتیلا پرندہ جو سوائے شاہین کے کسی کے قابو میں نہیں آتا جسے لوگ کوا کہتے ہیں وہ بھنا ہوا ہمارے پاس دستیاب ہے کیونکہ ہم نے نبی پاک ﷺ کی فقہ کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق کے نام سے جمع کی ہے اس کے ص۱۸۶ پر لکھا ہے کوا حلال ہے (اور اس کی کسی قسم کو حرام نہیں لکھا)۔

اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل:

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۴ پر لکھا ہے!

گاہک: اور کون سے پرندے کا گوشت مل سکتا ہے؟

حنفی بیرا: ہم نے چمگادڑ بہت لذیذ اور اسپیشل پکوائے ہیں کیونکہ فتاوی عالمگیری میں ہے کہ اسے کھایا جاتا ہے، بلکہ ہمارے ہاں تو الو کے پٹھے کا گوشت بڑا لذیذ پکا ہوا ہے، کیونکہ فتاوی عالمگیری میں ہے کہ الو کھایا جا سکتا ہے۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبرا:

مسئلہ فقہ حنفی (چمگادڑ کا حکم)

فتاوی قاضی خان ص ۱۵۷ ج ۴ میں لکھا ہے "ولا یوکل الخفاش لانہ ذو ناب" چمگادڑ نہیں کھایا جائے گا کیونکہ یہ ذی ناب ہے اور فتاوی عالمگیری ص ۵۷ ج ۴ میں لکھا ہے کہ چمگادڑ کے متعلق بعض علماء نے لکھا ہے کہ کھایا جائے گا اور بعض نے لکھا ہے کہ نہیں کھایا جائے گا کیونکہ وہ ذوناب ہے اور درمختار میں لکھا ہے کہ چمگادڑ حلال نہیں کیونکہ ذی ناب ہے اور میاں نذیر حسین کی سوانح عمری "الحیات بعد الممات" کے ص ۵۷ پر ہے کہ میاں صاحب نے فقہ حنفی کی کتاب عالمگیری، برجندی، اور طحطاوی میں دکھایا کہ والخفاش لا یوکل چمگادڑ نہیں کھایا جائے گا، اور الو کے بارے میں اگرچہ فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے کہ کھایا جائے گا لیکن یہ غلط لکھا ہے، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے اس غلطی پر متنبہ کر دیا ہے چنانچہ فتاوی رشیدیہ مطبوعہ اسلامی کتب کراچی کے ص ۵۳۸ پر لکھا ہے کہ بوم (الو) حلال نہیں ہے اور جن فقہاء نے اس کو حلال لکھا ہے ان کو اس کے حال کی خبر نہیں ہوئی یہ فتوی ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۲۱ھ کو جاری ہوا اور تذکرۃ الرشید جلد اول کے ص ۱۷۵ پر لکھا ہے کہ عالمگیریہ

میں اس کو حلال لکھا ہے حلانکہ مشاہدہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ پنجوں سے شکار کرتا ہے لہذا حرام ہے جنھوں نے حلال لکھا ہے ان کو اس کے شکار کا حال معلوم نہ ہوگا۔

وضاحت:

فقہ حنفی فقہاء احناف کے مفتی بہ قول اور معمول بہ اقوال کا نام ہے، رہے غیر مفتی بہ غیر معمول بہ اور شاذ اقوال ان کا نام فقہ حنفی نہیں ہے، اس لیے غیر مفتی بہ اقوال کو لے کر احناف پر اعتراض کرنا ایسے ہی ہوگا جیسے کوئی شخص کتاب وسنت کے منسوخ احکام کو لے کر اسلام اور اہل اسلام پر اعتراض کرے، تو اس کا جواب یہی ہوگا کہ یہ احکام منسوخ ہو چکے ہیں فقہ حنفی کے غیر مفتی بہ اور متروک وغیر معمول بہ مسائل کی وجہ سے فقہ حنفی پر طعن کرنے والوں کو یہی جواب دیا جائے گا کہ خود حنفیہ کے ہاں یہ مسائل متروک ہیں اس لئے نہ ان کا نام فقہ حنفی ہے نہ ان کی وجہ سے فقہ حنفی پر اعتراض کرنا درست ہے ، مذکورہ بالا دونوں مسئلوں میں حنفیہ کا فتوی چمگادڑ اور الو کے حرام ہونے کا ہے، جیسا کہ کتب حنفیہ کے حوالہ جات اوپر لکھے جا چکے ہیں۔

غیر مقلد شاہین کی خیانتیں:

غیر مقلد شاہین نے تین خیانتیں کی ہیں!

(۱)......کوے کے بارے میں اس نے تذکرۃ الرشید ص ۱۷۷ کا حوالہ دیا ہے جب کہ اس سے ایک صفحہ پہلے ۱۷۵ پر حضرت گنگوہی کی تحقیق الو کے بارے میں مذکور ہے آپ فرماتے ہیں کہ الو حرام ہے اور فتاوی عالمگیری میں جو اس کو حلال لکھا ہے صرف اس لئے کہ الو کے پورے حالات کا مشاہدہ نہیں ہوا، غیر مقلد شاہین نے ایسی پھرتی دکھائی کہ ایک صفحہ آگے ان کو کوے کی حلت تو نظر آ گئی لیکن ان پر الو کا ایسا سایہ پڑا کہ ایک صفحہ پیچھے ان کو الو کی حرمت نظر نہ آئی۔

(۲)......اسی طرح فتاوی عالمگیری میں چمگادڑ کی حلت والے قول کے ساتھ چمگادڑ کی

حرمت والا مفتی بہ قول اور وجہ حرمت بھی مذکور ہے، لیکن غیر مقلد شاہین ایسے شپرۂ چشم بنے کہ ان کو نہ حرمت لکھی ہوئی نظر آئی اور نہ وجہ حرمت۔

(۳)......جس فتاوی عالمگیری کا حوالہ دیا ہے اس کے حاشیہ پر فتاوی قاضی خان چھپا ہوا ہے اس میں ایک ہی مفتی بہ قول مذکور ہے کہ خفاش کو نہیں کھایا جائے گا، لیکن شپرۂ چشم شاہین کو وہ کیونکر نظر آتا۔

غیر مقلدین سے سوالات:

(۱)...... چمگادڑ حلال ہے یا حرام؟ قرآن وحدیث سے صریح اور واضح ثبوت پیش کریں۔

(۲)......الو حلال ہے یا حرام؟ قرآن وحدیث سے صریح اور واضح ثبوت پیش کریں۔

(۳)......فقہ حنفی میں جو ان کے حرام ہونے کا حکم بیان کیا گیا ہے اگر وہ قرآن وحدیث کے موافق ہے تو موافقت والی آیات واحادیث اور اگر قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو وہ آیات واحادیث پیش کریں جن میں اس کے حلال ہونے کی صراحت ہے۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاهک :اور کون سے پرندے کا گوشت مل سکتا ہے؟

بیرا : اینگلو اہلحدیث، جناب سردست جو پرندے ہمارے پاس نہایت لذیذ پکے ہوئے موجود ہیں وہ یہ ہیں، چھوٹی گدھ، بڑی گدھ، کوے کی مختلف قسمیں اور ایک خاص ایٹم چمگادڑ کیونکہ ہم نے نبی پاک ﷺ کی فقہ ''کنز الحقائق'' کے نام سے مرتب کی ہے اس کے ص ۱۸۶ پر ان سب کو حلال لکھا ہے، اس کے علاوہ الو اور اس کے پٹھوں کو تو ہم نے اپنے اینگلو اہلحدیث بھائیوں کیلئے عمدہ طریقے سے بھون کر رکھا ہوا ہے، اس کی قدر ہم سے

پوچھیے، ہمارے دہلی کے محدث شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین نے بہادر شاہ کے سامنے شاہی دربار میں ۲۸ کتابوں کے حوالہ سے الو کا حلال ہونا ثابت کیا تھا (الحیات بعد الممات ص ۵۷) ہمارے پاس کچھوے کے انڈوں کا حلوہ بھی تیار ہے جو بہت لذیذ اور مقوی ہے جو خنزیر کی ہڈیوں سے تیار شدہ خوبصورت پلیٹوں میں پیش کیا جاتا ہے، اور کتے کی ہڈیوں سے تیار شدہ نفیس چمچوں کے ساتھ کھایا جاتا ہے، کیونکہ ہماری کتاب بدورالاہلہ کے ص ۱۶ پر لکھا ہے کہ کتا اور خنزیر پاک ہیں اور ہمارا ایک خاص تحفہ جس کی وجہ سے وجٹوریہ ہوٹل نے عالمی شہرت حاصل کی ہے وہ کپورے اور آلہ تناسل کا روسٹ شدہ پورا سیٹ اور مادہ کی شرمگاہ کی ڈش ہے لیکن معلوم نہیں حنفی اس خاص ایٹم سے کیوں نفرت کرتے ہیں، بس ہوئے جو مقلد!

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر



اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل:

غیرمقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۴ پر لکھا ہے!

گاھک: آپ کے ہاں مچھلی مل جائے گی؟

حنفی بیرا: پانی میں رہنے والی کچھ چیزیں تو خود تیار کرتے ہیں مگر پانی میں رہنے والے باقی جانور مثلا کچھوا، مینڈک، مگر مچھ، کیکڑے، وغیرہ اپنے چچیرے بھائی شافعی مقلدین کے ہوٹل سے منگوا کر بھی خدمت میں پیش کر سکتے ہیں، کیونکہ وہ بھی مقلد ہیں اور ہم بھی، اس سلسلہ کی لذیذ ترین ہماری خصوصی پیشکش ایک ایسی مچھلی روسٹ بروسٹ اور گھی میں تلی ہوئی دستیاب ہے جو پلید پانی میں پلی اور پھولی ہے۔

غیرمقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۱:

مسئلہ فقہ حنفی (پلید پانی میں پلی ہوئی مچھلی کا حکم)

الاشباہ والنظائر ص ۲۸۷ میں ہے کہ مچھلی پلید پانی میں چھوڑ دی گئی وہ اس میں بڑی ہوگئی تو اس کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

وضاحت:

ماقبل میں ایک قاعدہ گذر چکا ہے کہ شریعت نے جس جانور کو حلال قرار دیا ہے وہ ناپاک غذا سے حرام نہیں ہوتا، البتہ اس کے گوشت میں بد بو ظاہر ہو جائے تو اس کو کھانے سے پہلے اتنے دن باندھ کر پاک غذا دی جائے، کہ بد بو زائل ہو جائے اس کے بعد اس کو ذبح کر کے کھایا جائے اور اگر گوشت میں بد بو پیدا نہیں ہوئی تو اس کو بغیر باندھنے کے ذبح کر کے کھانا جائز ہے (فتاوی عالمگیری ص ۲۹۰ ج ۵ ردالمختار ص ۲۱۵ ج ۵)

غیر مقلدین کے نزدیک بھی یہی مسئلہ ہے ملاحظہ ہو! الروضۃ الندیہ ص۱۸۳ ج۲ آپ کے سوالات قرآن وحدیث کی روشنی میں ص۴۳۹ ج۱۔

غیرمقلد شاہین کی جہالتیں اور خیانتیں:

غیر مقلد شاہین نے اس مسئلہ میں متعدد خیانتیں کی ہیں!

(۱)......غیر مقلد شاہین نے یہ لکھ کر'' کچھ چیزیں تو خود تیار کرتے ہیں '' تاثر دیا کہ فقہ حنفی میں دریا کے مختلف جانور حلال ہیں حالانکہ فقہ حنفی کے مطابق دریائی جانوروں میں سے صرف اور صرف مچھلی حلال ہے بشرطیکہ وہ بھی طافی نہ ہو(طافی اس مچھلی کو کہتے ہیں جو از خود پانی میں مر کر پانی کی سطح پر آ گئی ہو)اس کے علاوہ مچھلی طافی ہو یا کوئی اور جانور سب کے سب فقہ حنفی کے مطابق حرام ہیں پس کچھ چیزیں لکھنا جہالت یا خیانت ہے۔

(۲)......یہ لکھنا'' کچھوا وغیرہ اپنے چچیرے بھائی شافعی مقلدین کے ہوٹل سے منگوا کر خدمت میں پیش کر سکتے ہیں'' یہ بھی جہالت یا خیانت ہے، کیونکہ جس فقہ کا مسئلہ چاہا اپنی خواہش کے مطابق لے لیا اور اس پر عمل کر لیا اس کو تلفیق کہتے ہیں جس کو فقہ حنفی کی کتب میں حرام لکھا ہے، اور قرآن وحدیث کے اعتبار سے بھی دین میں خواہش پرستی حرام اور سخت ترین گناہ ہے، اگر چہ غیر مقلدین کے ہاں کوئی گناہ نہیں کیونکہ ان کے نزدیک ایک مذہب کی پابندی تقلید شخصی کہلاتی ہے جو شرک ہے، اس لئے وہ لوگ اپنے مذہب وعمل کے اعتبار سے آزاد ہیں، جس امام کا جو مسئلہ ان کو پسند آتا ہے اور ان کی خواہش نفس کے مطابق ہوتا ہے وہ اس پر عمل کر لیتے ہیں، اس لئے اپنے اس اصول کو حنفیوں کے سر تھوپنا جہالت یا خیانت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ غیر مقلدین صرف امام ابوحنیفہ اور فقہ حنفی سے عداوت نہیں بلکہ ائمہ اربعہ اور مذاہب اربعہ سے بھی ان کو عداوت ہے۔

(۳)......جب اہل حدیث سمیت پوری امت محمدیہ کا متفقہ اصول ہے کہ شریعت نے جس

جانور کو حلال کہا ہے وہ نجس غذا سے حرام نہیں ہوتا اور نہ ہی حرام جانور پاک غذا سے حلال ہوتا ہے، تو اس کے باوجود ناپاک پانی میں پھلنے پھولنے والی مچھلی کو حرام قرار دینا جہالت اور خیانت نہیں تو اور کیا ہے؟

یاد رکھو! اس جہالت و خیانت کی بنیاد پر فقہ پر طعن کر کے عوام الناس کو فقہ سے بدظن کرنا سخت ترین گناہ ہے۔

غیر مقلدین سے سوالات:

(۱)......نجس پانی میں پھلنے پھولنے والی مچھلی حلال ہے یا حرام؟ اس پر قرآن و حدیث سے صریح ثبوت پیش کریں؟

(۲)......فقہ حنفی میں ایسی مچھلی کو حلال لکھا ہے یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے موافق ہے تو موافقت والی آیات واحادیث، اور اگر قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو وہ صریح آیات واحادیث پیش فرمائیں جن میں ایسی مچھلی کو حرام بتایا گیا ہے؟

(۳)......غیر مقلدین کے نزدیک جب تک نجاست کی وجہ سے پانی کا رنگ یا ذائقہ یا بو تبدیل نہ ہو وہ پاک ہے، لہذا اگر بکری کا بچہ اس طرح پالا گیا کہ ہر روز ایک گلاس پانی میں دو تین قطرے شراب یا پیشاب کے ڈال کر اس کو پلایا جاتا رہا جس سے پانی کا کوئی وصف تبدیل نہیں ہوتا یہ بکری کا بچہ حلال ہے یا حرام؟ قرآن وحدیث کے صریح ثبوت سے جواب دیں۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاھک : اچھا یہ بتاؤ آپ کے پاس مچھلی مل جائے گی؟

بیرا : اینگلو اہل حدیث، جناب والا! ہم اینگلو اہل حدیث ہیں ہماری جماعت بھی نئی اور

ہمارے مسائل بھی نئے اور ہمارے کھانے بھی نئے سے نئے، بھائی مچھلی تو سب لوگ کھاتے اور پکاتے ہیں البتہ اس کے علاوہ دوسرے دریائی جانور جو ہمارے مذہب میں ازروئے قرآن وحدیث حلال ہیں (فتاوی رفیقیہ حصہ اول ص ۱۶، ۱۸ کنز الحقائق ص ۱۸) مگر لوگ ان کو نہ پکاتے ہیں اور نہ کھاتے ہیں، مذہب اہلحدیث کی یہ ساری سنتیں مردہ ہیں ہم نے ایک عرصہ سے وکٹوریہ ہوٹل میں ان مردہ سنتوں کو زندہ کرنے کا اہتمام کیا ہوا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ ایک مردہ سنت زندہ کرنے پر سو (۱۰۰) شہیدوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

گاھک : بھائی مبارک ہو یہ تو بڑی اچھی بات ہے ایک کام دو کاج، آم کے آم گٹھلی کے دام، تو فرمائیے آج آپ لوگوں نے کون کون سی مردہ سنتیں زندہ کی ہیں؟

بیــــــرا : اینگلو اہلحدیث: جناب ہمارے پاس دریائی کتے کے کوفتے اور کباب، مگرمچھ روسٹ بروسٹ، خنزیر کے گوشت کا نہایت لذیذ قیمہ، کچھوے کا کڑاہی گوشت، خنزیر کی چربی میں بھونی ہوئی گوہ، مینڈک کا اچار، کیکڑے کی چٹنی اور کچھوے کے انڈوں کا حلوہ موجود ہیں، انشاء اللہ آپ وکٹوریہ ہوٹل کے یہ لذیذ کھانے کھا کر حنفی ہوٹل کی مچھلی بھول جائیں گے۔

اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل:

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۵ پر لکھا ہے!

گاہک : ارے بھائی کہاں بیٹھوں کرسیوں پر نجاست لگی ہوئی ہے؟

بیرا : لگتا ہے کہ آپ یا تو اہلحدیث ہیں یا ان سے متاثر ورنہ آپ کو ان سوالات کی ضرورت محسوس نہ ہوتی، کیونکہ یہ تو ہماری فقہ کے مطابق کوئی پلید چیز نہیں ہے۔

گاہک : ارے بھائی یہ سفید گاڑھی سی رطوبت ہے جو کہ کسی عورت کی شرمگاہ سے خارج شدہ محسوس ہوتی ہے۔

بیرا : آپ بالکل ٹھیک سمجھے کہ جب کوئی حنفی جوڑا (خاوند بیوی) یہاں بیٹھتے ہیں محبت بھری گفتگو اور بوس وکنار کے دوران شدت جذبات کی وجہ سے عورت کی شرمگاہ سے یہ رطوبت خارج ہوتی ہے اور ہماری معتبر کتاب درالمختار کے حاشیہ شامی میں ہے کہ فرج کی رطوبت پاک ہے۔

گاہک : ارے ادھر میز پر تو منی کے قطرے ہیں اس کا کیا جائے؟

بیرا : آپ اس کی پرواہ نہ کریں، تشریف رکھیں اس انداز کی نجاست کسی عضو یا کپڑے کو لگ جائے تو وہ تین دفعہ چاٹنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

(فتاوی عالمگیری ص ۴۵ ج ۱ بہشتی زیور حصہ دوم ص ۵)

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ۱ :

مسئلہ فقہ حنفی نمبر۱ (رطوبت فرج کا حکم)

واضح رہے کہ مذی، ودی، منی اور لیکوریا رطوبت رحم ہیں، رطوبت فرج وہ پسینہ ہے جو فرج داخل میں ہوتا ہے ردالمحتار ج ۱ ص ۱۲۳ باب الانجاس میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ

کے نزدیک فرج کی رطوبت پاک ہے لیکن اس کیلئے دوشرطیں ہیں (۱)اس رطوبت میں خون ملا ہوا نہ ہو(۲)اس رطوبت میں مذی اور منی (یعنی رطوبت رحم) مخلوط نہ ہو۔

(ف) مرد وعورت کے خاص حصہ سے نکلنے والا پانی جو بوجہ شہوت وشدت جذبات قبل از مباشرت نکل آتا ہے اس پانی کو مذی کہا جاتا ہے، یہ ناپاک ہوتا ہے، اس کی وجہ سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے لیکن غسل فرض نہیں ہوتا، اس وضاحت سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ جس رطوبت فرج کو پاک کہا گیا ہے وہ رطوبت ہے جو جوش شہوت کے بغیر ظاہر ہو، اور مذی ومنی، ودی، لیکوریا کے علاوہ ہو بلکہ اس میں مذی ومنی وغیرہ کے اجزاء بھی مخلوط نہ ہوں (اور یہ رطوبت فرج داخل سے خارج ہونے والا پسینہ ہے)۔

مسئلہ فقہ حنفی نمبر۲ (نجس ہاتھ کا تین دفعہ چاٹنے سے پاک ہونا)

بہشتی زیور حصہ دوم ص۵ مسئلہ ۲۶ میں لکھا ہے ہاتھ میں نجس چیز لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہوجائے گا مگر چاٹنا منع ہے۔

وضاحت: کسی چیز کو پاک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس چیز پر لگی ہوئی نجاست کو دور کرنا خواہ پانی سے دھو کر ہو یا کسی اور تدبیر سے ہو مثلا جوتی کو نجاست لگ جائے تو حدیث میں اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کو زمین پر رگڑ دے، لیکن اگر کوئی شخص بجائے رگڑنے کے پانی سے دھولے تو بھی پاک ہوجائے گی کیونکہ دھونے سے نجاست دور ہوگئی، اگر فرش ناپاک ہوجائے تو اس کو پاک کرنے کا اصل طریقہ یہ ہے کہ دھویا جائے، لیکن اگر اس پر آگ جلا لی جائے جس سے نجاست اور اس کے اثرات ختم ہوجائیں تو وہ فرش پاک ہوگیا کہ اصل مقصود ازالہ نجاست ہے جو آگ جلانے سے حاصل ہوگیا۔

اگر ماں کی چھاتی پر بچہ کی قے کا دودھ لگ گیا پھر بچے نے تین دفعہ چوس لیا حتی کہ قے کا اثر دور ہوگیا تو چھاتی پاک ہوگئی۔

ایک آدمی نے شراب پی پھر وہ ہونٹوں کو چاٹتا رہا اور تھوک نگلتا رہا تو اس کا منہ پاک ہوگیا، ایسے اگر ہاتھ پر نجاست لگی ہوئی تھی وہ کسی نے چاٹ لی تو نجاست زائل ہو جانے کی وجہ سے ہاتھ پاک ہوگیا، اگرچہ نجاست چاٹنے کا گناہ اس پر رہے گا، اسی لئے بہشتی زیور میں یہ جملہ بھی موجود ہے''مگر چاٹنا منع ہے'' ہم غیر مقلدین کے مسائل کے حوالہ جات سے بات کرتے ہیں شاید جلدی سمجھ آجائے!

(۱)...... بالاتفاق نمازی کو حکم ہے کہ پاک کپڑوں کے ساتھ پاک جگہ نماز پڑھے اور ستر ڈھانپ کر نماز پڑھے، لیکن اگر کوئی شخص ناپاک کپڑوں کے ساتھ ناپاک جگہ پر برہنہ ہو کر نماز پڑھے تو غیر مقلدین کے نزدیک اس شخص کی نماز صحیح ہے (عرف الجادی ص۲۱،۲۲)

(۲)......عورت کیلئے اصل حکم یہ ہے کہ وہ ستر پوشی کر کے نماز پڑھے، لیکن اگر وہ تنہا یا شوہر کے ساتھ یا اپنے دوسرے محارم کے ساتھ بالکل برہنہ ہو کر نماز پڑھے تو غیر مقلدین کے نزدیک اس کی نماز صحیح ہے (بدور الاہلہ ص۳۹)

(۳)......امام بے وضوء نماز پڑھادے یا حالت جنابت میں نماز پڑھادے تو غیر مقلدین کے نزدیگ مقتدیوں کی نماز صحیح ہے (نزل الابرار ص۱۰۲ الروضۃ الندیہ ص۱۲۴ج۱)

(۴)......اگر عورت باوضوء ہو کر لوہے یا لکڑی کا ذکر اتنی احتیاط کے ساتھ استعمال کرے کہ ہتھیلی شرمگاہ کو نہ لگے لیکن ذکر اندر جاتا رہے تو وضوء نہیں ٹوٹتا (نزل الابرار ص۲۴)

کیا ان مسائل میں نماز کے صحیح ہو جانے سے، ناپاک کپڑوں کے ساتھ، ناپاک جگہ پر برہنہ ہو کر نماز کا جواز ثابت ہو جاتا ہے۔؟

یا بے وضوء اور جنبی آدمی کیلئے امامت کا جواز ثابت ہو جاتا ہے؟

یا عورت کے وضوء نہ ٹوٹنے سے عورت کیلئے لو ہے، لکڑی کے ذکر کے استعمال کا جواز ثابت ہو جاتا ہے۔

اگر یہاں ان امور کا جواز ثابت نہیں ہوتا تو بہشتی زیور کے مسئلے سے نجاست چاٹنے کا جواز اور نجاست چاٹ کر میز کو پاک کرنے کا جواز کیسے ثابت ہو گیا؟

غیرمقلد شاہین کی جہالتیں وخیانتیں:

(۱)......غیرمقلد شاہین کی جہالت کا حال یہ ہے کہ کتاب کا نام ہے "الدرالمختار" (مرکب توصیفی) لیکن اس نے جہالت کی وجہ سے اس کو مرکب اضافی بنا کر لکھا "درالمختار" لیکن اس کے باوجود وہ مجتہد۔

(۲)......شامی ج ا ص ۲۵۷ میں وضاحت موجود ہے ولم یخالط رطوبۃ الفرج مذی اومنی من الرجل اوالمراۃ یعنی رطوبت فرج تب پاک ہے کہ اس کے ساتھ مرد یا عورت کی مذی یا منی ملی ہوئی نہ ہو اس شرط لکھنے کے باوجود غیرمقلد شاہین کا یہ کہنا "محبت بھری گفتگو" اور بوس وکنار کے دوران شدت جذبات کی وجہ سے رطوبت خارج ہوئی اور ہماری معتبر کتاب شامی میں لکھا ہے فرج کی رطوبت پاک ہے، کتنا بڑا جھوٹ اور کذب ودجل ہے۔ کیونکہ شدت جذبات سے جو رطوبت خارج ہوتی ہے اس کا پاک ہونا تو کجا اگر اس کے کچھ اجزاء دوسری پاک رطوبت میں مل جائیں تو وہ بھی ناپاک ہو جاتی ہے۔

(۳)......فرج کی رطوبت کے بارے میں امام ابوحنیفہ کے دو قول ہیں ایک وہ جس کو انھوں نے خود ترجیح دی ہے کہ فرج کی رطوبت پاک ہے، ان کا دوسرا قول وہ ہے جس کو امام ابو یوسف اور امام محمد نے ترجیح دی ہے وہ یہ کہ فرج کی رطوبت نجس ہے علامہ شامی نے ردالمختار ص ۲۰۷ میں اسی دوسرے قول کو راجح ومفتی بہ قرار دیا ہے فرمایا وھوالاحتیاط لیکن غیرمقلد شاہین کو یہ احتیاط والا قول پسند نہیں آیا اس لئے اس سے آنکھیں بند کرلیں۔

(۴)......غیر مقلد شاہین نے اس بے نمازی کی طرح جس نے ''لا تقربوا الصلاۃ''
تو پڑھ دیا لیکن ''وانتم سکاری'' کا جملہ چھوڑ دیا یا جیسے کوئی عیسائی کہے قرآن میں ہے ان
اللہ ثالث ثلثۃ (پکی بات ہے کہ اللہ تین معبودوں میں سے تیسرا ہے) لیکن آیت کے
شروع سے لقد کفر (البتہ تحقیق وہ کافر ہوگیا) اور اخیر سے وما من الہ الا الہ واحد کو
چھوڑ دے، غیر مقلد شاہین نے بھی بہشتی زیور کا یہ جملہ ''مگر چاٹنا منع ہے'' چھوڑ کر جھوٹے
بے نماز اور مکار عیسائی کا کردار ادا کیا ہے۔

(۵)......بہشتی زیور کے اس جملہ ''مگر چاٹنا منع ہے'' سے صاف پتہ چل رہا ہے کہ جان بوجھ کر
نجاست کو تین دفعہ چاٹ کر ہاتھ وغیرہ پاک کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ ہاں! بالفرض اگر کوئی
غیر مقلدوں جیسا پاگل آدمی ایسا کرلے تو ہاتھ پاک ہو جائے گا، جیسا کہ نواب صدیق حسن
خان نے بدور الاہلہ کے ص۳۹ پر لکھا ہے کہ (اگر کوئی شرم وحیا والی غیر مقلدنی) سر پر دوپٹہ
اوڑھ لے مگر باقی بدن بالکل برہنہ ہو اور اس حالت میں نماز پڑھے تو بقول نواب صاحب اس
کی نماز صحیح ہے، کیا اس سے غیر مقلد عورتوں کیلئے اس حالت میں نماز کا جواز ثابت ہو جاتا ہے
؟ جبکہ اس میں منع کا جملہ بھی نہیں ہے، لیکن غیر مقلد شاہین صاحب اس منع والے جملہ کے
موجود ہونے کے باوجود نجاست چاٹنے کے جواز پر زور دے رہے ہیں، یہ ان کی جہالت
وخیانت نہیں تو اور کیا ہے۔؟

(۶)......بہشتی زیور میں صرف نجس ہاتھ کے پاک ہونے کا ذکر ہے کیونکہ کپڑے کیلئے نچوڑنا
بھی ضروری ہے اس لئے کپڑا چاٹنے سے پاک نہیں ہوتا، لیکن غیر مقلد شاہین نے خیانت
وبددیانتی کر کے لکھا ہے ''کسی عضو یا کپڑے کو لگ جائے''

غیر مقلدین سے سوالات:

(۱)......مرد وعورت کے شدتِ جذبات کے وقت جو عورت کی شرمگاہ سے رطوبت خارج

ہوتی ہے اس کو احناف نے کہاں پاک لکھا ہے؟ حوالہ تحریر کیجئے!

(۲)......غیر مقلدین کے نزدیک عورت کی شرمگاہ سے خارج ہونے والی ہر قسم کی رطوبت پاک ہے اس پر قرآن وحدیث کا صریح ثبوت پیش کر کے اہلحدیثوں کو سچا ثابت کریں؟

(۳)......اگر کوئی شخص ہاتھ پر لگی ہوئی نجاست کو تین دفعہ چاٹ لے تو ہاتھ پاک ہو جائے گا یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی صریح اور واضح دلیل سے حکم پیش کریں۔

(۴)......فقہ حنفی میں لکھا ہے کہ ہاتھ کو تین دفعہ چاٹ لینے سے پاک ہو جاتا ہے یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے موافق ہے تو موافقت والی آیات واحادیث تحریر کردیں اور اگر قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو وہ آیات واحادیث تحریر کردیں جن میں ہاتھ کا پاک نہ ہونا بتایا گیا ہے۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندراگاندھی ہوٹل :

گاہک : کہاں بیٹھوں یہ سفید گاڑھی سی رطوبت ہے جو کسی عورت کی شرمگاہ سے خارج شدہ محسوس ہوتی ہے ادھر میز پر منی کے قطرے ہیں۔

بیرا : اینگلو اہلحدیث! آپ کی اتنی گہری اور سچی پہچان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پکے اہلحدیث ہیں کیونکہ سوائے اہلحدیث کے ان رطوبات کی اتنی صحیح اور سچی پہچان کوئی اور نہیں کرسکتا، ہمارے سلف جن کی طرف ہم نسبت کر کے اپنے آپ کو سلفی کہلاتے ہیں انھوں نے تو مرد کے آلہ تناسل اور عورت کی شرمگاہ کے اندر اور باہر کی پیمائش کر کے مرد وعورت کے مخفی اعضاء کے تناسب و برابری پر وہ حیا سوز بحث کی ہے کہ غیر مقلد شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری چیخ اٹھا کہ حافظ عبداللہ روپڑی صاحب! آپ کے یہ معارف قرآن ہیں یا کوک شاستر (مظالم روپڑی ص ۵۴)

گاھک : ارے بھائی بیٹھوں کہاں؟ یہ مردہ کتا پڑا ہے، وہ مرا ہوا خنزیر پڑا ہے، اس کرسی پر خون لگا ہوا ہے، یہ بھینس کے تازہ گوبر کا ڈھیر پڑا ہوا ہے، ادھر گائے کے پیشاب کی بالٹی بھری پڑی ہے۔

بیرا : اینگلو اہلحدیث بھائی ہم اہلحدیث مذہب رکھتے ہیں ہمارے مذہب میں یہ سب چیزیں پاک ہیں، آپ خواہ مخواہ نفرت کر رہے ہیں، لگتا ہے آپ پر فقہ کا رنگ چڑھا ہوا ہے ورنہ آپ نہ نفرت کرتے اور نہ اعتراض کرتے، فقہ ہی ان چیزوں کو حرام اور ناپاک بتلاتی ہے ورنہ حدیث میں کہیں ان کو نجس و ناپاک نہیں بتایا گیا۔

گاھک : ارے بھائی وہ دیکھو، وہ دیکھو! اونٹ نے کھڑے کھڑے پیشاب کر کے سارے کمرے میں چھڑکا کر دیا اور ساری پکی پکائی چیزیں برباد کر دیں۔

بیرا : اینگلو اہلحدیث برباد کیوں؟ ہمارے مذہب میں اونٹ کا پیشاب پاک ہے بلکہ بخاری کی حدیث کے مطابق ہم تو پیتے بھی ہیں اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو یہ دیکھو آدھ کلو گلاس ہے میں آپ کو ابھی پی کر دکھاتا ہوں، وہ فوراً پی کر کہتا ہے ،الحمد للہ الحمد للہ۔

گاھک : خدا کیلئے مجھے یہاں سے اٹھاؤ، وہ دیکھو کتے نے مٹکے پر پیشاب کر دیا ہے، اور ساتھ ہی پاخانہ کر دیا ہے۔

بیرا : اینگلو اہلحدیث: بس آپ کو فقہ کا ہیضہ ہے ورنہ اہلحدیث مذہب میں کتا اور کتے کا پیشاب، پاخانہ پاک ہے۔

گاھک : بھائی خدا کے واسطے مجھے کسی دوسری جگہ بٹھاؤ میرا دماغ پھٹ رہا ہے۔

بیرا : اینگلو اہلحدیث، آپ کا دماغ ان سب چیزوں کی وجہ سے نہیں پھٹ رہا یہ تو سب کچھ پاک ہے آپ کو جو بار بار فقہ کا دورہ اٹھتا ہے اس کی وجہ سے دماغ پھٹ رہا ہے آخر ہم اہلحدیثوں کا دماغ ان چیزوں سے کیوں نہیں پھٹتا، ٹھیک ہے ہم آپ کو دوسرے کمرے میں

بٹھا دیتے ہیں، لیکن ان چیزوں کے پاک ہونے کا ثبوت بھی آپ کو دکھاتے ہیں، شاید آپ کو ہدایت نصیب ہو جائے، اور آپ اماموں کی فقہ سے نجات پا جائیں، ہم نے نبی پاک ﷺ کی فقہ کو تین کتابوں میں جمع کیا ہے نزل الابرار من فقہ النبی المختار اس کے ص ۴۹، ۵۰ پر اور کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق کے ص ۱۶ پر اور عرف الجادی من جنان ہدی الہادی کے ص ۱۰ پر ان سب چیزوں کی حلت ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

گاھک : (دوسرے کمرے میں جا کر) ارے بھائی یہ پردہ کے پیچھے کیا ہو رہا ہے؟ مرد ایک عورت کی رطوبت فرج چاٹ رہا ہے اور اندر کی طرف جھانک جھانک کر دیکھ بھی رہا ہے اور عورت پیالی میں سفید گاڑھی سی چیز، چمچی کے ساتھ کھا رہی ہے۔

بیرا : اینگلو اہلحدیث، ہمارے مذہب میں منی پاک ہے اور ایک قول میں کھانا بھی جائز ہے (فقہ محمدیہ ص ۴۷ بحوالہ) اسی طرح رطوبت فرج ہمارے مذہب میں پاک ہے (کنز الحقائق ص ۱۶، نزل الابرار ج ۱ ص ۴۹، تیسیر الباری ج ۱ ص ۲۰۷) اور ہمارے نزدیک پاک کا معنی حلال ہے (اندرا گاندھی ہوٹل ص ۲) اس لئے عورت مرد کی منی کھا کر لذت حاصل کر رہی ہے اور مرد عورت کی شرمگاہ کو چاٹ کر اپنا شوق پورا کر رہا ہے اور شرمگاہ کے اندر جھانک کر دیکھنا بھی ہمارے مذہب میں بلا کراہت جائز ہے۔ (بدور الاہلہ ص ۱۷۵)

اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل:

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۲ پر لکھا ہے!

گاھک : ارے ارے اف بھرے ہوٹل میں یہ آدمی مشت زنی کر رہا ہے اسے یہاں سے بھگا دو۔

بیرا : آپ حیران کیوں ہوتے ہیں ہماری فقہ کی کتاب شامی شریف میں ج ۳ ص ۱۷۱ میں ہے کہ جب کسی پر شہوت غالب آ جائے اور اس کی بیوی ولونڈی نہ ہوتو وہ ایسا (مشت زنی) تسکین کیلئے کرے تو امید ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اگر زنا کا خطرہ ہو تو پھر ایسا کرنا واجب ہے اس لئے ہم ایسے واجب کام سے کیوں منع کریں۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ا :

مسئلہ فقہ حنفی: (مشت زنی کا حکم)

درمختار اور اس کے حاشیہ ردالمحتار میں دو مقام پر یہ مسئلہ لکھا گیا ہے۔

(۱)...... درمختار ص ۱۰۹ ج ۲ میں ہے'' مشت زنی مکروہ تحریمی ہے کیونکہ حدیث پاک میں ہے مشت زنی کرنے والا ملعون ہے، ہاں اگر اس کو زنا کا خطرہ ہو تو امید ہے کہ اس پر وبال نہ ہوگا، اور حاشیہ ردالمحتار میں ہے اگر زنا سے بچنے کی یہی صورت متعین ہو اس کے علاوہ کوئی اور صورت نہ ہو تو پھر یہ تدبیر واجب ہے کیونکہ بمقابلہ زنا کے یہ گناہ خفیف ہے اور اگر زنا کا خوف نہیں ہے بلکہ محض قضائے شہوت مقصود ہے تو وہ گناہ گار ہے۔

(۲)...... درمختار ج ۳ ص ۱۷۱ میں ہے ہاتھ کے ساتھ منی کا اخراج حرام ہے اور اس کی وجہ سے تعزیر واجب ہے، اور اگر کسی آدمی نے اپنی بیوی یا لونڈی کو ہاتھ کے ساتھ کھیلنے کا موقع

دیا تو یہ بھی مکروہ تحریمی ہے لیکن اس پر تعزیر نہیں ہے اور اس کے حاشیہ ردالمختار میں ہے کہ مشت زنی کے حرام ہونے کا حکم تب ہے جب محض قضائے شہوت مقصود ہو لیکن جب اس پر شہوت غالب آجائے حتیٰ کہ زنا کا خطرہ پیدا ہو جائے اور اس کی بیوی یا لونڈی نہ ہو پس اگر ایسا شخص تسکین شہوت کیلئے کرے تو اس پر وبال نہیں، جیسا کہ فقیہ ابواللیث نے کہا ہے کہ اگر زنا کا خوف ہو تو واجب ہے۔

وضاحت:

مشت زنی کی تین صورتیں ہیں:

(۱)......محض جلب شہوت کیلئے ہو یہ حرام ہے اور اس پر تعزیر ہے۔

(۲)......تسکین شہوت کیلئے ہو یعنی شہوانی خیال اس پر اس طرح مسلط ہو گئے ہیں کہ نماز میں دل لگتا ہے نہ دین و دنیا کا کوئی کام دلجمعی سے ہوتا ہے تو دل کو ان خیالات سے فارغ کرنے کیلئے استخراج کرے یہ بھی گناہ ہے لیکن لکھا ہے شاید وبال نہ ہو۔

(۳)......زنا سے خلاصی کیلئے کہ ایک جوڑا بالکل زنا پر آمادہ ہے کوئی رکاوٹ نہیں ہے ہیجان شہوت کی وجہ سے زنا سے نہیں بچ سکتا اس وقت زنا سے بچنے کیلئے مشت زنی سے ہیجان کو ختم کرنا واجب ہے۔

غیر مقلد شاہین کی خیانتیں:

(۱)......شامی کے اسی صفحہ پر اس کے متن درمختار میں لکھا ہوا موجود ہے کہ مشت زنی حرام ہے، اس پر تعزیر واجب ہے اور بیوی یا لونڈی کو عضو مخصوص کے ساتھ ہاتھ سے کھیلنے کا موقع دینا بھی مکروہ ہے، لیکن غیر مقلد شاہین نے بد دیانتی وبد نیتی کا ثبوت دیتے ہوئے اس عبارت کو چھوڑ دیا ہے۔

(۲)......مشت زنی کرنے والے کے بارے میں یہ حدیث شامی میں لکھی ہوئی موجود ہے

کہ مشت زنی کرنے والا ملعون ہے لیکن غیر مقلد شاہین موروثی کذب ودجل سے کام لے کر اس حدیث کو بھی نظر انداز کر دیا ہے۔

(۳)......شامی میں ایک شرط لکھی ہے کہ اگر کسی شخص کو زنا کا خطرہ ہو اور زنا سے بچنے کی یہی صورت متعین ہو اور کوئی دوسری صورت بظاہر ممکن نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ ایسا کر کے زنا سے بچے لیکن غیر مقلد شاہین نے خیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس شرط کو چھوڑ دیا ہے۔

(۴)......پھر علامہ شامی نے بطور تقابل اس کی وجہ بھی بیان کی ہے کہ ایک طرف زنا ہے اور دوسری طرف مشت زنی، ان دونوں گناہوں میں سے ایک اس شخص کیلئے ناگزیر ہے تو علامہ شامی نے فرمایا وہ شخص زنا کی بجائے مشت زنی کر کے زنا سے بچے، فرمایا لانہ اخف یعنی مشت زنی زنا سے کم درجہ گناہ ہے، اس کی بنیاد اس حدیث پر ہے من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما کہ جو شخص دو مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے تو وہ ان میں سے کم درجے کی مصیبت کو اختیار کرے، معصیت و گناہ بھی ایک مصیبت ہے اس شخص کے سامنے بھی بصورت گناہ دو مصیبتیں تھیں، زنا اور مشت زنی تو اس نے ان میں سے اہون واخف مصیبت کو اختیار کیا ہے، غیر مقلد شاہین کو لانہ اخف والا لکھا ہوا جملہ فقہ دشمنی کی وجہ سے نظر ہی نہیں آیا، لیکن غیر مقلدین کا نظریہ اس کے برعکس معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص زنا کر لے مگر مشت زنی سے بچے۔

غیر مقلدین سے سوالات:

(۱)...... جب کسی کو زنا کا خطرہ ہو اور اس معصیت سے بچنے کیلئے سوائے مشت زنی کے کوئی دوسری تدبیر ممکن نہ ہو تو وہ شخص کیا کرے؟ اور ان دو گناہوں میں سے کس گناہ کو اختیار کرے؟ جواب قرآن وحدیث کے صریح اور واضح ثبوت کے ساتھ دیں، اپنے اصول کے مطابق قیاس کر کے شیطان اور کسی امتی کا قول پیش کر کے مشرک نہ بنیں بلکہ آیت وحدیث کا صرف اردو ترجمہ لکھ دیں، ہم مسئلہ خود سمجھ لیں گے۔

(۲)......مشت زنی کرنے والے پر کونسی سزا ہے؟ قرآن وحدیث کی صریح دلیل سے جواب دیں، نہ قیاس کریں، نہ کسی امتی کا قول پیش کریں۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندراگاندھی ہوٹل :

گاہک : ارے ارے اف بھرے ہوٹل میں یہ مشت زنی کررہا ہے، اسے یہاں سے بھگادو۔

بیرا : اینگلواہلحدیث، آپ حیران کیوں ہوتے ہیں ہم نے نبی پاک ﷺ کی پاک فقہ کو اپنی ایک عمدہ و معتبر کتاب میں جمع کیا ہے جس کا نام ہی اس کی عمدگی کی ضمانت اور اس کے معتبر ہونے سند ہے کتاب کا نام ہے'' عرف الجادی من جنان ہدی الہادی'' (یعنی ہادی عالم ﷺ کے باغہائے ہدایت کے زعفران کی خوشبو) آیئے! آپ بھی اس کی بھینی بھینی پر لطف ،فرحت بخش خوشبو سے دل ودماغ کو معطر اور دین وایمان کو منور کر لیجئے ،اس کے ص ۲۰۷، ۲۰۸ ایک اقتباس گوش ہوش سے سماعت فرمایئے ،فرماتے ہیں!

(۱)......ہاتھ کے ساتھ یا جمادات میں سے کسی چیز کے ساتھ منی خارج کرنا بوقت حاجت جائز ہے۔

(۲)......اور اگر فتنے یا معصیت میں واقع ہو جانے کا خطرہ ہو جو کم از کم نظر بازی ہے تو ایسے وقت میں مستحب ہے۔(جبکہ حنفیہ کے نزدیک اس صورت مین مشت زنی پر تعزیر واجب ہے۔ناقل)

(۳)......اور اگر بجز اس حرکت (مشت زنی) کے معصیت کا ترک ممکن نہ ہوتو واجب ہے

(۴)......اور جو احادیث مشت زنی سے منع کے بارے میں وارد ہوئی ہیں وہ صحیح اور ثابت نہیں ہیں۔

(۵)......بعض اہل علم نے نقل کیا ہے کہ جب صحابہ کرامؓ اپنے گھر سے دور ہوتے تو وہ بھی

مشت زنی کرتے تھے۔(معاذاللہ، پناہ خدا،اس گستاخی پرلعنت،ناقل)

(۶)......اورایسے کام (مشت زنی) میں کوئی حرج نہیں ہے بلکہ بدن کے باقی مضرونقصان دہ فضلات کے خارج کرنے کی طرح ہے،اورحرام تو تب ہے جب اس کوحرام محل کے اندر گرایاجائے۔

(۷)......اورمشت زنی سے نسل کشی کا وہم بے حقیقت ہے کیونکہ یہ کام وہی آدمی کرتا ہے جس کوحلال بیوی میسر نہ ہو۔

(۸)......مشت زنی کی قباحت وخبث ان ادویہ سے زیادہ نہیں جو قے آور ہوتی ہیں۔

(۹)......پس ایک باعفت وقابل تکریم مسلمان کے متعلق مشت زنی کی وجہ سے حدیاتعزیرکا حکم دینا بلاوجہ اس کوتکلیف پہنچانا ہے(یہ تعریض ہے فقہ حنفی پرکہ فقہ حنفی میں مشت زنی کو قابل تعزیرجرم لکھا گیا ہے،ناقل)

اس لئے ہم ایسے مستحب اورواجب کام سے کیوں منع کریں اورایسے واجبات ادا کرنے والے کوہم یہاں سے کیسے بھگائیں کیونکہ ان کو یہاں سے نکالنااور بھگانا تعزیر ہے اوران کوتکلیف پہنچانا ہے،جبکہ نبی پاک ﷺ کی پاک فقہ والی ہماری کتاب عرف الجادی میں مشت زنی کرنے والے کوتکلیف پہنچانے سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے،اوراس میں کوئی حرج بھی نہیں بلکہ قے آوردوا کھانے کی طرح ہے پھراس میں مستحب اورواجب کی ادائیگی بھی ہے،خصوصا جبکہ مشت زنی سے منع کی حدیث ہے بھی ضعیف،تواس ضعیف حدیث کی بناءپرمنع کرکے ہم کیوں گناہ گاربنیں۔

عجب مزاہوکہ محشرمیں ہم کریں شکوہ وہ نیتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل :

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۶ پر لکھا ہے!

گاھک : ارے بھائی یہ پردے کے پیچھے تو کوئی مرد، عورت کے ساتھ لواطت (اونڈے بازی) کر رہا ہے اور اف ادھر دوسری طرف تو کوئی مرد مرد کے ساتھ منہ کالا کر رہا ہے یہ کیا چکر ہے؟

بیرا : بھائی دراصل یہ فیملی سیکشن ہے اور یہ دونوں میاں بیوی ہیں اور جو مرد دبر زنی (لونڈے بازی) کر رہے ہیں یہ کوئی معیوب چیز نہیں یہ علت المشائخ ہے اس صفت سے ہمارے بڑے بڑے بزرگ اور اکابر متصف تھے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری فقہ کی معتبر کتاب قدوری شریف ص ۲۱۶ پر ہے'' اتی امراۃ فی الموضع المکروہ او عمل عمل قوم لوط فلا حد علیہ عند ابی حنیفۃ '' چاہے مرد اپنی بیوی سے یا دو مرد قوم لوط والا عمل کریں ان پر کوئی سزا نہیں۔

گاھک : بھائی یہ علۃ المشائخ کیسے ہوگئی یہ تو غیر فطری، بہت قبیح اور ناپسندیدہ کام ہے؟

بیرا : اگر یہ کوئی بری چیز ہوتی تو ہمارے مشائخ میں یہ علت نہ ہوتی بلکہ یہ تو اتنا پسندیدہ عمل ہے کہ یہ جنت میں بھی ہوگا (الاشباہ والنظائر ص ۱۸۹)

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ۱ :

مسئلہ فقہ حنفی: (لواطت کا شرعی حکم)

فقہ حنفی کے مطابق لواطت کا شرعی حکم بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حد و تعزیر کی حقیقت اور ان کے درمیان فرق واضح کر دیا جائے۔

حد وتعزیر میں فرق :

شرعی سزا کی دو قسمیں ہیں،(۱) حد (۲) تعزیر،

(۱) حد۔۔شرعا حداس سزا کو کہا جاتا ہے جو دلیل قطعی سے مقرر ہے اس میں کمی بیشی کا کسی کو اختیار نہیں ہوتا،اور مجرم شخص پر اس کو جاری کرنے کیلئے عدالتی ثبوت بھی قطعی ضروری ہے،اگر اس کے عدالتی ثبوت میں ذرا سا شبہ بھی پیدا ہوجائے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ساقط ہوجاتی ہے، چنانچہ غیر مقلد نواب صدیق حسن خان الروضۃ الندیۃ ج۲ ص۲۷۰ پر حضرت علیؓ کی سند سے نبی پاک ﷺ کا حکم نقل کرتے ہیں " ادرؤا الحدود بالشبهات " حدود کو شبہات کی وجہ سے ساقط کردو، نیز نواب صاحب فرماتے ہیں کہ اس مضمون کی روایات حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہیں، نواب صاحب ایک اور مرفوع حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے نقل فرماتے ہیں "قال رسول الله ﷺ ادرؤا الحدود على المسلمين ما استطعتم فان كان له مخرج فخلوا سبيله فان الامام اى يخطى فى العفو خير من ان يخطى فى العقوبة " تم جس قدر طاقت رکھتے ہو مسلمانوں سے حدود کو دفع کرو، پس اگر اس شخص کیلئے کوئی بچنے کی صورت پیدا ہوجائے تو اس کا راستہ چھوڑ دو کیونکہ حاکم معاف کرنے میں غلطی کرے تو یہ بہتر ہے بنسبت اس کے کہ وہ عقوبت میں غلطی کرے۔

(۲) سزا کی دوسری قسم تعزیر ہے جو ہر اس گناہ پر لگائی جاتی ہے جس میں شرعی حد ثابت نہ ہو یا ثابت تو ہو لیکن شبہ کی وجہ سے ساقط ہوجائے چنانچہ لکھا ہے" كل معصية لا حد فيها التعزير "(درمختار ج۳ ص۱۹۹) ہر وہ گناہ جس میں حد نہ ہو(لا حد) اس میں تعزیر ہے،اور تعزیر حاکم کی صوابدید پر ہوتی ہیدر مختار ج۳ ص۱۹۶ میں ہے" ويكون التعزير بالقتل " اور تعزیر میں قتل کرنا بھی جائز ہے۔

حداور تعزیر کے درمیان چند اور فرق ملاحظہ فرمائیں:

حد	تعزیر
(۱) حد میں سزا کی نوعیت اور مقدار مقرر ہے	(۱) تعزیر میں سزا کی نوعیت اور مقدار مقرر نہیں بلکہ قاضی کی صوابدید پر موقوف ہوتی ہے۔
(۲) جرم کے ثبوت میں ادنی شبہ بھی پیدا ہو جائے تو حد ساقط ہو جاتی ہے۔	(۲) تعزیر شبہ جرم کی بنا پر بھی جاری ہو سکتی ہے۔
(۳) حد بچوں پر جائز نہیں۔	(۳) تعزیر بچوں پر جائز ہے۔
(۴) حد فقط حاکم یا حاکم کا نائب جاری کر سکتا ہے کسی دوسرے کو اختیار نہیں۔	(۴) تعزیر شوہر ،سردار اور برائی دیکھنے والے لوگ بھی جاری کر سکتے ہیں۔
(۵) مجرم اقرار جرم کے بعد رجوع کر لے تو حد ساقط ہو جاتی ہے۔	(۵) تعزیر مجرم کے رجوع کرنے سے ساقط نہیں ہوتی۔
(۶) حد پرانی ہو جائے تو ساقط ہو جاتی ہے۔	(۶) تعزیر پرانی ہو جائے تو ساقط نہیں ہوتی
(۷) حد میں کوڑے درمیانہ درجے کے لگائے جاتے ہیں۔	(۷) تعزیر میں کوڑے زور زور سے لگائے جاتے ہیں۔
(۸) حد میں کوڑے متفرق جگہ پر مارے جاتے ہیں۔	(۸) تعزیر میں ایک جگہ پر کوڑے مارنا جائز ہے۔
(۹) حد میں صرف مردوں کی گواہی معتبر ہے عورتوں کی گواہی معتبر نہیں۔	(۹) تعزیر میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی بھی معتبر ہے۔

حد	تعزیر
(۱۰) ہر حد میں گواہوں کی مطلوبہ تعداد کا پورا ہونا شرط ہے۔	(۱۰) تعزیر ایک معتبر آدمی کی خبر پر بلکہ قاضی اپنے ذاتی علم کی بناء پر جاری کر سکتا ہے۔
(۱۱) حد میں صرف وہی سزا جاری ہوگی جو شرعی طور پر مقرر ہے۔	(۱۱) تعزیر میں تین کوڑوں سے قتل تک دائرہ وسیع ہے۔
(۱۲) حد صرف پانچ گناہوں پر ہے زنا، شرب خمر، تہمت زنا، چوری، ڈکیتی پھر جو ان کی شرعی تعریفات ہیں ان کے اعتبار سے حدود کا دائرہ اور بھی محدود ہو جاتی ہے	(۱۲) تعزیر ہر گناہ میں جاری ہو سکتی ہے حتی کہ ان گناہوں میں بھی جن میں حد مقرر ہے، یعنی حد والی مقرر سزا اتنی ہی رہے لیکن اس کے ساتھ مزید کوئی اور سزا بھی شامل کر دی جائے جیسے حد زنا میں سو کوڑے لگا کر قید کرنا۔
(۱۳) حد میں تداخل ہوتا ہے، مثلاً دس چوریوں میں ایک ہاتھ کٹے گا۔	(۱۳) تعزیر جب حق العبد ہو تو تداخل نہیں ہوتا مثلاً دس آدمیوں کو گالی دی تو ہر ایک کی وجہ سے جدا تعزیر لاگو ہوگی۔
(۱۴) حد بغیر معصیت کے جاری نہیں ہو سکتی۔	(۱۴) تعزیر بغیر معصیت کے بھی جاری ہو سکتی ہے، مثلاً متہم شخص پر تعزیر لگانا یا ترک ادب پر تعزیر لگانا۔
(۱۵) بعض افراد پر حد جاری نہیں ہو سکتی، مثلاً مولا پر غلام کی وجہ سے یا باپ پر اولاد کی وجہ سے حد جاری نہیں ہوتی۔	(۱۵) تعزیر سب پر جاری ہو سکتی ہے مثلاً باپ نے اپنے بیٹے کو گالی دی تو قاضی باپ پر تعزیر لگا سکتا ہے۔

(در مختار بمع رد المختار ج۳ ص۱۹۴ تا ۲۰۵)

علامہ شوکانی نے الدرر البھیہ میں لکھا ہے جو گناہ موجب حد نہیں ان میں تعزیر جاری ہوتی ہے، پھر نواب صدیق حسن خان نے الروضۃ الندیہ شرح الدرر البھیہ ج ۲ ص ۵۷ میں اس کو احادیث سے ثابت کیا ہے نواب میر نور الحسن نے عرف الجادی ص ۲۱۴ پر حدود کو بیان کرنے کے بعد ایک باب منعقد کیا ''باب در بیان تعزیر'' پھر اس کے تحت قولی و فعلی تعزیر کے متعلق احادیث نقل کی ہیں۔

نتیجہ :

جب حد اور تعزیر کے درمیان اتنا فرق ہے تو حد کی نفی سے تعزیر کی نفی نہیں ہوتی، اس لیے اگر کوئی غیر مقلد لا حد علیہ کا معنی کرے کہ اس پر کوئی سزا نہیں تو وہ جاہل یا خائن ہے حد کی نفی کا مطلب صرف یہ ہے کہ اس گناہ کے بارے میں شریعت نے کوئی سزا مقرر نہیں کی لیکن اس پر تعزیر لاگو ہو سکتی ہے، کسی جرم پر حد جاری کرنے کے بجائے تعزیر لگائی جائے تو اس سے جرم کے جواز کا تصور تو دور کی بات ہے اس جرم کے بارے میں تسامح و چشم پوشی اور تساہل و نرم روی کا گمان بھی غلط ہے، کیونکہ حدود میں تفتیش اور ثبوت جرم کا معیار ہے اور اجرائے حدود کی جو شرائط ہیں ان کے اعتبار سے مجرم کے اسی (۸۰) فی صد بچنے کا امکان ہوتا ہے، جب کہ تعزیر کا دائرہ اتنا وسیع ہے اور اس میں اتنی توسع ہے کہ تعزیری ضوابط کے مطابق اسی (۸۰) فی صد اس مجرم کے سزا پانے کا امکان ہوتا ہے، اس بات کو سمجھنے کیلئے حد و تعزیر کے درمیان فرق پر ایک نظر دوبارہ ڈال لیں، مثلاً تین آدمی مرد و عورت کو زنا کاری کی حالت میں دیکھتے ہیں لیکن چوتھے گواہ کے نہ ہونے کی وجہ سے ان پر حد زنا جاری نہیں ہو سکتی، بلکہ اگر وہ تین گواہ زنا پر گواہی دیں گے تو ان گواہوں پر حد قذف (تہمت) جاری ہوگی، اور اگر چار آدمیوں نے دیکھا تو وہ بھی تب گواہی دے سکتے ہیں کہ وہ ان کو اس حالت میں دیکھیں کالمیل فی المکحلۃ (یعنی سرمچو سرمہ دانی میں) ورنہ ممکن ہے وہ مرد اس

عورت پر ویسے ہی لیٹا ہوا ہو،اس شبہ کی بنا پر حد ساقط ہو جائے گی جب کہ تعزیر ایک عادل کی گواہی پر بلکہ قاضی اپنے ذاتی علم کی بناء پر بھی لگا سکتا ہے،مثلاً ایک عادل آدمی قاضی کو خبر دیتا ہے کہ میں نے فلاں مرد وزن کو قابل اعتراض حالت میں دیکھا ہے

(زنا کا لفظ استعمال نہ کرے) تو قاضی اس خبر کی بنیاد پر تعزیر جاری کر سکتا ہے لیکن قانون اسلام کی ان باریکیوں کا ان چمگادڑ خور، شپرہ چشموں کو کیا علم؟

نہ ہوئے علم سے واقف نہ دین حق کو پہچانا پہن کر جبہ وشملہ لگے کہلانے مولانا

لواطت کا دنیوی حکم :

قدوری ص۲۱۶ پر ہے کہ جو شخص کسی عورت کے پاس مکروہ جگہ میں آئے (یعنی عورت کے ساتھ دبر زنی کرے) یا قوم لوط والا عمل (یعنی لونڈے بازی) کرے تو اس پر امام ابو حنیفہ کے نزدیک حد نہیں البتہ تعزیر لگائی جائے گی ،اور امام ابو یوسف وامام محمد نے فرمایا کہ لواطت زنا کی طرح ہے۔لہذا اس پر حد زنا جاری ہوگی، پھر قدوری کی شرح الجوہرۃ النیرۃ ج۲ص۲۴۵ میں ہے لواطت کی دو صورتیں ہیں!

(۱)......اگر کوئی آدمی اپنے غلام یا لونڈی کے ساتھ لواطت کرے تو بالاتفاق اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی بلکہ تعزیر لاگو ہوگی۔

(۲)......اجنبی مرد اجنبی عورت کے ساتھ لواطت کرے تو اس میں اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک حد نہیں بلکہ تعزیر ہے،امام ابو یوسف وامام محمد کے نزدیک حد ہے،قدوری کے متن میں اس دوسری صورت کا ذکر ہے،معلوم ہوا کہ لواطت سخت ترین گناہ ہے،اس کی سزا پر تو اتفاق ہے البتہ اس میں اختلاف ہے کہ اس پر حد ہے یا تعزیر؟

الدر المختار مع حاشیہ رد المختار میں لواطت کا مسئلہ پانچ جگہ مذکور ہے، ملاحظہ فرمائیں:

(۱)......الدر المختار مع رد المختار ج۳ص۱۷۱ میں البحر الرائق کے حوالہ سے لکھا ہے کہ لواطت

کی حرمت زنا سے زیادہ سخت ہے، کیونکہ لواطت کی قباحت وحرمت عقلاً، شرعاً اور طبعاً ثابت ہے، جب کہ زنا طبعاً حرام نہیں ہے نیز پہلے جس محل میں زنا حرام تھا جب نکاح ہوگیا یا لونڈی خریدلی تو اب وہ حرمت زائل ہوگئی، جب کہ لوطت کی حرمت کبھی بھی زائل نہیں ہوسکتی اورمجتبیٰ میں ہے کہ لواطت کوحلال سمجھنے والا جمہور فقہاء کے نزدیک کافر ہے۔

(ب)......الدر المختار مع ردالمحتار ص۹۵ ج۵ میں ہے کہ حیض والی عورت کے ساتھ وطی کو حلال سمجھنے والا اور بیوی کے ساتھ دبرزنی کو حلال سمجھنے دونوں جمہور کے نزدیک کافر ہیں، لیکن لونڈے بازی کوحلال سمجھنے وال بالاتفاق کافر ہے۔

(ج)......الدر المختار مع ردالمحتار ص۹۵ ج۵ میں ہے لواطت کی حرمت بمقابلہ زنا کی حرمت کے زیادہ سخت ہے کیونکہ لواطت کے جواز کی کوئی بھی صورت نہیں، جب کہ زنا حرام تھا، لیکن جب اس عورت کے ساتھ نکاح ہوگیا یا لونڈی کوخریدلیا تو حرمت زائل ہوگئی، اور ردالمحتار میں ہے کہ " واللواطة لا یسعه وان قتل " یعنی اگر فاعل ومفعول کوقتل کی دھمکی دے کر لواطت پرمجبور کیا جائے تو وہ قتل ہوجائیں مگر لواطت کا ارتکاب نہ کریں۔

(د)......ردالمحتار ص۲۵۷ ج۵ پر ہے کہ دیکھنا، ہاتھ لگانا، چومنا، معانقہ کرنا، اکٹھے لیٹنا اس کی دوقسمیں ہیں۔

(۱)......ان امور کے ساتھ مخصوص حصہ پر اثر ظاہر ہوتو یہ نظر وغیرہ شہوت کے ساتھ ہے جو حرام ہے۔

(۲)......نظر وغیرہ کے ساتھ مخصوص حصہ پر اثر نہ پڑے تو مباح ہے لیکن اس میں بھی احتیاط یہی ہے کہ پھر بھی بے ریش لڑکوں کی طرف دیکھنے سے بچے، امام محمد بن حسن بہت خوبرو تھے امام ابوحنیفہ ان کو اپنے پیچھے یاستون کے پیچھے بٹھاتے تاکہ ان پر نظر نہ پڑے یہ کمال تقوی کی بنا پر محض احتیاط تھی (رد المحتار ص۲۵۸ ج۵ بریقہ محمودیہ فی شرح طریقہ محمدیہ

ص۳۳۷ج۵)اور پہلی قسم کے لوگ یعنی جن کی یہ حرکات شہوت کے ساتھ ہوں ان کو لوطی کہا جاتا ہےان کی تین قسمیں ہیں ایک وہ جو صرف نظر بازی کرتے ہیں،دوسرے وہ جو مصافحہ کرتے ہیں،تیسرے وہ جو بدکاری کرتے ہیں،خلاصہ یہ کہ فقہ حنفی کے مطابق بدکاری یا شہوت کے ساتھ مصافحہ تو دور کی بات ہے اگر نظر بھی شہوت کے ساتھ کی تو یہ بھی حرام ہے، پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ شہوت کا یقین یا ظن غالب ہو بلکہ اگر شہوت کا شک ہو کہ اگر میں نے دیکھا تو اس سے شہوت کے آثار پیدا ہوں گے تب بھی دیکھنا حرام ہے۔

(ھ)......الدرالمختار مع ردالمختار ص۲۰۱ج۵ : فتاوی قاضی خان ص۸۶۷ج۴ : عالمگیری ص۲۳۷ج۲ میں ہے کہ اگر ایک آدمی نے دوسرے سے کہا یا لوطی (او لونڈے باز) تو صرف اتنا کہنے پر امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر اس کہنے والے پر تعزیر آئے گی جب کہ صاحبین کے نزدیک اس پر حد قذف (یعنی تہمت والی حد) جاری ہوگی، پس جن کی نزدیک اس غلیظ فعل کی کسی کی طرف محض زبانی طور پر غلط نسبت بھی قابل تعزیر جرم ہے، ان کے ہاں اس کے ارتکاب کی کہاں گنجائش ہوسکتی ہے؟ مسئلے کی وضاحت کیلئے مناسب علوم ہوتا ہے کہ فتاوی عالمگیری کا مزید ایک حوالہ نقل کردیا جائے۔

فتاوی عالمگیری ص۲۲۸ج۲ میں ہے کہ اگر کسی نے اجنبیہ عورت یا لڑکے کے ساتھ لواطت کی تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک حد جاری نہیں کی جائے گی، البتہ تعزیر لگائی جائے گی اور اسکو اس وقت تک قید میں رکھا جائے گا جب تک کہ وہ توبہ نہ کرلے، اور امام ابویوسف و امام محمد کے نزدیک اس پر حد زنا جاری کی جائے گی، پس اگر وہ غیر شادی شدہ ہے تو اس کو ۱۰۰ کوڑے مارے جائیں گے، اور اگر شادی شدہ ہے تو اس کو رجم کیا جائے گا، اور اگر اس نے بدکاری اپنے غلام یا لونڈی یا بیوی کے ساتھ کی ہے تو بالاتفاق اس پر تعزیر ہے حد نہیں ''ولو اعتاد اللواطة قتله الامام محصنا او غير محصن'' اور اگر لواطت اس کی عادت بن چکی ہو تو حاکم اس کو تعزیراً قتل کردیگا خواہ وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ۔

کیا جنت میں لواطت ہوگی ؟

الاشباہ والنظائر مع شرح حموی ص ۲۸۷ ج ۱ میں ہے حرمة اللواطة عقلية فلاوجود لها فی الجنة وقیل سمعية فلها وجود فيها والصحيح هو الاول لواطت کی حرمت عقلی ہے (یعنی شریعت کے حکم کے بغیر بھی عقل سے اس کا قبح وخبث معلوم ہو جاتا ہے) سواس صورت میں اس کا وجود جنت میں نہ ہوگا اور کہا گیا ہے کہ لواطت سمعی ہے (یعنی شریعت کے حرام قرار دینے سے اس کے قبح وخبث کا پتہ چلا ہے کہ محض عقل سے نہیں) تو اس صورت میں ممکن ہے کہ جنت میں اس کا وجود ہو،لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے (یعنی لواطت کا قبح عقلی ہے لہذا اس کا جنت میں وجود نہ ہوگا) پھر الاشباہ کے اسی صفحہ پر شرح حموی میں لکھا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک فرائض میں حسن اور محرمات میں قبح دونوں عقلی ہیں ،لیکن موجب اور حاکم اللہ جل شانہ کی ذات ہے،اس لیے حنفیہ کے نزدیک جنت میں اس کا وجود نہ ہوگا بلکہ حنفیہ کے نزدیک لواطت کی حرمت عقلا ،طبعاً اور شرعاً ثابت ہے جب کہ زنا کی حرمت طبعًا ثابت نہیں ،رہی یہ بات کہ امام ابوحنیفہ نے اس میں حد کیوں نہیں واجب کی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حد شرعی دلیل سے ثابت نہیں نہ اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک لواطت کی حرمت خفیف ہے ، پھر فتح القدیر کے حوالہ سے لکھا کہ اگر لواطت کی حرمت وقبح کو سمعی تسلیم کر لیں تب بھی جنت میں اس کا وجود نہ ہوگا کیونکہ اللہ تعالی نے اس کو قبیح قرار دیا ہے، پس فرمایا اے قوم لوط !تم سے پہلے اہل جہاں میں سے کسی نے بھی بدکاری نہیں کی اور اللہ تعالی نے اس کا نام خبیثہ رکھا ہے فرمایا کانت تعمل الخبائث وہ خبیث کام کرتے تھے اور جنت قبائح اور خبائث سے پاک ہے اور فتوحات مکیہ میں اہل جنت کی صفت یہ ذکر کی گئی ہے کہ ان کی دبریں نہ ہوں گی کیونکہ دنیا میں دبر پیدا کی گئی خروج نجاست کیلئے لیکن جنت میں نجاست وغلاظت ہی نہیں ہوگی پس اس کے مطابق لواطت کا قبح وخبث عقلی

ہو یا سمعی دونوں صورتوں میں الحمد للہ جنت میں اس کا وجود نہ ہوگا، نیز درمختار مع حاشیہ رد المختار ص۱۷۱ج۳، ج۱۸۱ج۱، ج۹۵ج۵ میں واضح طور پر لکھا ہے کہ لواطت کی حرمت اور اس کا قبح عقلی ہے اور اس کی حرمت زنا کی حرمت سے زیادہ سخت ہے اس لیے جنت میں اس کا وجود نہ ہوگا۔

غیرمقلد شاہین کی جہالتیں اور خیانتیں:

(۱)...... کتب حنفیہ کے حوالہ جات کے ساتھ لواطت کے بارے میں حنفیہ کا مذہب تفصیلاً اوپر لکھا گیا ہے کہ (۱) جمہور فقہاء کے نزدیک لواطت کو حلال سمجھنے والا کافر ہے۔ (۲) لواطت شرعاً، عقلاً اور طبعاً حرام ہے (۳) دبر زنی بالاتفاق گناہ ہے البتہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہر صورت میں تعزیر ہے۔ امام ابو یوسف وامام محمد کے نزدیک بعض صورتوں میں حد زنا ہے، جب کہ بعض صورتوں میں تعزیر ہے۔ (۴) جنت میں لواطت نہ ہوگی۔ (۵) لواطت کی حرمت زنا کی حرمت سے زیادہ سخت ہے۔ (۶) لواطت کی حرمت کبھی بھی زائل نہیں ہوسکتی۔ (۷) اگر لواطت پر جبر کیا جائے تو قتل ہو جائیں لیکن لواطت کا ارتکاب نہ کریں۔ (۸) نظر شہوت سے دیکھنے والا بھی لوطی ہے ایسا دیکھنا بھی حرام ہے۔ (۹) لواطت کی عادت ہو تو ایسے شخص کو حاکم قتل کر دے۔ (۱۰) اگر کسی نے دوسرے کو لوطی کہہ دیا تو صرف اتنا کہنے پر تعزیر ہے۔

قارئین کرام!

آپ حضرات نے بخوبی اندازہ لگا لیا ہوگا کہ کتب حنفیہ گواہ ہیں اس بات پر کہ حنفیہ کے نزدیک لواطت کا ارتکاب تو بہت دور کی بات ہے ان کے نزدیک تو نظر شہوت بھی گناہ ہے، اور لواطت کی عادت موجب قتل ہے۔

اے غیر مقلدین کے شاہینو! اے لشکر طیبہ کے شر بکف مجاہدو!

حنفیہ نے کہالواطت کی عادت موجب قتل ہے تم نے کہا یہ کوئی معیوب چیز نہیں ۔

حنفیہ نے کہالواطت شرعاً،عقلاً،طبعاً حرام ہے،تم نے کہا یہ کوئی معیوب چیز نہیں

حنفیہ نے کہالواطت کی حرمت وقباحت زنا سے زیادہ سخت ہے،تم نے کہا یہ کوئی معیوب چیز نہیں ۔

حنفیہ نے کہااس خبیث کام کی نہ دنیا میں گنجائش ہے نہ جنت میں،تم نے کہا یہ کوئی معیوب چیز نہیں ۔

حنفیہ کی طرف سے لواطت کے بارے میں اتنی شدت کے باوجود تمھیں یہی نظر آتا ہے کہ یہ کوئی معیوب چیز نہیں،اب تم ہی بتاؤ تمھارے ہاں کسی چیز کے معیوب ہونے کا معیار کیا ہے؟

(۲)......علۃ المشائخ کا معنی ہے بوڑھوں کی بیماری ،طبی نقطہ نظر کے مطابق جولوگ اوائل عمر میں اس بیماری (مفعولیت) میں مبتلا ہو جاتے ہیں بڑھاپے میں ان کی یہ بیماری اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے لیکن غیر مقلدین کا مایہ ناز،قابل فخر شاہین،دل ودماغ اور علم وعقل کے اعتبار سے اتنا تہی دست وتہی دامن واقع ہوا ہے کہ وہ علۃ المشائخ کے لفظ میں مشائخ سے بڑے بڑے محدثین،فقہاء اور علماء وصلحاء مراد لیتا ہے اوران کو معاذ اللہ اس ملعون بیماری کے ساتھ متہم کر رہا ہے۔

(۳)......قدوری کی عبارت من اتی امراۃ میں امراۃً سے مراد بیوی نہیں بلکہ اجنبیہ عورت مراد ہے،کیونکہ اگر بیوی کے ساتھ دبرزنی کرے تو اس میں ہمارے تینوں امام متفق ہیں کہ اس پر حد نہیں بلکہ تعزیر ہے،اختلاف اس صورت میں ہے کہ جب اجنبیہ عورت کے ساتھ دبرزنی کرے یا مرد کے ساتھ لواطت کرے چونکہ قدوری میں امام ابوحنیفہ وصاحبین

کے درمیان اختلاف مذکور ہے جواس بات کی دلیل ہے کہ یہاں مسئلہ شوہر بیوی کا نہیں بلکہ اجنبیہ عورت کا ہے، علاوہ ازیں اگر امراۃ سے بیوی مراد ہوتی تو عبارت یوں ہوتی من اتی امراتہ لیکن غیر مقلد شاہین نے جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے لکھا ہے''مرد اپنی بیوی سے '' جو نہ عبارت کے اعتبار سے درست ہے نہ حنفی مذہب کے لحاظ سے صحیح ہے، جب صرف ونحواور دیگر علوم آلیہ اور علوم عالیہ پڑھے بغیر محض اردو ترجمہ دیکھ کر بخاری پڑھیں گے تو یہی گل کھلائیں گے۔

(۴)......پھر لکھتا ہے چاہے مرد اپنی بیوی سے یا دو مرد قوم لوط والا عمل کریں،
اے بے پر شاہین! قوم لوط والا عمل مردوں کا مردوں کے ساتھ بدکاری ہے بیوی کے ساتھ دبرزنی یہ قوم لوط والا عمل نہیں، خود قرآن کریم میں ہے''اتاتون الرجال شهوة من دون النساء''(کیا تم قضائے شہوت کیلئے مردوں کے پاس آتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر) اس لئے کتاب وسنت کے رمز شناس امام قدوری نے دوصورتیں جدا جدا بیان کی ہیں(۱) جو شخص کسی عورت کے پاس آئے مکروہ جگہ میں (۲) یا قوم لوط والا عمل کرے، مگر کوتاہ فہم وکج فہم شاہین نے قدوری کی عبارت میں عمل قوم لوط کو دونوں صورتوں کے ساتھ لگا دیا ہے ،سبحان اللہ! غیر مقلدین کا جو شیخ الحدیث درس نظامی کے مطابق دوسری جماعت کی آسان ترین کتاب قدوری کو بھی نہ سمجھ سکتا ہو وہ بخاری کو کیا سمجھے گا؟

نہ ہوئے علم سے واقف نہ دین حق کو پہچانا پہن کر جبہ،شملہ لگے کہلانے مولانا

(۵)......غیر مقلد شاہین نے فلا حد علیہ کا معنی کیا ہے''ان پر کوئی سزا نہیں'' یہ معنی کرنا یا جہالت ہے یا خیانت ہے کیونکہ اس کا معنی ہے کہ اس پر ایسی کوئی سزا نہیں جو شریعت میں بطور حد مقرر ہو پس اس میں صرف حد کی نفی ہے مطلق سزا کی نفی نہیں ہے۔

(۶)......پھر قدوری میں فلاحد علیہ کے بعد یہ بھی لکھا ہوا موجود ہے''ویعزر قالا

ھو کالزنا فیحد ''یعنی امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس پر حد نہیں ہے البتہ تعزیر لگائی جائے گی اور امام ابویوسف وامام محمد کے نزدیک لواطت زنا کی طرح ہے پس اس پر حد زنا جاری کی جائے گی، دراصل یہ دونوں قول امام ابوحنیفہ کے ہیں لیکن ان میں سے امام ابوحنیفہ نے تعزیر والے قول کو ترجیح دی، جبکہ امام ابویوسف وامام محمد نے حد والے قول کو ترجیح دی ہے خلاصہ یہ ہے کہ تینوں امام اس شخص کی سزا پر متفق ہیں صرف اختلاف اس میں ہے کہ اس پر سزا کون سی ہے تعزیر یا حد لیکن غیر مقلد شاہین نے محض اعتراض کرنے کیلئے عبارت کا کچھ حصہ ذکر کیا ہے اور ویعزر کے بعد والی عبارت ترک کردی ہے کیونکہ اگر وہ عبارت بھی لکھ دیتا کہ امام ابوحنیفہ نزدیک تعزیر لگائی جائے گی اور ان کے دو شاگرد فرماتے ہیں کہ لواطت زنا کی مانند ہے لہذا اس پر حد زنا جاری کی جائے گی تو اس نے جو جھوٹ بولا ہے ''ان پر کوئی سزا نہیں ہے'' یہ جھوٹ کیسے بولتا اور اس جھوٹ بولے بغیر اپنے مداح اہلحدیثوں سے داد تحسین کیسے وصول کرتا اور انعام کیسے پاتا پھر ان سے اہلحدیث مساجد کا سنگ بنیاد کون رکھواتا؟ اور افتتاح کون کرواتا؟

(۷)......غیر مقلد شاہین نے الاشباہ والنظائر کے حوالے سے لکھا کہ جنت میں اس کا وجود ہوگا حالانکہ الاشباہ کے مصنف نے قیل کے مجہول صیغہ کے ساتھ اس قول کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ کردیا ہے، پھر الاشباہ میں صاف لکھا ہوا ہے کہ صحیح قول یہی ہے کہ لواطت کا قبح عقلی ہے لہذا جنت میں اس کا وجود نہ ہوگا اور ساتھ ہی الاشباہ کے شارح علامہ حموی نے شرح میں فتح القدیر اور فتوحات مکیہ سے ثابت کیا ہے کہ لواطت کا قبح عقلی ہو یا سمعی ہر صورت میں جنت میں اس کا وجود نہ ہوگا، اس کی تفصیل ابھی اوپر لکھی جا چکی ہے لیکن اس سب کچھ کے باوجود غیر مقلد شاہین کے دل ودماغ پر فقہ دشمنی کی نحوست پڑ چکی ہے یا وہ یک چشم ہے کہ اس کو آدھی عبارت نظر آتی ہے اور آدھی عبارت نظر ہی نہیں آتی۔

اے بے پر شاہین ! اگر آپ الاشباہ کا یہ جملہ نقل کر دیتے کہ صحیح قول یہی ہے کہ جنت میں لواطت کا وجود نہ ہوگا ، تو چلو آپ کے مکالمہ کا یہ حصہ حذف ہو جاتا اور آپ کا یہ اعتراض ختم ہو جاتا ، مگر دین وایمان تو بچ جاتا لیکن اگر وہ دین وایمان کو قربان کر کے کذب ودجل اور خیانت و بددیانتی کر کے فقہ حنفی کے بارے میں نفرت پیدا نہ کرے تو اسے شاہین کون کہے؟

غیر مقلدین سے سوالات :

(۱)......قرآن وحدیث کی صریح اور واضح نص کے ساتھ حد اور تعزیر کی تعریف کریں، تعریف میں فقہاء کی ہرگز تقلید نہ کریں۔

(۲)......کون کون سی شرعی سزائیں ہیں جو حدود ہیں؟ اس پر قرآن وحدیث کا صریح اور واضح ثبوت پیش کریں؟

(۳)......شبہ کی تعریف کیا ہے جس کی وجہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔؟

(۴)......عورت کے ساتھ یا مرد کے ساتھ دبر زنی کرنے پر کونسی حد ہے؟ قرآن وحدیث سے ایسا واضح ثبوت پیش کریں جس میں اس کے حد ہونے کی صراحت ہو؟

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاہک : ارے بھائی یہ پردے کے پیچھے تو کوئی مرد عورت کے ساتھ لواطت (لونڈے بازی) کر رہا ہے اور اف ادھر دوسری طرف تو کوئی مرد مرد کے ساتھ منہ کالا کر رہا ہے یہ کیا چکر ہے؟

بیرا : اینگلو اہلحدیث ، بھائی دراصل یہ فیملی سیکشن ہیر اور یہ دونوں میاں بیوی ہیں اور جو دو مرد دبر زنی (لونڈے بازی) کر رہے ہیں یہ کوئی معیوب چیز نہیں بلکہ یہ تو علتہ المشائخ ہے

اس صفت سے تو ہمارے بڑے بڑے بزرگ اوراکابر متصف تھے اوراس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری ایک معتبر کتاب ہے جس میں نبی پاک ﷺ کی فقہ کو جمع کیا گیا ہے کتاب کا نام ہی اس کے سچے اور معتبر ہونے کی ضمانت ہے جیسے کہ ہماری جماعت کا نام محمدی اوراہلحدیث بھی ہمارے سچے ہونے کی دلیل ہے کتاب کا نام ہے''نزل الابرار من فقه النبی المختار ﷺ ''سبحان اللہ کیا خوبصورت نام ہے اور کتنا اعلی کام ہے یعنی تمام مخلوق خدا میں سے منتخب نبی ﷺ کی فقہ سے نیک لوگوں کا ناشتہ،اس کتاب کے ص۴۶ ج ا پر لکھا ہے'' اما مستحل وطی النساء فی الدبر فلیس بکافر ولا فاسق لاختلاف الصحابةؓ فیه ومن قال انه یکفر فهو قلیل العلم والدرایة ''بہر حال عورتوں کے ساتھ دبر (یعنی پچھلے حصہ) میں جماع کرنے والا نہ کافر ہے اور نہ فاسق ہے (بلکہ پکا اہلحدیث مومن ہے) کیونکہ اس میں صحابہؓ کا اختلاف ہے اور جو ایسے شخص کو کافر کہتا ہے وہ کم علم اور کم فہم ہے (اس میں حنفیہ پر اظہار ناراضگی ہے کیونکہ ان کے نزدیک عورت کے ساتھ دبر زنی کو حلال سمجھنے والا کافر ہے اور حرام سمجھنے کے باوجود یہ گناہ کرنے والا فاسق ہے) اسی طرح ہماری اردو والی صحیح بخاری جو تقریبا اکثر اہلحدیث گھروں میں موجود ہوتی ہے اس کا پورا سیٹ ہمارے ہاں جہیز میں دینے کا رواج بھی ہے، اس کا نام تیسیر الباری ہے قرآن مجید کے بعد اس کتاب پر ہمارا ایمان ہے اور اتنا پکا ایمان ہے کہ اس کی وجہ سے ہم نے تمام مجتہدین وفقہاء خصوصا ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل) اوران کی فقہ کو رد کر دیا ہے اس تیسیر الباری کے ص۳۷ ج۶ پر فاتوا حرثکم انی شئتم (پ۲) کی تفسیر میں یوں لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مرد عورت کے ساتھ دبر میں جماع کرے ، پھر ص۳۸۰ پر لکھا ہے کہ ایک جماعت اہلحدیث جیسے امام بخاری اور ذہلی اور بزار اور نسائی اور ابوعلی نیساپوری اس طرف گئی ہے کہ وطی فی الدبر (دبرزنی) کی مخالفت میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔

گاهک : بھائی یہ علۃ المشائخ کیسے ہوگئی، یہ تو غیر فطری اور بہت قبیح اور ناپسندیدہ کام ہے اس سے تم منع کیوں نہیں کرتے ؟۔

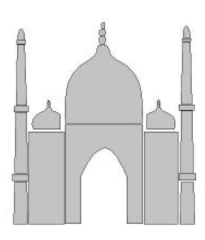
بیرا : اینگلو اہلحدیث، منع نہ کرنے تین کی وجوہات ہیں۔

(۱)...... ہماری کتاب نزل الابرار کے ص ۴۶ ج ۱ پر ہے کہ عورتوں کے ساتھ دبرزنی میں صحابہؓ کے درمیان اختلاف تھا لہذا جب اس مسئلہ میں صحابہؓ کے وقت سے اختلاف ہے تو ہم منع کیسے کریں؟

(۲)...... ہماری ایک کتاب ہدیۃ المہدی ہے جس کے مؤلف ہمارے صحاح ستہ کے مترجم محدث علامہ وحیدالزمان ہیں انھوں نے اپنی ایک کتاب لغات الحدیث کے ص ۵۷ ج ۲ مادہ رحی کے تحت لکھا ہے کہ اگر ہم فوت ہو جائیں تو ہر ایک بھائی مسلمان کو ہماری وصیت یہ ہے کہ ہمارا سلام حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پہنچادے اور ہماری کتاب ہدیۃ المہدی آپ کے ملاحظہ میں گذار دے (تا کہ وہ اس کتاب کے مطابق قانون شریعت کا نفاذ کریں۔ ناقل) آپ کو اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ ہوگیا ہوگا اس کتاب ہدیۃ المہدی کے ص ۱۱۸ پر ایک اصول لکھا ہے کہ اہلحدیث کے نزدیک ان امور پر انکار ورد جائز نہیں جو علماء کے درمیان مختلف فیہ ہیں پھر بطور مثال گیارہ امور ذکر کیے گئے ہیں ان گیارہ امور میں پانچویں نمبر پر ہے وطی الازواج والاماء فی الدبر بیویوں اور لونڈیوں کے ساتھ دبر میں وطی کرنا، لہذا ہم اپنے اس مذہبی اصول کے مطابق کے مطابق ایسے مرد وعورت پر رد وانکار کے مجاز نہیں ہیں۔

(۳)...... ہماری کتاب تیسیر الباری ص ۳۸ ج ۶ کے مطابق امام بخاری اور ان کے استاذ امام ذہلی اور امام بخاری کے عظیم شاگرد امام نسائی جیسے جلیل القدر محدثین کے نزدیک وطی فی

الدبر سے منع کی کوئی حدیث صحیح اور ثابت نہیں بلکہ سب کی سب ضعیف ہیں تو ہم ان ضعیف حدیثوں کی وجہ سے منع کر کے کیوں گناہ گار بنیں، نیز ضعیف حدیثوں پر ہمارے نزدیک عمل جائز نہیں اور منع کی صحیح حدیث موجود نہیں تو اب اگر بلا دلیل حنفیہ کی دیکھا دیکھی منع کریں تو یہ حنفیہ کی تقلید ہے اور ہم ان کے مقلدین بن کر مشرک کیوں بنیں؟



اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۷ پر لکھا ہے!

گاہک : ہوٹل کے اندرونی حصہ کی طرف گاہک آگے بڑھنے لگا تو!

بیرا : کہتا ہے۔ ارے بھائی! ادھر آگے کہاں جا رہے ہو ادھر تو ہمارا اسٹور ہے

گاہک : اچھا یہ آپ کا اسٹور ہے اف اس میں تو مردار خنزیر اور گدھے کے ڈھانچے پڑے ہوئے ہیں یہ کیا معاملہ ہے؟

بیرا : بھائی آپ بھی عجیب آدمی ہیں ہماری کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ اگر خنزیر اور گدھا نمک کی کان میں چلے جائیں اور ان کے ڈھانچے نمک بن جائیں تو وہ نمک پاک ہے، بلکہ گدھے کے بارے میں تو یہاں تک لکھا ہوا ہے الحمار اذا وقع فی المملحة وصار ملحا کان الکل طاهرا (فتاوی عالمگیری ص ۴۳ ج ۱) کہ گدھا (پانچویں ٹانگ سمیت) سارے کا سارا پاک ہے۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ۱ :

مسئله فقه حنفی (گدھا نمک کی کان میں نمک ہو جائے تو کیا حکم ہے)

ردالمحتار ج ۱ ص ۲۹۳ فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۳ پر ایک اصول لکھا ہے الاستحالة مطهرة یعنی جب نجاست میں اس طرح تبدیلی آجائے کہ اس کی اپنی ذات ختم ہو جائے حتی کہ اس کا نام اور وصف بھی بدل جائے اور کسی پاک چیز کی شکل اختیار کر لے تو وہ پاک ہو جاتی ہے یہ اصول متفق علیہ ہے اس کو غیر مقلدین بھی تسلیم کرتے ہیں چنانچہ غیر مقلد نواب صدیق حسن خان صاحب فرماتے ہیں الاستحالة مطهرة کہ نجاست کا کسی پاک چیز کی حالت کی طرف بدلنا اس کو پاک کر دیتا ہے۔ پھر اس کی وضاحت یوں کرتے ہیں کہ

ایک چیز پرشریعت نے اس کے خاص نام اور خاص صفت کی وجہ سے نجس ہونے کا حکم لگایا ہے لیکن جب وہ نام اور صفت باقی نہ رہے تو وہ چیز پاک ہوجاتی ہے، مثلاً پاخانہ (عربی میں عذرۃ) کا نجس ہونا اسی نام کے ساتھ مشروط ہے اور جب وہ جل کر راکھ ہوجائے تو وہ عذرہ نہیں اس لئے پاک ہے پس جو شخص نجس چیز کے نام اور وصف ختم ہونے کے بعد بھی اس کے نجس ہونے کا دعوی کرتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ اس پر دلیل پیش کرے (الروضۃ الندیۃ ج۲ص۱۸۳) نواب صدیق حسن خان اپنی ایک اور مایہ ناز کتاب بدورالاہلہ ص۲۰ میں فرماتے ہیں''حق آنست کہ استحالہ مطہر است ومناقشہ درو چیزے نیست''یعنی حق یہ ہے کہ نجاست کا دوسری حالت کی طرف بدلنا پاک کرنے والا ہے اور اس میں جھگڑا کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ اگر نجاست خور جانور کی خوردہ نجاست اصلی حالت میں نکل آئے تو وہ نجس ہے اور اگر تبدیل ہونے کے بعد نکلے تو وہ پاک ہے کیونکہ اس نجاست کی ذات بدل چکی ہے فرمایا''واگر خروجش بعداز استحالہ عین بسوئے صفت دیگر باشد تا آنکہ از لون وریح وطعم نماندہ پس وجہے از برائے حکم بنجاستش نیست (بدورالاہلہ ص۱۵ ج۱) یعنی اگر نجاست کی ذات دوسری صفت میں بدلنے کے بعد خارج ہوحتی کہ نجاست کا رنگ، بدبو اور ذائقہ باقی نہ رہا تو اب اس پرنجاست کے حکم لگانے کی کوئی وجہ نہیں ہے، اسی طرح غیرمقلد نواب نورالحسن خان لکھتے ہیں''استحالہ مطہرست مثال یہ دی کہ پاخانہ کا نجس ہونا مشروط ہے اس کے نام وصفت کے ساتھ اور جب وہ جل کر راکھ بن گیا تو وہ نام وصفت باقی نہ رہی لہذا پاک ہوگیا (عرف الجادی ص۲۳۶)

نواب نورالحسن خان نے اسی اصول کی بنیاد پر عرف الجادی کے ص۱۰ پر لکھا کہ اگر خمراز خودسرکہ بن جائے تو اس کا کھانا جائز ہے، فتاوی عالمگیری میں مزید یہ بھی لکھا ہے کہ

نجاست کی ذات بدلنے کے بعد تب پاک ہوگی کہ بدلنے کے بعد اس میں کوئی اور نجاست باقی نہ ہو مثلاً کتے نے انگور کے جوس میں منہ ڈالا تو وہ کتے کے لعاب کے شامل ہونے کی وجہ سے نجس ہوگیا پھر وہ جوس خمر بن گیا خمر بننے کے بعد سرکہ بن گیا تو وہ سرکہ نجس ہے کیونکہ جوس میں کتے کا لعاب شامل تھا وہ اس میں جوں کا توں باقی ہے کیونکہ وہ لعاب سرکہ نہیں بنا اسی طرح لعاب ہی ہے، اسی مذکورہ بالا متفقہ اصول کے مطابق فتاوی عالمگیری میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ اگر گدھا یا خنزیر نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائیں تو وہ نمک پاک ہے (کیونکہ گدھے اور خنزیر کی ذات ختم ہوگئی ہے حتی کہ نمک بننے کے بعد گدھے اور خنزیر کا نام وصفت ختم ہوگئے اس لئے نمک پاک ہے۔

غیر مقلد شاہین کی جہالتیں اور خیانتیں:

(۱)......اگر غیر مقلد شاہین کو مقلدین اور غیر مقلدین کا مذکورہ بالا متفقہ اصول (کہ جب نجس چیز اس طرح بدل جائے کہ اس کی ذات ختم ہوجائے اور اس کا نام وصفت بدل جائے تو وہ پاک ہوجاتی ہے) معلوم نہیں تو یہ جہالت ہے اور اگر معلوم ہونے کے باوجود عوام الناس کو دھوکہ دے رہے ہیں تو یہ خیانت ہے۔

(۲)......فتاوی عالمگیری کے حوالہ سے لکھا کہ وہ گدھا سارے کا سارا پاک ہے پورے فتاوی عالمگیری میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ گدھا سارے کا سارا پاک ہے، ہاں جب نمک کی کان میں نمک بن گیا تو وہ نمک پاک ہے نہ یہ کہ گدھا پاک ہے جیسا کہ غیر مقلدین نے لکھا کہ خمر جب سرکہ بن جائے تو وہ سرکہ پاک اور حلال ہے۔

(۳)......غیر مقلد شاہین نے کان الکل طاھرا والا جملہ فتاوی عالمگیری کے حوالہ سے نقل کیا ہے حالانکہ فتاوی عالمگیری میں یہ جملہ نہیں ہے یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔

(۴)......فتاوی عالمگیری میں ہے الحمار او الخنزیر اذا وقع فی المملحة فصار ملحا

یعنی گدھایا خنزیر جب نمک کی کان میں گر جائے اور نمک ہو جائے تو وہ نمک پاک ہے، سب جانتے ہیں کہ گرنی اور گرانے میں نمک بن جانے اور بنانے میں بڑا فرق ہے، گدھے کا ازخود نمک میں گرنا اور نمک بننا فعل لازمی ہے جس میں انسان کی کوشش اور تدبیر وعمل کا ذرہ برابر دخل نہیں ہوتا، جبکہ گرانے اور نمک بنانے میں انسان کی اپنی تدبیر وعمل کا دخل ہوتا ہے، پہلی صورت جائز ہے اور دوسری صورت ناجائز ہے چنانچہ غیرمقلد محدث نواب نورالحسن خان نے عرف الجادی ص۱۰ پر لکھا ''سرکہ ساختن خمر نارواست واگر ازخود سرکہ گردد جائز باشد یعنی خمر کا سرکہ بنانا جائز نہیں ہاں اگر ازخود سرکہ بن جائے تو جائز ہے، فتاوی عالمگیری میں کان میں گدھے کے گرنے اور نمک بننے کا مسئلہ ہے لیکن غیرمقلد شاہین نے اسٹور میں گدھے اور خنزیر کے ڈھانچے جمع شدہ دکھا کر کان میں گرانے اور نمک بنانے کا تاثر پیدا کیا ہے جو سراسر عدل وانصاف کے خلاف ہے۔

(۵)...... پھر گدھا اور خنزیر نمک بن جائیں تو امام ابوحنیفہ کے اس کے متعلق دو قول ہیں۔ ایک قول پاک ہونے کا اور دوسرا ناپاک ہونے کا ہے خود امام ابوحنیفہ اور امام محمد نے پاک ہونے والے قول کو ترجیح دی ہے جبکہ امام ابو یوسف نے ناپاک ہونے والے قول کو ترجیح دی ہے، یہ اختلاف فتاوی عالمگیری میں مذکور ہے لیکن غیرمقلد شاہین نے اس مسئلہ کے اس حصہ کو حذف کر دیا ہے کیونکہ کامیاب دھوکہ اسی صورت میں دیا جا سکتا ہے کہ ناپاک ہونے والے قول کا ذکر ہی نہ کیا جائے۔

غیرمقلدین سے سوالات:

(۱)...... اگر گدھا یا خنزیر نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائیں تو یہ نمک پاک ہے یا ناپاک؟ حلال ہے یا حرام؟ قرآن وحدیث کی واضح اور صریح دلیل سے حکم بیان فرمائیں۔

(۲)...... فقہ حنفی میں ایسے نمک کو حلال لکھا ہے اگر یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے موافق ہے تو موافقت والی آیات واحادیث صریحہ اور اگر قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو اس کی حرمت والی صریح آیات واحادیث تحریر فرمائیں؟

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاھک : ہوٹل کے اندرونی حصہ کی طرف آگے بڑھنے لگا تو!

بیرا : اینگلو اہلحدیث کہتا ہے ارے بھائی! ادھر آگے کہاں جا رہے ہو ادھر تو ہمارا اسٹور ہے۔

گاھک : اچھا یہ آپ کا اسٹور ہے، اف اس میں تو مردار خنزیر، گدھے اور کتے کے ڈھانچے پڑے ہوئے ہیں اور ان جانوروں کے پاخانوں کا بھی ڈھیر لگا ہوا ہے، یہ کیا معاملہ ہے؟

بیـــرا : اینگلو اہلحدیث بھائی! آپ بھی عجیب آدمی ہیں نبی پاک ﷺ کی پاک فقہ والی ہماری معتبر کتاب عرف الجادی کے ص ۱۰ پر لکھا ہے کہ مردار خنزیر اور کتا پاک ہے اور نواب صدیق حسن خان کی کتاب بدور الاہلۃ (جس میں تمام مسائل قرآن وحدیث کے دلائل سے لکھے گئے ہیں) کے ص ۱۵ پر ہے کہ تمام حلال وحرام جانوروں کا پاخانہ پاک ہے اور بوقت ضرورت کھانا پینا بھی جائز ہے لہذا ان پاک چیزوں سے نفرت کرنا توحید وایمان کے ناقص ہونے کی علامت ہے اس لئے آپ ان کی نفرت دل سے نکال دیں تا کہ آپ کا ایمان کامل ہو جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہماری معتبر کتاب عرف الجادی ص ۲۳۶، بدور الاہلہ ص ۱۵ الروضۃ الندیہ ص ۱۸۳ ج ۲ میں لکھا ہے کہ اگر نجس چیز کی ذات و نام اور صفت بدل جائے تو وہ پاک ہو جاتی ہے لہذا ہم اپنے اس مذہبی اصول کے مطابق ان سب پاک چیزوں کو نمک کی کان میں ڈال دیتے ہیں اور جب وہ نمک بن جاتی ہیں تو وہ ڈبل پاک ہو جاتی ہیں پھر ہم وہی نمک سالن میں ڈالتے ہیں اور سور کی ہڈی سے تیار شدہ نمک دانیوں میں ڈال کر کھانے کے وقت مہمانوں کے سامنے رکھتے ہیں۔

گاھک :اتنے میں گاہک کی نظر ایک اور کمرے پر پڑ جاتی ہے، دیکھتا کیا ہے کہ ایک طرف بکرے، گھوڑے، ہاتھی وغیرہ کے کپورے مع آلہ تناسل کے کئی سیٹ اور مختلف مادہ جاوروں کی پیشاب گاہیں بڑے سلیقہ کے ساتھ محفوظ کی ہوئی ہیں، دوسری طرف حلال وحرام جانوروں کے دودھ کے پیک شدہ خوبصورت ڈبے بمع تعارفی کارڈ سجائے ہوئے ہیں وہ پوچھتا ہے یہ خاص تحفے کس لئے ہیں؟

بیـــرا :اینگلو اہلحدیث، جناب یہ ہمارا کولڈ اسٹور ہے اس میں ہم اہلحدیث مردوں کیلئے کپورے مع آلہ اور اہلحدیث عورتوں کیلئے مادہ کی پیشاب گاہیں سٹور رکھتے ہیں تاکہ ہر ایک کو اس کی پسند کے مطابق تازہ بتازہ تیار کر کے پیش کر سکیں، کیونکہ ہمارے محدث میاں نذیر حسین نے فتاوی نذیریہ کی ص ۳۲۰، ۳۲۱ ج ۳ پر ان کو حلال لکھا ہے اور احناف کے حرام کہنے پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور ہر قسم کے جانوروں کا دودھ بھی سٹور رکھتے ہیں تاکہ ہمارے اہلحدیث بھائی جس جانور کے دودھ کی خواہش کریں وہ مہیا کر سکیں اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہماری نہایت معتبر کتاب بدور الاہلہ کے ص ۱۸ پر ہے کہ حلال وحرام سب جانوروں کا دودھ پاک ہے اور ہمارے شاہین صاحب کے نزدیک پاک کا معنی حلال ہے (اندرا گاندھی ہوٹل ص ۲) اس لئے ہم حلال وحرام سب جانوروں کا دودھ سٹور رکھتے ہیں خود پیتے ہیں اور اپنے گاہکوں کو پلاتے ہیں۔

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ کہ ہم
لاکھ نادان ہیں کیا تجھ سے نادان ہوں گے

اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۸ پر لکھا ہے!

گاھک : نیچے تہہ خانے میں بنے ہوئے تالاب اور حوض کو دیکھتا ہے تو اس میں ایک طرف مرا ہوا کتا پڑا ہے تو وہ بیرے سے پوچھتا ہے کہ یہ کیا معاملہ ہے؟

بیرا : لگتا ہے کہ آپ کو فقہ حنفی کے مسائل کا کوئی علم ہی نہیں، یہ حوض ہم نے فقہ حنفی کی تعلیمات کے عین مطابق دہ در دہ ۱۰×۱۰ سائز کا سپیشل بنوایا ہے تا کہ نجاستیں گرنے سے یا مرے ہوئے کتے کے ایک طرف پڑے رہنے سے دوسری طرف والا پانی پلید نہ ہو بلکہ پاک رہے۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبرا:

مسئلہ فقہ حنفی (پانی کے پاک ناپاک ہونے کا معیار)

مشاہدہ سے یہ بات ثابت ہے کہ پانی کی تین قسمیں ہیں (۱) ٹھہرا ہوا تھوڑا پانی جیسے چھوٹا کنواں، چھوٹا حوض، اور برتنوں میں بھرا ہوا پانی (۲) ٹھہرا ہوا زیادہ پانی جیسے بڑا کنواں، بڑا تالاب، بڑے حوض، بڑی ٹینکی اور بڑے بڑے گڑھوں میں جمع شدہ پانی (۳) جاری پانی یعنی بہنے والا پانی جیسے دریا، نہر ندی، نالہ، سیلاب وغیرہ کا رواں پانی فقہی اصطلاح میں پہلی قسم کا نام ''ماء راکد قلیل'' دوسری قسم کا نام ''ماء راکد کثیر'' اور تیسری قسم کا نام ''ماء جاری'' ہے فقہاء کرام کی تحقیق و ریسرچ کے مطابق ان کے شرعی احکام یہ ہیں!

ماء راکد قلیل محض نجاست کے گرنے سے نجس ہوکا تا ہے خواہ پانی میں اس کا اثر ظاہر ہو یا نہ ہو اور پانی کے تین اوصاف (رنگ، بو، ذائقہ) میں سے کوئی وصف تبدیل ہو یا نہ ہو اس کے پلید ہونے کا دارومدار پانی کے وصف بدلنے پر نہیں، چنانچہ جب بالٹی کے

پانی میں پیشاب کے ایک دو قطرے بھی گر جائیں تو وہ نجس ہو جاتا ہے چھوٹے حوض یا ٹینکی میں چوہا بلی وغیرہ گر جائیں پھر بیشک زندہ نکل آئیں تب بھی وہ پانی نجس ہو جاتا ہے ، حالانکہ پیشاب کے ایک دو قطروں سے یا چوہے، بلی کے گرنے سے پانی کا کوئی وصف نہیں بدلتا اس کے دلائل یہ ہیں!

(۱)......"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ" (صحیح مسلم ص ۱۳۷ ج ۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو وہ اس کو گرا دے اور برتن کو سات مرتبہ دھوئے۔

(۲)......"عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طَهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ" (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۱۰)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس برتن کی پاکیزگی یہ ہے کہ اس کو سات مرتبہ دھوئے اور پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ مانجے۔

(۳)......" قَالَ ﷺ لَايَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ لَايَجْرِیْ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ " (صحیح بخاری ج ۱ ص ۳۷)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! نہ پیشاب کرے تم میں سے کوئی آدمی ایسے ٹھہرے پانی میں جو کہ رواں نہیں پھر اسی میں غسل کرے۔

(۴)...... "عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَايَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ" (سنن ترمذی ج ۱ ص ۲۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! نہ پیشاب کرے تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پھر اسی سے وضوء کرے۔

(۵)......رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! جب تم میں سے کوئی آدمی رات کو سو کر اٹھے تو جب تک ہاتھوں پر دو یا تین دفعہ پانی نہ بہالے اس وقت تک (پانی کے) برتن میں ہاتھ نہ ڈالے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گذاری (یعنی ہاتھ کہاں کہاں لگتا رہا)۔

(۶)......"عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ زَنْجِيًّا وَقَعَ فِيْ زَمْزَمَ يَعْنِيْ مَاتَ فَاَمَرَ بِهٖ اِبْنُ عَبَّاسٍؓ فَاَخْرَجَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُنْزَحَ"

"عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ حَبْشِيًّا وَقَعَ فِيْ زَمْزَمَ فَمَاتَ فَاَمَرَ اِبْنُ الزُّبَيْرِ فَنُزِحَ مَائُهَا" (زجاجۃ ج ۱ ص ۱۲۲)

ترجمہ: کنویں میں ایک حبشی گر کر مر گیا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے پانی نکالنے کا حکم دیا۔

(۷)......"عَنْ اَنَسٍؓ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْفَارَةِ اِذَا مَاتَتْ فِي الْبِيْرِ وَاُخْرِجَتْ مِنْ سَاعَتِهَا نُزِحَ مِنْهَا عِشْرُوْنَ دَلْوًا اَوْ ثَلٰثُوْنَ" (زجاجۃ ج ۱ ص ۱۲۳)

ترجمہ: حضرت انسؓ نے فرمایا! کہ جب کنویں میں چوہا مر جائے اور اسی وقت نکال لیا جائے تو بیس یا بائیس ڈول کھینچے جائیں۔

(۸)......عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الطَّيْرِ وَالسِّنَّوْرِ وَنَحْوِهِمَا يَقَعُ فِي الْبِيْرِ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ دَلْوًا۔

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ فِي الْبِيْرِ يَقَعُ فِيْهَا الْجُرْزُ اَوِ السِّنَّوْرِ فَيَمُوْتُ قَالَ يَدْلُوْ مِنْهَا اَرْبَعِيْنَ دَلْوًا۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ فِيْ دُجَاجَةٍ وَقَعَتْ فِيْ بِيْرٍ فَمَاتَتْ قَالَ يُنْزَحُ مِنْهَا قَدْرُ اَرْبَعِيْنَ دَلْوًا اَوْ خَمْسِيْنَ" (زجاجۃ ج ۱ ص ۱۲۳)

ترجمہ: حضرت شعبی، حضرت ابراہیم نخعی، حضرت حماد بن ابی سلیمان، نے فرمایا کہ اگر کنویں

میں مرغی یا بلی جیسا جانور گر کر مرجائے تو چالیس یا پچاس ڈول کھینچے جائیں۔

ان سب روایات میں ٹھہرے ہوئے پانی کو نجس قرار دیا گیا ہے باوجودیکہ اس کا کوئی وصف تبدیل نہیں ہوا پس ان روایات سے ثابت ہوا کہ ٹھہرا ہوا تھوڑا پانی محض نجاست گرنے سے نجس ہوجاتا ہے خواہ پانی کا وصف تبدیل ہو یا نہ ہو۔

پھر یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ چھوٹا کنواں محض نجاست گرنے سے نجس ہوجاتا ہے، لیکن اس پانی کو پاک بھی کیا جاسکتا ہے جس میں قیاس کو دخل نہیں بلکہ اس کی بنیاد صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام کے فتاوی وآثار پر ہے، اور محدثین کا اصول ہے کہ جو مسئلہ غیر مدرک بالقیاس ہو یعنی اس میں قیاس واجتہاد کا دخل نہ ہو اس میں صحابی کا قول وفتوی مرفوع حدیث کے حکم میں ہوتا ہے، لہذا کنویں کے نجس ہونے پھر اس کے پاک کرنے کے بارے میں صحابہ کرامؓ کے آثار وفتاوی حکما مرفوع حدیث کہلائیں گے اور مرفوع حدیث کی طرح ہی واجب العمل ہوں گے جب کہ کنویں کے علاوہ چھوٹا حوض، چھوٹی ٹینکی اور برتنوں میں بھرا ہوا پانی نجس ہوجائے تو بہرصورت گرانا پڑتا ہے اس کے پاک کرنے کوئی صورت نہیں ہے جیسا کہ حدیث نمبرا میں مذکور ہے فلیرقہ کہ اس کو گرادے۔

(۹)...... بخاری ج ا ص ۳۷ کے حوالہ سے حدیث گذر چکی ہے **لایبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لایجری** ''نہ پیشاب کرے تم میں سے کوئی ایسے ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہیں ہمارا ایمان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کے جلو میں علوم ومعارف کے بے بہا قیمتی موتی پنہاں ہوتے ہیں اور آپ کی زبان گوہرفشاں سے نکلا ہوا کوئی کلمہ بے سود وعبث نہیں ہوتا، آپ نے بخاری شریف کی حدیث بالا میں الماء الدائم (ٹھہرا ہوا پانی) کے بعد ایک قید ذکر فرمائی ہے الذی لایجری یعنی ایسا ٹھہرا ہوا پانی جو جاری نہیں اس سے اشارہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی کی دو قسمیں ہیں ایک

ٹھہرا ہوا وہ پانی جو جاری نہیں یعنی ماء راکد قلیل، دوسرا وہ ٹھہرا ہوا پانی جو جاری ہے یعنی اس کا حکم جاری پانی والا ہے، اس کا نام ماء راکد کثیر ہے پس الذی لا یجری فرما کر قسم اول کی تعیین کر کے اس کا حکم بیان فرمایا کہ پیشاب کرنے سے نجس ہو جاتا ہے خواہ کوئی وصف تبدیل نہ ہو، اس سے دوسری قسم کا حکم بطور اشارہ کے از خود معلوم ہو گیا کہ اس کا حکم جاری پانی والا ہے کہ وہ نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا بلکہ تغییر وصف سے نجس ہوتا ہے، اگر دونوں کا حکم ایک ہوتا تو پھر الذی لا یجری والی قید کا بے فائدہ اور عبث ہونا لازم آتا ہے جو شان نبوت کے خلاف ہے۔

(۱۰)...... عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْحِیَاضِ الَّتِیْ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ تَرِدُھَا السِّبَاعُ وَالْکِلَابُ وَالْحُمُرُ وَعَنِ الطَّھَارَۃِ مِنْھَا فَقَالَ لَھَا مَا حَمَلَتْ فِیْ بُطُوْنِھَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَھُوْرٌ "(سنن ابن ماجہ باب الحیاض ص ۳۹)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے ان حوضوں کے متعلق پوچھا گیا جو مکہ و مدینہ کے درمیان تھے جن سے درندے کتے اور گدھے پانی پیتے تھے۔ فرمایا! ان کیلئے وہ ہے جوانھوں نے اپنے پیٹوں میں اٹھالیا اور ہمارے لیے وہ ہے جو باقی بچا اور وہ پاک ہے۔

(۱۱)......عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِؓ قَالَ اِنْتَھَیْنَا اِلٰی غَدِیْرٍ فَاِذَا فِیْہِ جِیْفَۃُ حِمَارٍ قَالَ فَکَفَفْنَا عَنْہُ حَتّٰی انْتَھٰی اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ فَاسْتَقَیْنَا وَاَرْوَیْنَا وَحَمَلْنَا "(سنن ابن ماجہ باب الحیاض ص ۳۹)

ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں! ہم ایک بڑے تالاب پر پہنچے اس میں مرا ہوا گدھا پڑا تھا سو ہم اس کی وجہ سے رک گئے حتی کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے آپ نے فرمایا بے شک پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی پس ہم نے اس سے پانی لیا پیاس بجھائی اور کچھ بھر لیا۔

(۱۲)......"عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ الْمَاءَ لَا یُنَجِّسُہٗ

شَیْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰی رِیْحِہٖ وَطَعْمِہٖ وَلَوْنِہٖ "(سنن ابن ماجہ باب الحیاض ص۳۹)
ترجمہ: ابوامامہ باہلی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! بے شک پانی کوکوئی چیز نجس نہیں کرتی مگر وہ نجاست جو پانی کے ذائقہ یا بو یا رنگ پر غالب آجائے۔

ان تینوں روایتوں پر امام ابن ماجہ نے عنوان قائم کیا ہے باب الحیاض (حوضوں کے حکم کا بیان) پہلی قسم کی آٹھ حدیثوں میں پانی کو نجس قرار دیا گیا ہے اوران تین روایتوں میں پانی کو نجس نہیں قرار دیا گیا، حالانکہ دونوں جگہ پانی کا کوئی وصف تبدیل نہیں ہوا، وجہ یہ ہے کہ پہلی آٹھ روایتوں میں ای پانی کا مسئلہ بتایا گیا ہے جو ماء راکد قلیل ہے وہ محض نجاست گرنے سے نجس ہو جاتا ہے اوران تین مذکورہ بالا روایتوں میں اس پانی کا مسئلہ بتایا گیا ہے جو ماء راکد کثیر ہے، یعنی ہے تو ٹھہرا ہوا پانی لیکن وہ حکما جاری پانی کی طرح ہے محض نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا جب تک کہ پانی کا کوئی وصف تبدیل نہ ہواس لئے معلوم ہوا کہ پانی کے پاک وناپاک ہونے میں قلیل وکثیر پانی کے درمیان فرق ہے قلیل پانی محض وقوع نجاست سے نجس ہو جاتا ہے جبکہ ماء کثیر تغیر وصف سے نجس ہوتا ہے لیکن غیر مقلدین نے باقی ساری حدیثوں کو نظرانداز کر کے صرف آخری ایک حدیث کو لے کر یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ پانی تھوڑا ہو یا زیادہ بلکہ تھوڑے سے تھوڑا پانی ہو وہ بھی تب نجس ہوگا جب پانی کے تین وصفوں میں سے کوئی وصف بدل جائے ورنہ پاک ہے (نزل الابرار ج۱ ص۲۹، ۱۹، فتاوی نذیریہ ج۱ص۳۳۸، صلاۃ الرسول ص۵۳، کنز الحقائق ص۱۲، عرف الجادی ص۹، بدور الاہلہ ص۲۰، فتاوی ثنائیہ ص۶۱۴) پس اگر جگ یا گلاس میں پنی ہواوراس کے اندرایک دوقطرے پیشاب کے گر جائیں جس سے پانی کا رنگ یا بو یا مزہ تبدیل نہ ہوتو وہ غیر مقلدین کے نزدیک پاک ہے آپ اگر غیر مقلدین کوایسا پانی پلانا چاہیں تو جوسچا اہلحدیث ہوگا وہ ضرور پیے گا اور پی کر

اس نعمت پر اور اپنی مردہ سنت زندہ کرنے پر اللہ کا شکر بھی ادا کرے گا اور ساقی کا بھی جو اس مردہ سنت کو زندہ کرنے سبب بنا ہے۔

قلیل وکثیر کا معیار:

جب پانی کے پاک اور ناپاک ہونے کے اعتبار سے قلیل وکثیر پانی کے درمیان فرق ہے تو سوال یہ ہے کہ یہ پتہ کیسے چلے گا کہ کونسا پانی قلیل ہے اور کونسا کثیر ہے اس کیلئے حنفیہ کا مشہور اور مفتی بہ قول دہ دردہ کا ہے یعنی اتنا بڑا حوض جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو وہ ماء راکد کثیر ہے اس سے کم ہو تو وہ ماء راکد قلیل ہے اگرچہ قلیل وکثیر کا یہ معیار صراحۃً حدیث میں بیان نہیں کیا گیا لیکن بعض احادیث سے اس کا اشارہ ملتا ہے۔

''عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَرِیْمُ الْبِیْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا مِنْ جَوَانِبِهَا كُلِّهَا ''(زجاجۃ المصابیح ج۱ص۱۲۵)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کنویں کا اردگرد چاروں طرف سے (مجموعی طور پر) چالیس ہاتھ ہے۔

''عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ احْتَفَرَ بِیْرًا كَانَ لَهٗ مِمَّا حَوْلَهَا اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا ''' (زجاجۃ المصابیح ج۱ص۱۲۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کنواں کھودا اس کیلئے اس کنویں کا اردگرد چالیس ہاتھ ہے۔

ان دونوں حدیثوں سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بنجر زمین میں کنواں کھودے تو اس کنویں کے اردگرد ہر طرف دس دس ہاتھ جن کا مجموعہ چالیس ہاتھ بنتا ہے کنواں کھودنے والے کا حق ہے کوئی دوسرا شخص نجاست کیلئے یا گندے پانی کیلئے گڑھا کھودنا چاہے یا کنواں بنانا چاہے تو دس ہاتھ چھوڑ کر اس کے بعد بنا سکتا ہے دس ہاتھ کے اندر نہیں بنا سکتا کیونکہ اگر دس ہاتھ کے

اندر بنائے گا تو نجاست کا اثر کنویں میں آ جائے گا۔ لیکن اگر دس ہاتھ کا فاصلہ ہو جائے تو پھر کنویں پر اثر نہ پڑے گا اس سے معلوم ہو گیا کہ دس ہاتھ کا فاصلہ ہو تو نجاست کی سرایت میں رکاوٹ بنتا ہے تاہم اگر نجاست کا اثر ظاہر ہو جائے تو وہ پانی نجس ہو جائے گا

اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ایک روایت میں ہے کہ جب پانی قلتین کی مقدار ہو اس کو کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی (الا یہ کہ اس کا کوئی وصف بدل جائے) اور قلتین یعنی دو مٹکے جیسا کہ آج کل پلاسٹک کی مٹکا نما ٹینکی ہے اگر یہ دو بھر کر زمین پر پھیلا دیے جائیں تو یہ بھی تقریبا دہ دردہ کی مقدار بن جاتا ہے۔

غیر مقلد شاہین کی جہالتیں وخیانتیں:

(۱،۲)......غیر مقلد شاہین نے تاثر یہ دیا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک دہ دردہ حوض کا پانی بالکل نجس نہیں ہوتا حالانکہ یہ بات غلط ہے حنفیہ نے صراحۃً لکھا ہے کہ دہ دردہ کا پانی جاری پانی کی طرح ہے کہ محض وقوع نجاست سے نجس نہیں ہوتا تغیر وصف سے نجس ہو جاتا ہے لیکن غیر مقلد شاہین نے عوام الناس کو دھوکہ دینے کیلئے بہشتی زیور کی عبارت میں دو خیانتیں کی ہیں، ایک یہ کی کہ اس میں سے اس جملہ کو ''یہ بہتے ہوئے پانی کی مثل ہے'' حذف کر دیا دوسری خیانت یہ کی ہے کہ بہشتی زیور کے اندر اسی مسئلہ نمبر ۱۱ کے اخیر میں لکھا ہے البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں اتنی نجاست پڑ جائے کہ رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے یا بدبو آنے لگے تو نجس ہو جائے گا اس عبارت سے اس تاثر کی نفی ہو جاتی ہے جو شاہین صاحب دینا چاہتے ہیں اس لئے اس کو نقل ہی نہیں کیا۔

(۳)......حنفیہ نے جو اصول دہ دردہ حوض کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ محض نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا بلکہ تغیر وصف سے نجس ہوتا ہے غیر مقلدین کے ہاں تھوڑے سے تھوڑے پانی کے بارے میں بھی یہی اصول ہے حتی کہ نزل الابرار ص ۳۱ ج ۱ میں لکھا ہے کہ اگر کنواں

(ٹینکی،حوض) چھوٹا ہوا اور پانی بھی تھوڑا ہو اس میں نجاست گرنے یا جانور کے پھلنے پھٹنے اور بال و پر اکھڑنے سے رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے تو ناپاک ہے ورنہ پاک ہے ۱۳ اس کے باوجود دہ دردہ کا مسئلہ توڑ موڑ کر عوام کو گمراہ کرنا خیانت نہیں تو اور کیا ہے۔

(۴)...... غیر مقلد شاہین کا اصل اعتراض یہ ہے کہ حنفیوں نے جو پانی کے پاک ناپاک ہونے کا اصول دہ دردہ حوض کے بارے میں لکھا ہے ان کو چاہئے تھا کہ وہ غیر مقلدین کی طرح ایک گلاس پانی میں بھی اسی اصول کو اپناتے اور تھوڑے یا زیادہ پانی میں فرق نہ کرتے جیسا کہ غیر مقلدین فرق نہیں کرتے چنانچہ ان کے نزدیک بڑے تالاب کے پانی میں اور ایک گلاس کے پانی میں کوئی فرق نہیں ہے دونوں کا حکم ایک ہے، اگر نجاست گرنے سے پانی کا کوئی وصف بدل جائے تو ناپاک ہے ورنہ پاک ہے، چوہے کی مینگنیاں گلاس میں نیچے پڑی رہیں غیر مقلد شاہین اس کو پی لے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ پانی کا کوئی وصف تبدیل نہیں ہوا لیکن ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ قلیل وکثیر کا یہ فرق احادیث رسول ﷺ سے ثابت ہے اور دہ دردہ کا اشارہ بھی احادیث میں موجود ہے اگر ان کو یہ حدیثیں معلوم نہیں تو یہ جہالت ہے اور اگر معلوم ہونے کے باوجود اس دھوکہ بازی پر مصر ہیں تو یہ خیانت ہے۔

(۵)...... غیر مقلد شاہین نے دہ دردہ (جو بڑا حوض ہے) کے بارے میں زبان طعن دراز کی لیکن ابن ماجہ کے باب الحیاض میں مذکور حضرت جابرؓ کی مرفوع حدیث کے متعلق کیا خیال ہے جس میں مذکور ہے کہ حوض میں مردار گدھا پڑا تھا اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ کی اجازت سے صحابہؓ نے پیا اور بھر کر لے بھی آئے، شاہین صاحب آپ کے اعتراض کی زد صرف امام ابوحنیفہ اور فقہ حنفی پر ہی نہیں پڑتی بلکہ رسول ﷺ و اصحاب رسول ﷺ پر بھی زد پڑتی ہے فھل انتم منتھون؟

(٦)......دہ دردہ حوض کے ایک کنارے میں مرا ہوا کتا پڑا ہے اور پانی کا کوئی وصف تبدیل نہیں ہوا تو دوسرے کنارے سے استعمال کرنا حنفیہ کے نزدیک جائز ہے، آپ کو اس پر اعتراض ہے لیکن غیر مقلدین کے نزدیک تو اس صورت میں کتے کے اوپر سے، نیچے سے، اردگرد سے جہاں سے چاہیں پانی لے کر پی سکتے ہیں، کیونکہ پانی کا رنگ یا بو یا مزہ نہیں بدلا اس کے باوجود آپ فقہ حنفی پر اعتراض کرتے ہیں؟ کیا یہ ضد، جہالت اور خیانت نہیں؟

غیر مقلدین سے سوالات:

(١)...... پانی کے گلاس میں پیشاب کے دو، تین قطرے گر گئے جس سے پانی کا رنگ، بو، مزہ تبدیل نہیں ہوا وہ پانی پاک ہے یا ناپاک؟ قرآن وحدیث کی صریح اور واضح غیر معارض دلیل سے جواب دیں اور اپنی کسی معتبر کتاب کا حوالہ بھی پیش کریں۔

(٢)......دہ دردہ حوض کے ایک کنارے میں کتا مرا ہوا پڑا ہے جس سے پانی کا رنگ، بو، مزہ تبدیل نہیں ہوا فقہ حنفی کے مطابق دوسرے کنارے سے (اور غیر مقلدین کے مذہب کے مطابق بے شک کتے والے کنارے سے بھی پانی پینا جائز ہے) یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے موافق ہے تو موافقت والی آیات واحادیث اور قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو وہ آیات واحادیث تحریر فرمادیں جن میں دہ دردہ حوض کے ایسے پانی پینے سے منع کیا گیا ہے؟

(٣)......شیر خوار بچے نے پیشاب کیا اس کی چھینٹیں پانی میں پڑ گئیں بچے کی غیر مقلدن ماں نے دیکھا پانی کا کوئی وصف تبدیل نہیں ہوا اس نے اس پانی سے سالن پکایا، آٹا گوندھ کر روٹی پکائی، چائے بنائی، اس سے شربت بنایا، وہی پانی دودھ میں ڈالا تو یہ چیزیں پاک ہیں یا ناپاک؟ صریح حدیث سے جواب دیں۔

(٤)......دہ دردہ سے چھوٹے حوض میں مرا ہوا خنزیر پڑا ہے لیکن پانی کا کوئی وصف تبدیل

نہیں ہوا وہ پاک ہے یا ناپاک؟ صاف صریح حدیث سے جواب دیں نہ قیاس کریں نہ کسی امتی کی تقلید کریں اور نہ ہی فقہ حنفی سے مسئلہ چوری کریں۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاھک: گاہک نے دیکھا کہ پانی کے بھرے ہوئے ٹب میں کتے نے پاخانہ کردیا ہے، ادھر حوض کے ایک کنارے میں خنزیر بیٹھا مزے لے رہا ہے دوسرے کنارے میں مرا ہوا کتا پڑا ہے، بالٹی میں شیر خوار بچے نے پیشاب کردیا ہے کچھ لمحوں بعد گاہک پانی طلب کرتا ہے بھئی ذرا پانی تو پلادو۔

بیرا: اینگلو اہلحدیث، بہت اچھا حاضر بیرا ٹب سے گلاس بھر کر لاتا ہے۔

گاھک: ارے اف اس میں تو میرے سامنے ابھی کتے نے پاخانہ کیا ہے۔

بیرا: انگلو اہلحدیث، پھر کیا ہوا پانی پاک ہے کیونکہ ہماری کتاب نزل الابرار کے ص ۵۰ ج ۱ پر ہے کہ کتے کا پیشاب، پاخانہ پاک ہے اور بدور الاہلہ ص ۱۵ پر ہے کہ تمام جانوروں کا پیشاب پاخانہ پاک ہے حتی کہ نجاست خور جانوروں کا پیشاب پاخانہ بھی پاک ہے، پھر پانی کا رنگ، بو، مزہ بھی تبدیل نہیں ہوا اور ہماری معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ ایسا پانی پلید نہیں ہوتا دیکھئے نزل الابرار ج ۱ ص ۱۹، فتاوی نذیریہ ج ۱ ص ۳۳۸، فتاوی ثنائیہ ج ۱ ص ۶۱۴، بدور الاہلہ ص ۲۰ عرف الجادی ص ۹، کنز الحقائق ص ۱۲، صلاۃ الرسول ص ۵۳۔

گاھک: بھائی یہ پانی آپ کو مبارک مجھے تو کہیں اور سے لادو۔

بیرا: اینگلو اہلحدیث، اب بیرا بالٹی اٹھا کر اس کے سامنے لاتا ہے جناب یہ صاف ستھرا پانی ہے۔

گاھک: یہ عجیب صاف ستھرا پانی ہے ابھی تو اس میں ایک شیر خوار بچے نے پیشاب کیا ہے۔

بیرا: اینگلو اہلحدیث، آپ فقہ زدہ معلوم ہوتے ہیں اگر آپ میں یہ بیماری نہ ہوتی تو ان

وسوسوں میں نہ پڑتے ہمارے مذہب اہل حدیث میں شیر خوار بچے کا پیشاب پاک ہے پھر اس پانی کا رنگ، بو، مزہ ذرہ برابر تبدیل نہیں ہوا یہ تو شیر خوار بچے کا پیشاب ہے ہمارے مذہب کے مطابق اگر بالٹی میں پاخانہ بھی گر جائے تو پانی اس وقت تک پلید نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف تبدیل نہ ہو جائے، بات صاف ہے ہم آپ کے فقہ والے نخرے پورے نہیں کر سکتے آپ تشریف لے جائیں۔

آئینہ دیکھتے ہو کیوں جانم
میری آنکھ میں دیکھ لو خود کو



اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۸ پر لکھا ہے!

گاھک: ہوٹل میں رات بسر کرنے والوں کو آپ کونسی سہولت مہیا کرتے ہیں؟

بیــرا : ہم فقہ حنفی کی روشنی میں اپنے گاہکوں کو خوش کرنے کیلئے پوری پوری پر تعیش سہولیت مہیا کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں، اگر آپ زنا کیلئے عورت طلب کریں تو اس کام کیلئے کرایہ پر عورت دستیاب ہے کیونکہ ہمارے مذہب میں عورت کرایہ پر لے کر اس سے زنا کرنے میں کوئی سزا نہیں ہے (فتاوی قاضی خان ص ۲۶۸ ج ۳ برحاشیہ عالمگیری)

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ا:

مسئلہ فقہ حنفی (متاجرہ عورت کے ساتھ وطی)

فتاوی عالمگیری میں ہے کہ ایک عورت کے ساتھ اجرت طے کی تا کہ اس کے ساتھ وطی کرے تو ان پر حد نہیں البتہ دونوں کو دردناک سزا دی جائے گی اور دونوں کو قید میں رکھا جائے گا جب تک کہ وہ توبہ نہ کریں، امام ابو یوسف و امام محمد نے فرمایا ان دونوں پر حد لگائی جائے گی دراصل یہ دونوں قول امام ابوحنیفہ کے ہیں لیکن خود امام ابوحنیفہ نے تعزیر والے قول کو ترجیح دی ہے اور امام ابو یوسف و امام محمد نے حد والے قول کو ترجیح دی ہے بہر کیف تینوں امام سزا پر متفق ہیں اور فتوی حد والے قول پر ہے چنانچہ درمختار مع ردالمحتار ج ۳ ص ۱۸۲ پر ہے والحق وجوب الحد اور حق بات یہ ہے کہ حد واجب ہے، پھر امام ابوحنیفہ کے نزدیک حد واجب نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مہر کیلئے اجرت کا لفظ قرآن کریم میں پانچ جگہ

استعمال ہوا ہے (۱،۲) پ ۵ آیت ۲۴،۲۵ (۳) پ ۶ آیت ۵ (۴) پ ۲۸ ممتحنہ آیت ۱۰ (۵) پ ۲۳ آیت ۵،۷ یہاں اجور سے مراد مہر ہے پس متاجرہ کے ساتھ وطی مہر کے عوض ہوئی جیسا کہ حلال وطی بھی مہر کے عوض ہوتی ہے اس شبہ کی وجہ سے حد ساقط ہو گئی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادرؤا الحدود بالشبہات یعنی حد کو شبہات کی وجہ سے ساقط کرنا تم پر واجب ہے، چنانچہ امام اعظم نے متاجرہ والی صورت میں مذکورہ بالا شبہ کی وجہ سے حد ساقط کر دی اور حضرت عمرؓ کے ایک اثر سے اس کی تائید ہوتی ہے وہ یہ کہ ایک عورت نے ایک آدمی سے مال طلب کیا اس نے اس کو مال دینے سے انکار کر دیا جب تک وہ عورت اپنے نفس پر اس کو قدرت نہ دے فدرأ عمر عنهما الحد وقال هذا مهرها پس حضرت عمرؓ نے ان دونوں سے حد ساقط کی اور فرمایا کہ یہ مال اس کا مہر ہے (فتح المعین ص ۲۶۲ ج ۲) لیکن سقوط حد کی صورت میں بدی پھیلنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے اس کے سد باب کیلئے تعزیر واجب کی گئی اور تعزیر میں قتل کرنا بھی جائز ہے۔

غیر مقلد شاہین کی خیانتیں:

(۱)...... فتاوی قاضیخان اور فتاوی عالمگیری وغیرہ کتب حنفیہ میں حد کی نفی ہے مطلق سزا کی نفی نہیں اس لئے لا حد علیہ کا یہ معنی کرنا اس پر کوئی سزا نہیں بہت بڑی جہالت یا خیانت ہے۔

(۲) فتاوی قاضی خان میں پہلے اصول بیان کیا گیا ہے کہ شبہ کی وجہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے پھر شبہ کی قسمیں اور مثالیں ذکر کیں متاجرہ عورت کی مثال بھی شبہ کے ضمن میں مذکور ہے یعنی اس میں بھی شبہ کی وجہ سے امام ابوحنیفہ کے نزدیک حد واجب نہیں ہوتی کیونکہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے حدود شبہات کی وجہ سے ساقط کر دو، غیر مقلد شاہین کو چاہیئے تھا کہ وہ شبہ والی بات بھی ذکر کرتے بلکہ شبہ کی وجہ سے حد ساقط کرنے والی حدیث بھی لکھتے لیکن اس

صورت میں ان کی فقہ دشمنی والا مقصد پورا نہ ہوسکتا گو کہ وہ خیانت سے بچ جاتے۔

(۳)......غیر مقلد شاہین نے حوالہ کتاب میں لکھا فتاوی قاضی خان برحاشیہ عالمگیری یعنی وہ فتاوی قاضی خان جو عالمگیری کے حاشیہ پر ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کتابیں شاہین صاحب کے سامنے تھیں اور فتاوی عالمگیری میں سزا کے بارے میں دو باتیں لکھی ہیں (۱) امام ابوحنیفہ کے نزدیک ان پر حد واجب نہیں البتہ ان دونوں کو دردناک سزا دی جائے گی پھر توبہ کرنے تک ان کو قید رکھا جائے گا (۲) امام ابو یوسف وامام محمد کے نزدیک ان پر حد جاری کی جائے گی، لیکن برا ہو ضد وعناد اور فقہ دشمنی کا کہ ان کو یہ دونوں باتیں نظر نہ آئیں ،اور اگر نظر آ گئی تھیں تو فقہ دشمنی کی وجہ سے ان کو لکھنا گوارا نہ کیا۔

(۴)......پھر ردالمختار میں صراحۃ ہے والحق وجوب الحد یعنی وجوب حد والا قول حق ہے تو دوسرا قول متروک ہو گیا اس متروک قول کو لیکر اعتراض کرنا ایسا ہی ہے جیسے رافضی منسوخ آیات کو لے کر تحریف قرآن کے مسئلہ میں مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں س جیسے منسوخ آیات کو لیکر رافضی کا اعتراض کرنا غلط ہے ایسے ہی فقہ حنفی کے متروک وغیر مفتی بہ اقوال کو لے کر اعتراض کرنا بھی غلط بلکہ خیانت ہے۔

غیر مقلدین سے سوالات:

(۱)......اجرت دے کر زنا کرنے پر حد کا حکم صراحۃً حدیث میں دکھائیں؟

(۲)......فقہ حنفی میں جو حد کی نفی کی گئی ہے یہ قرآن وحدیث کے موافق ہے یا مخالف ہے؟ اگر موافق ہے تو وہ صریح آیت یا حدیث پیش کریں کہ جس کے موافق ہے اور اگر مخالف ہے تو وہ صریح آیت یا حدیث پیش کریں جس میں اجرت دے کر زنا کرنے پر حد کا حکم صراحۃ مذکور ہے؟

(۳)......شبہ کی تعریف صراحۃ حدیث میں دکھائیں؟ جس کی وجہ سے حد کو ساقط کرنے کا حدیث میں حکم دیا گیا ہے۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاھک : ہوٹل میں رات بسر کرنے والوں کو یا دن گذارنے والوں کو آپ کون سی سہولیات مہیا کرتے ہیں؟

بیرا : اینگلو اہلحدیث، ہم نے ایک تو متعہ خانہ کھولا ہوا ہے کیونکہ فقہ نبوی والی ہماری کتاب نزل الابرار ص۳۴ ج ۲ پر ہے کہ متعہ کا جواز قرآن پاک کی قطعی آیت سے ثابت ہے ہماری ایک اور معتبر کتاب ہدیۃ المھدی کے ص۱۱۸ پر ہے کہ متعہ پر اعتراض وانکار بھی جائز نہیں۔

دوسرا ہمارے ہاں پستانوشی کا انتظام بھی ہے کیونکہ ہماری معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر کوئی (غیر مقلدن) عورت بڑے آدمی کو دودھ پلائے تو جائز ہے تاکہ باہمی نظربازی کا جواز بھی پیدا ہوجائے اور ان پر آئندہ کوئی بدگمانی بھی نہ ہو (عرف الجادی ص۱۳۰، الروضۃ الندیہ ص۸۷ ج۲، بدور الاہلہ ص۲۱۶ ،فتاوی ستاریہ ج۳ص۵۳ ، جواب نمبر ۳۸۰ ،نزل الابرار ج۲ص ۷۷، کنز الحقائق ص ۶۷ ،لغات الحدیث ج۲ص ۸۵ مادہ رضع)

تیسرے ہم نے سپیشل لوہے اور لکڑی کے آلات بھی بنوار کھے ہیں تاکہ اگر زیادہ رش کی وجہ سے نمبرا نمبر۲ سے مانگ پوری نہ کر سکیں تو وہ ہمارے ان تیار شدہ آلات کے ذریعے خودلذتی کا مزہ تو لے سکیں کیونکہ ہماری فقہ نبوی والی معتبر کتاب نزل الابرار کے ص۲۴ ج۱ پر ہے کہا گر کوئی مرد لوہے یا لکڑی کا آلہ تناسل اپنی دبر میں داخل کرے تو اس پر غسل فرض نہیں اور اگر کوئی عورت باوضوء ہو کر لوہے یا لکڑی کا ذکر اتنی احتیاط سے استعمال کرے کہ ذکر تو سارا اندر جاتا رہے مگر ہاتھ کی ہتھیلی اندان نہانی کو نہ لگے تو وضوء بھی نہیں ٹوٹتا۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد　　　جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۸ پر لکھا ہے!

گاھک: شراب نوشی کا آپ کے ہاں کیا بندوبست ہے؟

بیرا: جناب ہمارے ہاں انگور اور کھجور کے علاوہ متعدد اشیاء مثلاً جو، مکئی، سیب، شہد وغیرہ اشیاء کو پکایا جائے یا بغیر پکائے بھی ان میں (نشہ کی) شدت آ جائے تو "یجوز شربہ" (فتاوی عالمگیری ص۴۱۴ ج ۵) اور کھجور کے نبیذ کے ۹ پیالے پینے سے آپ کو نشہ نہیں آتا اور دس پیالے پینے سے نشہ آ جاتا ہے تو ۹ پیالے ہم فراہم کر سکتے ہیں (فتاوی عالمگیری ص۴۱۳ ج۵) اور ہمارے ہاں "خمر ابویوسفی" یعنی ابویوسفی برانڈ شراب بھی دستیاب ہے جو کہ ہمارے مشہور امام قاضی ابو یوسف خلیفہ وقت ہارون الرشید کے عشرت کدے کو بادہ نوشی اور مے خواری سے معمور کرنے کیلئے اپنی نگرانی میں کشید کرایا کرتے تھے۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ا:

مسئلہ فقہ حنفی (خمر و دیگر مسکرات کا حکم)

(جز نمبر ا) خمر کی تعریف "وھو اسم للنی من ماء العنب اذا صار مسکرا" ترجمہ انگور کا ناپختہ پانی جب اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو وہ خمر ہے البتہ مجازاً ہر مسکر کو خمر کہا جاتا ہے، جیسا کہ انگور کے جوس کو بھی مجازاً خمر کہا گیا ہے قرآن کریم میں ہے انی اعصر خمراً" یعنی میں خمر نچوڑتا ہوں اور ظاہر ہے کہ انگور سے خمر کو نہیں نچوڑا جاتا بلکہ جوس ہی نچوڑا جاتا ہے پس یہاں پر جوس کو مجازاً خمر کہا گیا ہے۔

خمر کے احکام: حنفیہ کے نزدیک خمر کے احکام یہ ہیں:

(ا)......خمر کی حرمت قطعی ہے اس کی حرمت کا منکر کافر ہے۔

(۲)......بیع و ہبہ وغیرہ کے ذریعے خمر کا خود مالک بننا یا دوسرے شخص کو مالک بنانا دونوں حرام ہیں

(۳) ......تھوڑی سی مقدار جس سے نشہ نہ آئے وہ بھی حرام ہے اور اس کی وجہ سے حد (اسی کوڑے) واجب ہیں۔

(۴) ......اس کے تلف کرنے پر کوئی ضمان نہیں ہے۔

(۵) ...... پیشاب، پاخانہ اور دم مسفوح کی طرح نجاست غلیظہ ہے۔

(۶) ......اس کے ساتھ کسی قسم کا نفع اٹھانا جائز نہیں مثلاً دوا کے طور پر استعمال کرنا یا بالوں کو لگا کر کنگھی کرنا یا زخم پر لگانا یا جانوروں کو پلانا یا جانوروں کے زخم پر لگانا حتی کہ خمر کے ساتھ حقنہ کرنا یا ذکر کے سوراخ میں قطرے ڈالنا، مٹی گوندھ کر اس مٹی کو استعمال کرنا حتی کہ خمر کی طرف خوش دلی کے ساتھ بطور لذت وفرحت دیکھنا بھی حرام ہے، آ تا خمر کے ساتھ گوندھ کر روٹی پکائی تو وہ روٹی نجس ہے اور اس کے پاک کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے

(جز نمبر۲) خمر کے علاوہ باقی جتنے بھی مسکرات ہیں ان سب کے بارے میں پوری امت محمدیہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ان میں حد اس وقت واجب ہوگی جب ان کے پینے سے نشہ آ جائے اگر مقدار نشہ سے کم پیا تو حد اجب نہ ہوگی بلکہ اس صورت میں تعزیر آئے گی چنانچہ امام محمد فرماتے ہیں کہ خمر کے ایک گھونٹ میں بھی حد واجب ہوگی لیکن دوسرے مسکرات کی وجہ سے جب تک نشہ نہ آئے حد واجب نہ ہوگی البتہ تعزیر لگائی جائے گی، اور امام ابوحنیفہ کا قول بھی یہی ہے (کتاب الآثار ص ۱۳۷) ہاں حلت وحرمت کے لحاظ سے اس میں تفصیل ہے۔

بـــاذق : (انگور کا پانی) اتنا پکایا جائے کہ دو ثلث سے کم خشک ہو جائے اور باقی میں نشہ پیدا ہو جائے۔

مـــنصف : (انگور کا پانی) اتنا پکایا جائے کہ نصف خشک ہو جائے اور نصف باقی رہ جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔

نـــقيـــع الذبيب : کشمش پانی میں ڈالی جائے حتی کہ اس کی مٹھاس پانی میں آ جائے اور بغیر پکانے کے اس میں نشہ پیا ہو جائے۔

نقیع التمر : ترکھجور پانی میں ڈالی جائے اور کھجور کی مٹھاس پانی میں آ جائے اور بغیر پکانے کے اس میں نشہ پیدا ہو جائے اس کا نام السکر بھی ہے۔

یہ چار قسمیں بالاتفاق حرام ہیں ان کی معمولی مقدار بھی جائز نہیں ان چار کے علاوہ کچھ اور قسمیں بھی ہیں ان میں سے بعض انگور کے پانی کو پکا کر بنائی جاتی ہیں ار بعض خشک کھجور اور کشمش سے بنائی جاتی ہیں اور بعض قسمیں گندم، جو وغیرہ سے بھی بنائی جاتی ہیں اگر ان کو محض تعیش کے طور پر پیا جائے تو بالاتفاق حرام ہیں اور تقویت حاصل کرنے کیلئے پیا جائے تو اس کے بارے میں امام ابوحنیفہ کے دو قول ہیں۔

(۱)......مقدار نشہ سے کم پینا جائز ہے البتہ اتنی مقدار جس سے نشہ آ جائے حرام ہے، اس قول کو امام ابو یوسف اور امام ابوحنیفہ نے ترجیح دی ہے۔

(۲)......قلیل وکثیر کا پینا حرام ہے، امام محمد نے اسی قول کو ترجیح دی ہے عالمگیری میں ہے وبہ ناخذ یعنی ہم امام محمد کے اسی قول کو لیتے ہیں درمختار میں ہے وبہ یفتی امام محمد کے قول پر فتوی ہے، علامہ شامی نے (۹) کتابوں کے نام لکھ کر فرمایا ان سب نے لکھا ہے ہمارے زمانے میں فتوی امام محمد کے قول پر ہے غلبہ فساد کی وجہ سے اور اس لئے بھی کہ فساق ان اشربہ پر جمع ہو جائیں گے اور ان کا مقصد ہوگا نشہ اور بے ہودگی

(درمختار مع ردالمختار ص۳۲۳ ج ۵)

پھر خمر کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہے اس لئے خمر کی حرمت قطعی اور اس کو حلال سمجھنے والا کافر جبکہ دوسرے مسکرات کی حرمت خبر واحد سے ثابت ہے اس لئے ان کی حرمت ظنی ہے ان کی حرمت کا منکر کافر نہیں، نیز یہ مسکرات حقیقتاً خمر نہیں کیونکہ ان کے الگ الگ نام ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خمر سے جدا قسم ہے اس لئے خمر میں مطلقاً حد واجب ہے خواہ نشہ آئے یا نہ آئے جبکہ باقی مسکرات میں حد کا وجوب محض ان کے پینے کی وجہ سے نہیں بلکہ سکر کی وجہ سے ہے لہذا نشہ ہوگا تو حد واجب ہوگی ورنہ نہیں تاہم مقدار سکر سے کم

پینا بھی مفتی بہ قول کے مطابق حرام ہے اور قابل تعزیر ہے (فتاوی عالمگیری ص۱۳۸ ج۴ ،درمختار مع ردالمختار ص۳۰۸ ج۵، ہدایہ ص۲۸۴ ج۷ ادارۃ القرآن کراچی)

خمر اور دوسرے اشربہ کے درمیان فرق احادیث کی روشنی میں:

(۱)......عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ "(طحاوی ص۲۹۷ ج۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک انگور سے خمر ہوتا ہے اور میں تمہیں روکتا ہوں ہر نشہ آور چیز سے۔

(۲)......عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا وَالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ "(طحاوی ص۲۸۳ ج۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ حرام کی گئی خمر کی ذات اور دوسرے ہر مشروب سے نشہ کی مقدار۔

(۳)......عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيْلِهَا وَكَثِيْرِهَا وَالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ "(سنن نسائی ص۲۸۳ ج۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ حرام کی گئی خمر کی ذات خواہ قلیل ہو یا کثیر اور مقدار نشہ ہر شراب سے۔

(۴)......عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيْلِهَا وَكَثِيْرِهَا وَالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ "(سنن نسائی ص۲۸۳ ج۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ حرام کی گئی خمر کی ذات خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر شراب سے وہ مقدار جو نشہ لائے۔

(۵)......عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيْلِهَا وَكَثِيْرِهَا وَمَا اَسْكَرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ "(سنن نسائی ص۲۸۳ ج۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ حرام کی گئی ہے خمر قلیل ہو یا کثیر اور ہر شراب سے وہ مقدار جو نشہ لائے۔

(۲)......عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَمَّا الْخَمْرُ فَحَرَامٌ لَا سَبِيْلَ اِلَيْهَا وَاَمَّا مَا عَدَاهَا مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ " (زجاجۃ المصابیح ص ۱۰۸ ج ۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ خمر حرام ہے اس کی طرف کوئی راستہ نہیں لیکن خمر کے علاوہ باقی اشربہ میں سے ہر مسکر حرام ہے۔

ان روایات سے دو چیزیں ثابت ہوئیں!

(۱)......خمر الگ قسم ہے باقی اشربہ جدا قسم ہے کیونکہ عطف مغایرت کا تقاضا کرتا ہے۔

(۲)...... ہر ایک کا حکم بھی جدا ہے کہ خمر کی ذات حرام ہے لہذا وہ قلیل و کثیر حرام ہے جبکہ باقی اشربہ میں سے مقدار سکر حرام ہے اس سے کم مقدار حرام نہیں ان اشربہ میں امام ابوحنیفہ کے قلیل وکثیر کے درمیان فرق کرنے والے قول کی بنیاد یہی احادیث ہیں ۔ کیونکہ خمر کے علاوہ باقی اشربہ کے نام جدا ہیں نیز ان روایات کی وجہ سے ان اشربہ کی قلیل مقدار میں حد کا معاملہ مشتبہ ہو گیا اور حدود شبہات کی وجہ سے ساقط ہو جاتی ہیں اس لئے قلیل مقدار کا پینا حلال ہو یا حرام دونوں صورتوں میں حد واجب نہ ہو گی البتہ امام محمد کے نزدیک تعزیر واجب ہو گی اور امام ابو حنیفہ کا دوسرا قول یہی ہے اس قول کی بنیاد درج ذیل احادیث پر ہے!

(۷)......"عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ "

(زجاجۃ المصابیح ص ۱۰۹ ج ۳)

ترجمہ: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے تو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

(۸)...... عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا اَسْكَرَ الْفَرْقُ مِنْهُ فَمِلْأُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ " (طحاوی ج ۲ ص ۲۴۹)

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس چیز کے تین صاع نشہ لائیں اس کا ایک چلو بھی حرام ہے "وَبِہٖ یُفْتٰی فِیْ زَمَانِنَا لِغَلْبَۃِ الْفَسَادِ" ہمارے زمانے میں بوجہ غلبہ فساد اسی پر فتویٰ دیا جائے گا (زجاجۃ المصابیح ص۱۰۱ ج۳) مزید احادیث کتاب الآثار محمد ابواب الاشربہ ص۱۹۰ پر دیکھیں۔

غیر مقلدین کے نزدیک خمر کا حکم:

(۱)......"وَلَیْسَ بِنَجَسٍ عِنْدَنَا خِلَافاً لِلْاَئِمَّۃِ الْاَرْبَعَۃِ" اور ہمارے نزدیک نجس نہیں ہے برخلاف ائمہ اربعہ کے کہ ان کے نزدیک نجس ہے (نزل الابرار ص۲۹۹ ج۲، عرف الجادی ص۱۰، کنز الحقائق ص۱۰۳، ۱۹۰، الروضۃ الندیہ ص۲۱، ۴۰ ج۱، بدور الاہلہ ص۱۵)

(۲)......غیر مقلدین کے نزدیک خمر پینے پر حد واجب نہیں ہے بلکہ ہاتھ یا لاٹھی یا جوتے یا کپڑے کے ساتھ مارنا واجب ہے اتنی مقدار کہ جتنی حاکم مناسب خیال کرے پس یہ سزا از قسم تعزیر ہے کیونکہ حد پر تو عہد عمر میں فیصلہ ہوا، اور نبی پاک ﷺ سے یہ حد ثابت نہیں (الروضۃ الندیہ ص۲۸۴ ج۲، نزل الابرار ص۲۹۹ ج۲، عرف الجادی ص۲۱۳، کنز الحقائق ص۱۰۳، بدور الاہلہ ص۴۲۶)

(۳)......جب غیر مقلدین کے نزدیک خمر نجس نہیں اور حنفیہ کے نزدیک نجاست غلیظہ ہے تو حنفیہ کے بیان کردہ احکام خمر کے مطابق دونوں مذہبوں میں تقابلی فرق یوں ہوگا!

خمر کے حکم میں فقہ حنفی وفقہ غیر مقلدین کے درمیان فرق

فقہ حنفی	فقہ غیرمقلدین
(۱) خمر کے چند قطرے پانی میں گر جائیں تو پانی نجس ہے۔	(۱) خمر پانی میں خوب مل جائے تب بھی پانی پاک ہے۔
(۲) خمر کپڑے یا برتن کو لگ جائے تو کپڑا اور برتن نجس ہے۔	(۲) خمر آلود کپڑا اور برتن پاک ہے۔

(۳)خمر بدن یا جائے نماز پر لگ جائے تو نجس ہے۔	(۳)خمر کے ساتھ بدن پر مالش کرے یا جائے نماز تر کرلے تو بھی پاک ہے۔
(۴)خمر کے ساتھ آٹا گوندھ کر روٹی پکائی تو روٹی ناپاک ہے(فتاوی عالمگیری ص۱۳۹ ج۴)	(۴)خمر کے ساتھ آٹا گوندھ کر روٹی پکائی تو روٹی پاک وحلال ہے (نزل الابرار ص ۳۰ ج ۱ ،ص ۳۳۰ ج ۲ ،ص۸۹ ج۳،کنز الحقائق ص ۱۹۱،۱۰۴)
(۵)خمر کا جانور کے زخم پر لگانا حرام ہے۔	(۵) غیر مقلدین سر کی مالش کریں تو بھی جائز ہے کیونکہ پاک ہے۔
(٦) خمر کا ذکر کے سوراخ میں ڈالنا حرام ہے	(٦)غیر مقلدین ناک یا کان میں ڈالیں تب بھی جائز ہے۔
(۷) خمر پینے والے کو بطور حد اسی کوڑے مارے جائیں۔	(۷)خمر پینے والے کو کپڑے کے کنارے سے مار کر سزا دی جائے۔

مشروب ابویوسفی:

حضرت امام ابویوسف ایک مشروب استعمال کرتے تھے اس کا نام ہے'' مشروب ابو یوسفی'' فتاوی عالمگیری ص۱۳۸ ج۴ پر اس کی وضاحت یہ ہے کہ مثلث عنبی (یعنی انگور کا پانی اتنا پکایا جائے کہ اس کے دو ثلث خشک ہو جائیں ایک ثلث باقی رہ جائے اور اس میں سکر بھی آ جائے) میں پانی ڈال دیتے حتی کہ وہ پتلا ہو جاتا پھر اس کو رکھ دیا جاتا جب وہ کچھ گاڑھا ہو جاتا تو امام ابویوسف اس کو پیتے ،لیکن یہ بات واضح ہے کہ مثلث ان اشربہ میں سے ہے جن کی نشہ آور مقدار حرام ہے قلی مقدار جو غیر مسکر ہے وہ حرام نہیں ،اس کے باوجود امام ابویوسف یہ احتیاط کرتے کہ اس میں پانی ملا کر پتلا کرتے اور پھر قدرے گاڑھا ہونے پر پیتے اس سے اس کی نشہ والی صفت بالکل ختم ہو جاتی اس کے

پینے کا جواز مندرجہ بالا پہلی چھ احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے، اس کے علاوہ ذیل کی احادیث بھی ملاحظہ فرمائیں!

(۱) ''وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْعُبَیْدَۃَ وَمُعَاذٌ شَرِبَ الطِّلَاءَ عَلَی الثُّلُثِ'' ۔

(صحیح بخاری ص۸۳۸ج۲)

حضرت عمرؓ، حضرت ابوعبیدۃ بن الجراحؓ، اور حضرت معاذؓ طلاء ثلث کو جائز کہتے تھے۔

(۲)......''وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَاَبُوْ جُحَیْفَۃَ عَلَی النِّصْفِ ''(صحیح بخاری ص۸۳۸ج۲)

حضرت براء بن عازبؓ اور حضرت ابوجحیفہؓ تو نصف جل جانے کے بعد بھی پی لیتے۔

(۳)...... ''قَالَ اَبُوْ الدَّرْدَاءِ فِیْ الْمُرِیْ ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّیْنَانُ وَالشَّمْسُ ''

(صحیح بخاری ص۸۲۶ج۲)

حضرت ابوالدرداءؓ خمر میں مچھلی ڈال کر دھوپ میں رکھ دیتے پھر فرماتے کہ مچھلی نے شراب کو ذبح کر دیا۔

(۴)...... عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِیْنَ قَدِمَ الشَّامَ فَشَکیٰ اِلَیْہِ اَھْلُ الشَّامِ وَبَاءَ الْاَرْضِ وَثِقْلِھَا وَقَالُوْا لَایُصْلِحُنَا اِلَّا ھٰذَا الشَّرَابُ فَقَالَ عُمَرُ اِشْرَبُوْا الْعَسَلَ فَقَالُوْا لَایُصْلِحُنَا الْعَسَلُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ ھَلْ لَکَ اَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْ ھٰذِہِ الشَّرَابِ شَیْئًا لَایُسْکِرُ فَقَالَ نَعَمْ فَطَبَخُوْا حَتّٰی ذَھَبَ مِنْہُ الثُّلُثَانِ وَیَبْقَی الثُّلُثُ فَاَتَوْہُ عُمَرَ فَاَدْخَلَ فِیْہِ عُمَرَ اِصْبَعَہٗ ثُمَّ رَفَعَ یَدَہٗ فَتَبِعَھَا یَتَحَطَّطُ فَقَالَ ھٰذَا الطِّلَاءُ ھٰذَا مِثْلُ طِلَاءِ الْاِبِلِ فَاَمَرَھُمْ عُمَرُ اَنْ یَّشْرَبُوْہُ ۔(موطأ امام مالک ص۶۹۵)

ترجمہ: حضرت محمو بن لبیدؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر ملک شام میں تشریف لے گئے وہاں کے لوگوں نے شکایت کی کہ ہمارے علاقے میں ایک وبا ہے جو فلاں چیز پینے کے بغیر نہیں جاتی، آپ نے فرمایا کہ شہد استعمال کرو انھوں نے کہا کہ شہد سے ٹھیک نہیں ہوتی تو انھوں

نے اس کو پکایا یہاں تک کہ دو تہائی جل گیا اور ایک تہائی باقی رہا، حضرت عمرؓ نے اس کو چکھا اور فرمایا کہ یہ تو طلاء مثلث کی مثل ہے پھر ان کو پینے کی اجازت دی۔

دیکھئے بوقت ضرورت مثلث پینے کی حضرت عمرؓ نے اجازت دے دی اور اس قسم کے مشروب کا پینا حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابوعبیدۃؓ، حضرت معاذؓ حضرت براءؓ وغیرہ جلیل القدر صحابہؓ سے ثابت ہے کیا ان جلیل القدر صحابہ کرامؓ کے بارے میں بھی خمر عمری (یعنی) ''عمری برانڈ شراب'' کا عنوان احناف کی ضد میں لکھنے کی جرات کریں گے؟

اے غیر مقلدین! خمر ابویوسفی کے طعن سے پہلے اس کا انجام تو سوچ لیتے، فھل انتم مسلمون؟

غیر مقلد شاہین کی خیانتیں:

(۱)......اشتداد کا معنی ہے کہ ان میں قوت آ جائے اور ان میں قبول نشہ کی صلاحیت پیدا ہو جائے اس لئے یہ معنی کرنا ''ان میں نشہ کی شدت آ جائے'' جہالت یا خیانت ہے۔

(۲،۳)......غیر مقلد شاہین نے ''یجوز شربہ'' کے بعد والی عبارت چھوڑ کر بڑی خیانت کی ہے اور پوری عبارت یہ ہے ''يَجُوْزُ شُرْبُهٗ مَا دُوْنَ السُّكْرِ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ حَرَامٌ شُرْبُهٗ قَالَ الْفَقِيْهُ وَبِهٖ نَاْخُذُ فَاِنَّ السُّكْرَ مِنْ هٰذِهِ الْاَشْرِبَةِ فَالسُّكْرُ وَالْقَدَحُ الْمُسْكِرُ حَرَامٌ بِالْاِجْمَاعِ'' امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نزدیک اس کا مقدار نشہ سے کم پینا جائز ہے اور امام محمد کے نزدیک اس کا پینا حرام ہے فقیہ نے کہا ہم اس امام محمد کے قول کو لیتے ہیں اور اگر ان اشربہ سے نشہ آ جائے تو پھر نشہ آور پیالہ بالاجماع حرام ہے، خلاصہ یہ کہ مقدار نشہ کا پینا بالاجماع حرام ہے اور مقدار نشہ سے کم میں دو قول ہیں ایک جواز کا ہے اور دوسرا حرمت کا ہے، لیکن فتوی امام محمد کے حرمت والے قول پر ہے، جب نشہ آور مقدار کا پینا بالاجماع حرام ہے تو غیر مقلد شاہین کا ''نشہ کی شدت آ جائے تو یجوز شربہ'' لکھنا اور اگلی عبارت کو چھوڑ کر تاثر دینا کہ خواہ نشہ آ جائے اور نشہ کی مقدار ہو تب بھی پینا جائز

ہے بہت بڑی خیانت ہے، پھر فتاوی عالمگیری میں یہ بھی صراحۃً لکھا ہوا ہے کہ ہم امام محمد کے قول کو لیتے ہیں،اس سے کچھ پہلے یہ بھی لکھا ہے''**والفتوی فی زماننا بقول محمد**'' ہمارے زمانے میں فتوی امام محمد کے قول پر ہے،یعنی قلیل بھی حرام ہے تو اس مفتی بہ قول کو چھوڑ کر غیر مفتی بہ قول کو لکھنا پھر اس غیر مفتی بہ قول کی عبارت بھی ادھوری نقل کرنا کذب ودجل اور مکروفریب کی دنیا میں بہت بڑا کارنامہ ہے۔

(۴)......فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے کہ جب کسی شخص نے نبیذ تمر (یعنی کھجوریں پانی میں بھگو دیں تاکہ ان کا مٹھاس پانی میں آجائے یہ میٹھا پانی نبیذ تمر ہے) کے نو پیالے پیا اس سے نشہ نہیں آیا''فاوجرالعاشر''(دسواں پیالہ جبری کور پر پلایا گیا ہے) سے مراد لیتے ہیں دسواں پیالہ خود پیا،اگر غیر مقلد شاہین نے واقعی اس کا یہی معنی سمجھا ہے تو یہ فقہ دشمنی کی نحوست اور انتہائی جہالت ہے اور اگر دیدہ دانستہ ایسا کیا ہے تو یہ کذب ودجل اور خیانت ہے۔

(۵)......غیر مقلد شاہین نے جس مشروب کو خمر ابو یوسفی''ابو یوسفی برانڈ شراب'' کا نام دیا ہے اس مشروب کا نام طلاء اور مثلث ہے اس کا جواز دس احادیث سے اوپر ثابت کیا گیا ہے اس مشروب کو جس کا جواز احادیث سے ثابت ہے اور صحابہ کرامؓ میں سے حضرت عمرؓ،حضرت علیؓ ،حضرت ابوعبیدہؓ ،حضرت معاذؓ حضرت براء بن عازبؓ وغیرہ جلیل القدر صحابہؓ نے پیا اور حضرت عمرؓ نے دوسروں کو پینے کی اجازت دی ہے اس کو خمر ابو یوسفی یا ابو یوسفی برانڈ کا نام دینا کیا حدیث اور صحابہ کرامؓ پر طعن نہیں؟ اگر شاہین ان احادیث کو نہیں جانتا تو یہ اس کی جہالت ہے اور ایسے جاہل آدمی کو محقق بن کر فقہ پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے،اور اگر جانتا ہے اور جاننے کے باوجود یہ طعن کر رہا ہے تو یہ کذب ودجل اور خیانت کی انتہاء ہے۔

(۶)......فتاوی عالمگیری کی کتاب الاشربہ میں صراحت ہے کہ ابو یوسف خود اس مشروب کو استعمال کرتے تھے اس کو یہ عنوان دینا کہ خلیفہ ہارون الرشید کے عشرت کدے کو بادہ نوشی اور مے خواری سے معمور کرنے کیلئے اپنی نگرانی میں کشید کرایا کرتے تھے،کتنا بڑا ظلم ہے اور کتنا بڑا

جھوٹ ہے کس پر؟ اس عظیم انسان پر جو احمد بن حنبل، ابراہیم بن الجراح، احمد بن منیع، حسن بن ایوب، عبدالرحمٰن بن مہدی، خلف بن ایوب، علی بن ایوب، علی بن الجعد، علی بن خشرم، علی بن مدینی، فضیل بن عیاض جیسے عظیم محدثین کا استاذ ہے اور امام بخاری کا دادا استاذ ہے۔

اے غیر مقلدو!

تم نے ایک عظیم مفسر، عظیم محدث، عظیم فقیہ، قاضی ابو یوسف کو بڑی دلیری اور بڑی ڈھٹائی کے ساتھ مثلث عنمی پینے کی وجہ سے ہارون الرشید کے عشرت کدہ اور مے خوانہ میں نہ صرف پہنچایا بلکہ اس کا بانی مبانی قرار دیا، لیکن سیدنا فاروقؓ، داماد رسول علی المرتضیٰؓ، امین الامت ابوعبیدہ بن الجراحؓ، رسول کے قاضی و مفتی حضرت معاذ بن جبلؓ دمشق کے مفتی و معلم حضرت ابوالدرداءؓ اور حضرت براء بن عازبؓ جیسے جلیل القدر اصحاب رسول ﷺ کو کس عشرت کدہ میں پہنچاؤ گے؟ اور کس مے کدہ میں بٹھاؤ گے؟

غیر مقلدین سے سوالات:

(۱)...... غیر مقلدین کے مذہب کے مطابق خمر کے پاک ہونے پر قرآن و حدیث سے صریح ثبوت پیش کریں اور اگر ناپاک ہے تو جن غیر مقلدین نے پاک کہا ہے وہ قرآن و حدیث کے منکر ہیں یا نہیں؟ ان پر حد ہے یا تعزیر؟ قرآن و حدیث کی صریح دلیل سے جواب دیں۔

(۲)...... غیر مقلدین کے نزدیک خمر پینے پر حد نہیں ہے تو کیا حد کی نفی سے ان کے نزدیک خمر پینے کا جواز ثابت ہو جاتا ہے؟ اگر جواز ثابت نہیں ہوتا تو جن گناہوں میں حنفیہ نے حد کی نفی کی ہے ان میں حد کی نفی سے حنفیہ پر گناہوں کے جواز کا الزام جھوٹ ہے یا نہیں؟

(۳)...... کیا فقہ حنفی کی سینکڑوں کتب میں سے کسی کتاب میں لفظ خمر کی صراحت کے ساتھ قلیل سے قلیل مقدار کے پینے کا جواز لکھا ہے؟ لفظ خمر کا ہو اور پینے کا جواز بھی لکھا ہو تو اس کا فقہ حنفی سے صرف اور صرف ایک حوالہ پیش کر دیں؟

(۴)...... خمر سے آٹا گوندھ کر روٹی پکائی جائے تو غیر مقلدین کے نزدیک اس کا کھانا جائز

ہےاس پرقرآن وحدیث سے صریح دلیل پیش کریں اوراگرتمھارے نزدیک کھانا جائزنہیں تواس پربھی قرآن وحدیث سے صریح دلیل پیش کریں اورجن غیرمقلدین نے اس حرام کو حلال لکھا ہےان پرحد ہے یاتعزیر؟

(۵)......حضرت عمرؓ،حضرت علیؓ،حضرت ابوعبیدہؓ وغیرہ صحابہ کرامؓ جنھوں نے مثلث عنبی پیا ہے جیسا کہ بخاری شریف میں صراحت ہے وہ شراب پینے کے مرتکب ہوئے ہیں یا نہیں؟ان پرحدواجب یاتعزیرواجب ہے یانہیں؟

غیرمقلدشاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاھک: شراب نوشی کاآپ کے ہاں کیابندوبست ہے؟

بیرا : اینگلواہلحدیث،جناب ہمارے ہاں انگور کے پانی سے کشیدکردہ نہایت اعلیٰ قسم کی خمر دستیاب ہے،کیونکہ ہمارے مذہب کی معتبر کتاب عرف الجادی ص۱۰،بدورالاہلہ ص۱۵ ،الروضۃ الندیہ ص۲۰،۲۱ج۱میں لکھا ہے کہ خمرپاک ہےاور ہمارے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص۲پرلکھا ہے کہ پاک چیزغذابن سکتی ہےاورآپ کوخمرپینے پرحدکاخوف بھی دل سے نکال دیناچاہیئے کیونکہ ہمارے مذہب میں خمر پینے پرکوئی حدنہیں (عرف الجادی ص۲۱۳، بدورالاہلہ ص۳۲۶،الروضۃ الندیہ ص۲۸۴،نزل الابرارص۲۹۹ج۲)اور ہمارے نزدیک حدنہ ہونے کامعنی یہ ہے کہ اس پرکوئی سزانہیں(اندرا گاندھی ہوٹل ص۷،۸)

گاھک:خمرتومجھے پسندنہیں ہاں کوکاکولا،پیپسی کولاوغیرہ پلادو۔

بیرا :اینگلواہلحدیث،جناب ہمارے ہاں کوکاکولاوغیرہ تونہیں ہے کیونکہ ان کاحدیث میں کوئی ثبوت نہیں البتہ ان کی جگہ کتاکولا،ہاتھی کولا،خچرکولا،اونٹ کولا،گھوڑے کے پیشاب سے تیارشدہ پہلی بوتل دستیاب ہے کیونکہ ہماری نہایت معتبرکتاب نزل الابرار کے ص۴۹

اور بدور الاہلہ کے ص ۱۵ پر لکھا ہے تمام حلال وحرام جانوروں کا پیشاب پاک ہے اور نزدیک جو چیز پاک ہے وہ غذا بن سکتی ہے (اندرا گاندھی ہوٹل ص۲) اور فتاوی ستاریہ ج ا ص ۱۰۵، ۳۶ ،اور فتاوی ثنائیہ ص ۶۷ ج ۲ پر ہے کہ حلال جانور کا پیشاب پاخانہ پاک ہے اور بوقت ضرورت کھانا بھی جائز ہے۔

گاھک : بھائی آپ کی یہ بوتلیں وہی پی سکتا ہے جو پکا اہلحدیث ہو میں ابھی کچا ہوں آپ مجھے جام شیریں، شربت روح افزا اور ثمر بار میں سے کوئی شربت ہو تو وہ پلا دیں۔

بیرا : اینگلو اہلحدیث، بھائی جان معاف کرنا ہم اہلحدیث صرف وہی کام کرتے ہیں جو کہ حدیث سے ثابت ہو چونکہ ان شربتوں کا حدیث میں کوئی ثبوت نہیں اس لئے ہم یہ شربت تو نہیں رکھتے البتہ ان کی جگہ نہایت لذیذ، خوش ذائقہ، صحت افزا، فرحت بخش اور شربت موجود ہیں، ہم نے جام شیریں کے مقابلہ میں پیشاب شیریں شربت روح افزا کے مقابلہ میں پیشاب روح افزا اور ثمر بار کے مقابلہ میں خمر بار تیار کیا ہے ان سے پیاس بھی بجھائیں اور سو شہیدوں کا ثواب بھی پائیں۔

ہم خرما و ہم ثواب

اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۹ پر لکھا!

گاہک : ذرا مجھے چھری لا کر دو!......ارے کم بخت اس چھری کو اس پلید میز پر رکھ دیا ہے اس کو تو پلیدی لگ گئی ہے۔

بیرا : تین دفعہ چاٹنے سے یہ پلیدی ختم ہو جاتی ہے اور چھری کے بارے میں فتاوی عالمگیری ص ۴۵ ج ۱ میں ہے کہ اسی طرح جب چھری پلید ہو جائے تو زبان سے چاٹ لینے یا تھوک سے پاک ہو جاتی ہے، اس لئے آپ پہلے چھری چاٹ لیں اور پھر سیب کاٹ لیں۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ا:

مسئلہ فقہ حنفی (نجس چھری کو چاٹنا)

طہارت کا معنی ہے نجاست کو زائل کرنا جس کے شریعت میں مختلف طریقے ہیں لیکن اگر کوئی شخص کسی ممنوع و نا مناسب طریقے سے اس نجاست کو دور کر دے تو وہ چیز پاک ہو جائے گی مگر پاک ہو جانے سے اس طریقے کا جواز ثابت نہیں ہوتا، جیسا کہ اگر کوئی شخص اپنی ساس کے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کر لے اور ماں بیٹی دونوں سے لطف اندوز ہوتا رہے تو غیر مقلدین کے نزدیک اس کا اپنی بیوی کے ساتھ نکاح صحیح ہے (کنز الحقائق ص ۶۰) لیکن نکاح کی صحت سے زنا کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

برہنہ بدن نماز پڑھنا مردوں کیلئے بھی منع ہے لیکن غیر مقلدین کے نزدیک اگر عورت اپنے شوہر کے پاس یا اپنے محارم کے سامنے برہنہ ہو کر نماز پڑھے تب بھی نماز صحیح ہے (بدور الاہلہ ص ۳۹) لیکن نماز کی صحت سے غیر مقلدین کے نزدیک عورت کیلئے برہنہ

بدن نماز پڑھنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

روزہ افطار کرنے کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ کھانے پینے والی حلال چیز کے ساتھ روزہ افطار کیا جائے لیکن غیر مقلدین کے شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ ماں باپ بیٹی تینوں روزے دار ہیں کوئی چیز افطار کیلئے نہیں باپ نے بیوی سے جماع کر کے اور بیٹی کا بوسہ لے کر روزہ افطار کیا تو تینوں کا روزہ صحیح ہے (فتاوی ثنائیہ ج اص ۶۵۷) لیکن روزہ کی صحت سے بیوی کیساتھ جماع کر کے اور بیٹی کا بوسہ لے کر روزہ کے افطار کا جواز ثابت نہیں ہوتا، سو اسی طرح نجس چھری چاٹنے سے پاک ہو جائے تو اس سے نجاست چاٹنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا، اور جو غیر مقلد فقہ حنفی کے اس مسئلہ کی بنیاد پر حنفیہ کے نزدیک نجاست چاٹنے کا جواز ثابت کرتا ہے اس غیر مقلد کو چاہیئے کہ وہ عدل و انصاف سے کام لے کر مذکورہ بالا مسائل میں غیر مقلدین کے نزدیک ان سب امور کا جواز بھی تسلیم کرے۔

غیر مقلد شاہین کی جہالت وخیانت:

فتاوی عالمگیری میں کہیں نہیں لکھا کہ نجاست چاٹنا جائز ہے ہاں اگر کسی نے نجس چھری کو چاٹ لیا حتی کہ اس سے نجاست کا اثر دور ہو گیا تو چھری پاک ہو گئی لیکن اس سے نجاست چاٹنے کا جواز نکالنا بہت بڑی خیانت یا جہالت ہے۔

غیر مقلدین سے سوالات:

(۱)......اگر کوئی شخص نجس چھری کو زبان سے چاٹ لے یا تھوک کے ساتھ چھری سے نجاست کو صاف کر دے تو چھری پاک ہے یا ناپاک؟ قرآن وحدیث سے صریح دلیل کے ساتھ جواب دیں۔

(۲)......فقہ حنفی میں لکھا ہے کہ اس طرح چھری پاک ہو جائے گی اگر چہ چاٹنا منع ہے، اگر یہ مسئلہ قرآن وحدیث کے موافق ہے تو موافقت والی صریح آیات واحادیث پیش کریں اور

اگر مخالف ہے تو وہ صریح آیات واحادیث تحریر فرمادیں جن میں نجاست چاٹ لینے یا تھوک سے صاف کر لینے کے باوجود اس چھری کو نجس بتایا گیا ہے،؟ لیکن اپنے نظریے کے مطابق قیاس کر کے شیطان بننے سے اور امتیوں کی تقلید کر کے مشرک بننے سے بچیں۔

(۳) اگر فتاوی عالمگیری میں نجاست چاٹنے کو جائز لکھا ہے تو اس کا حوالہ اور عبارت تحریر کریں

(۴)...... غیر مقلدین کی فقہ نبوی والی کتاب نزل الابرار کے ص ۴۹ ج ۱ پر لکھا ہے کہ آئینہ، ناخن، ہڈی، برتن پر نجاست لگ جائے تو کپڑے یا اون کے ساتھ پونچھ دینے سے پاک ہو جاتے ہیں اس پر قرآن وحدیث کی صریح دلیل پیش کریں؟ کیونکہ غیر مقلد کسی بھی مسئلہ کو صریح دلیل کے بغیر نہ صحیح کہہ سکتے ہیں نہ غلط اور ان کے نزدیک دلیل صرف قرآن یا حدیث ہے۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاهک : بھائی آپ کے پاس بوندی، لڈو، رس گلے، گاجر حلوہ، کسٹرڈ یا اور کوئی میٹھی چیز ہے

بیرا : اینگلو اہلحدیث، جناب ہمارے ہاں بوندی کی جگہ بکری کی مینگنیاں، لڈو کی جگہ اونٹ کے مینگنے، اور رس گلے کی جگہ گدھے، گھوڑے کے تازہ لید گلے دستیاب ہیں، اسی طرح گاجر حلوہ کی جگہ گوبر حلوہ اور انسان وحیوان کی مخلوط منی سے تیار شدہ منی کسٹرڈ بھی حاضر ہے کیونکہ ہماری معتبر کتاب فتاوی ثنائیہ ص ۶۷ ج ۲ اور فتاوی ستاریہ ص ۱۰۵، ۶۳ پر ہے کہ حلال جانور کا پیشاب، پاخانہ پاک ہے اور بوقت ضرورت کھانا بھی جائز ہے۔

اور فقہ محمدی کے ص ۴۷ پر ہے کہ ایک قول میں منی کا کھانا جائز ہے اور ہمارے محدث شیخ الکل فی الکل کے مصدقہ فتوے میں لکھا ہے کہ سوائے دم مسفوح کے حلال جانور کے تمام اجزاء حلال ہیں ان کی کوئی چیز حرام نہیں ہے کیونکہ ان کی حرمت ثابت نہیں ہے

(فتاوی نذیریہ ص۳۲۰ ج ۳) اور فتاوی نذیریہ ص۳۲۳ ج ۳ پر ہے کہ حرمت موقوف ہے دلیل قطعی کے اوپر، چونکہ ہمیں انسان اور حیوان کی منی کے حرام ہونے پر کوئی قطعی دلیل نہیں مل سکی، اس لیے ہم انسان اور حلال جانوروں کی منی جمع کر کے ان کے مخلوط مادہ سے نہایت پر لطف اور فرحت بخش کسٹرڈ تیار کرتے ہیں جو ہم اپنے اہلحدیث بھائیوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

گاہک : یہ کھانے تمہیں مبارک مجھے تو صاف ستھرا چمچ لا کر دو میرے پاس سادہ دلیہ پکا ہوا موجود ہے میں وہی کھالوں گا۔

بیرا : اینگلو اہلحدیث، بیرا گوبر آلود اور منی آلود چمچ پیش کرتا ہے۔

گاہک : میں نے صاف ستھرا چمچ کہا ہے آپ نجاست بھرا چمچ لائے۔

بیرا : اینگلو اہلحدیث، (ڈانٹتے ہوئے) اپنی اس بات سے فوراً توبہ کرو آپ نے اللہ کے پاک وحلال کو نجاست کہا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ آپ فقہ زدہ ہیں کیونکہ فقہ ہی ان حلال چیزوں کو حرام کہتی ہے ورنہ آپ کی جگہ کوئی سچا اہلحدیث ہوتا تو وہ اپنے سچے مذہب کے مطابق ثواب کا کام سمجھ کر پہلے اس چمچ کو چاٹ لیتا پھر اس سے دلیہ کھالیتا اگر آپ نہیں چاٹ سکتے تو پہلے اس چھری کو کپڑوں سے صاف کرلیں پھر دلیہ کھالیں کیونکہ ہماری فقہ نبوی والی کتاب نزل الابرار کے ص۴۹ ج ا پر چھری کو پاک کرنے کا یہی نبوی طریقہ لکھا ہوا ہے یا پھر دوسرا نبوی طریقہ یہ لکھا ہوا ہے کہ چھری کو پہلے اون کے ساتھ صاف کرلو پھر اس کے ساتھ دلیہ کھالو!

گاہک : توبہ، توبہ، توبہ، نبی پاک ﷺ کی اتنی توہین؟ اے اللہ میرا اب کا یہاں آنا معاف کردے آئندہ ان گستاخوں کے پاس نہیں آؤں گا......

خزاں نہ تھی چمنستانِ دہر میں کوئی خود اپنا ضعفِ نظر پردۂ بہار ہوا

اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص۹ پر لکھا!

گاھک: یہ سامنے چمڑا کس جانور کا رکھا ہوا ہے؟

بیــرا: یہ تو جائے نماز ہے جو کہ کتے کی کھال سے بنائی گئی ہے اور اس کو دباغت دی گئی ہے اور در مختار ج ا ص۱۵۳ میں ہے کہ کتے کی کھال کی جائے نماز اور ڈول پانی بھرنے کیلئے بنایا جاسکتا ہے ہم یہ جائے نماز حنفی گاہکوں کی خدمت میں نماز کے وقت پیش کرتے ہیں اور مشکیزہ بھی کتے کی کھال کا بنا ہوا ہے اس میں نیچے والے دہ در دہ حوض جس میں ایک جانب مرا ہوا کتا پڑا تھا اور دوسری جانب سے یہ پانی بھرا ہوا ہے تا کہ حنفی نماز کیلئے اس پانی سے وضوء کرسکیں۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ا:

مسئلہ فقہ حنفی (کتے کی دباغت شدہ کھال کا مصلی اور ڈول)

(ا)......کسی چیز کے حلال وحرام اور پاک و ناپاک ہونے میں انسان کی اپنی مرضی اور اپنی عقل کا دخل نہیں، بلکہ حلال وحرام اور پاک و ناپاک کا مسئلہ شریعت کے حکم کے تابع ہے سو شریعت نے جس چیز کو پاک وحلال قرار دیا ہے وہ حلال و پاک ہے اور جس چیز کو حرام و ناپاک قرار دیا ہے وہ حرام و ناپاک ہے۔

(۲)......غلاظت اور غلاظت بھرا کپڑا دونوں ناپاک ونجس ہیں لیکن ہم واضح طور پر ان کے درمیان ایک فرق محسوس کرتے ہیں کہ غلاظت خود نجاست ہے، کپڑا خود نجاست نہیں البتہ غلاظت ونجاست لگنے کی وجہ سے نجس ہوگیا ہے، غلاظت جیسی نجس چیز کو نجس العین اور کپڑے جیسی چیز کو نجس الغیر کہا جاتا ہے، پس نجس العین وہ نجس چیز ہے جس کی ذات ہی مجسم نجاست ہو جیسے بول و براز، خمر، دم مسفوح اور نجس الغیر وہ نجس چیز ہے کہ خود اس کی ذات نجس نہیں

ہوتی لیکن کسی دوسری نجاست کے لگنے کی وجہ سے اس میں نجاست آجاتی ہے جیسے ناپاک کپڑا، ناپاک برتن وغیرہ۔ آپ کے تحت الشعور میں نجس العین اور نجس الغیر کے درمیان ایک فرق اور بھی موجود ہے کہ نجس العین چیز کو پاک نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جب اس کی ذات ہی مجسم نجاست ہے تو اس سے نجاست کو دور نہیں کیا جاسکتا، چنانچہ بول و براز کو پاک کرنے کی کوئی صورت نہیں البتہ نجس الغیر کو پاک کیا جاسکتا ہے، چنانچہ ہم نجس کپڑے اور نجس برتن کو دھو کر اس سے نجاست کو دور کر کے پاک کر سکتے ہیں۔

(۳)...... یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ جیسے کسی چیز کے پاک و ناپاک ہونے میں عقل کا کوئی دخل نہیں ایسے ہی نجس العین اور نجس الغیر ہونے میں بھی عقل کا کوئی دخل نہیں، پس ہر وہ چیز جس کو شریعت نے نجس العین قرار دیا ہے وہ نجس العین ہے اور جس چیز کو نجس الغیر قرار دیا ہے وہ نجس الغیر ہے حیوانات میں سے شریعت نے صرف خنزیر کو نجس العین قرار دیا ہے قرآن کریم میں ہے ''فانہ رجس'' پس تحقیق خنزیر نجاست ہے، لہذا اس کا گوشت، ہڈیاں، کھال، کھر وغیرہ ایک ایک چیز نجاست غلیظہ ہے اگر زندہ خنزیر چھوٹے حوض یا تالاب میں صرف پاؤں رکھ دے بلکہ بالٹی میں خنزیر کے ایک دو بال بھی گر جائیں تو پانی نجس ہو جاتا ہے، جبکہ غیر مقلدین کے نزدیک خنزیر اور اس کی ہڈیاں، پٹھے، کھر، سینگ، بلکہ خنزیر کا لعاب اور جھوٹا پاک ہے (نزل الابرار ص ۳۰، ۴۹ ج ۱، عرف الجادی ص ۱۰، بدور الاہلہ ص ۱۶)۔

اس لئے اگر کوئی غیر مقلد بالٹی بھر کر خنزیر کے اوپر ڈال دے اور نیچے سے گلاس بھر کر پانی پی لے تو بھی کوئی حرج نہیں، حوض میں خنزیر اور غیر مقلد باری باری غوطہ لگائیں تو خنزیر بھی پاک غیر مقلد بھی پاک اور پانی بھی پاک۔

حنفیہ کے نزدیک تو مردار بکری، مردار مرغی، مردار چڑیا بھی ناپاک ہے لیکن غیر مقلدین کے نزدیک مردار خنزیر بھی پاک ہے کیونکہ غیر مقلدین نے بغیر کسی استثناء کے مردار کو پاک کہا ہے۔ (عرف الجادی ص ۱۰، بدور الاہلہ ص ۱۵)

خنزیر کے علاوہ باقی جتنے بھی حرام جانور ہیں وہ نجس الغیر ہیں یعنی ان کی ذات نجس نہیں البتہ ان میں نجاست آتی ہے ایک تو موت کی وجہ سے یعنی جب جانور مرتا ہے تو موت کی وجہ سے شریعت نے اس کے جسم کو نجس قرار دیا ہے اس لئے اگر انسان یا حلال جانور بھی کنویں میں مرجائے یا مرے ہوئے کو کنویں میں ڈال دیا جائے تو کنواں نجس ہوجاتا ہے، دوسرے جب جسم کے اندر والی رطوبات خون، بول و براز وغیرہ جسم سے خارج ہوکر کسی چیز کو لگ جائیں، لیکن اگر ان نجس رطوبات کو زائل کریا جائے تو چیز پاک ہوجاتی ہے، کتے اور مردار کا چمڑا بھی نجس العین نہیں بلکہ نجس الغیر ہے کہ نجس رطوبات کی وجہ سے نجس شمار ہوتا ہے، پس جب دباغت سے ان رطوبات کو دور کردیا جائے تو چمڑا پاک ہوجاتا ہے لیکن قرآن کی صریح نص کے مطابق خنزیر نجس العین ہے اس لئے اس کا چمڑا دباغت سے پاک نہیں ہوسکتا پس خنزیر کے چمڑے کا دباغت سے پاک نہ ہونا قرآن کی نص سے ثابت ہوا اور خنزیر کے علاوہ باقی ناپاک جانوروں کے چمڑے کا دباغت سے پاک ہونا احادیث سے ثابت ہے، چند احادیث ملاحظہ ہوں!

(۱)...... اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَّيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا

(صحیح بخاری ج۱ص۲۰۲، ۲۹۶، ج۲ص۸۳۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گذرے تو فرمایا تم نے اس کے چمڑے کے ساتھ نفع کیوں نہ اٹھایا؟ انھوں نے کہا کہ یہ مردار ہے فرمایا مردار کا فقط کھانا حرام ہے (یعنی کھانے کے علاوہ تم نفع اٹھا سکتے ہو) اس سے معلوم ہوا کہ نجس العین نہ ہو تو ناپاک چمڑے کے ساتھ نفع اٹھانا جائز ہے پھر باقی ائمہ کے نزدیک نفع اٹھانے کیلئے دباغت شرط ہے لیکن امام بخاری کے نزدیک تو دباغت بھی شرط نہیں چنانچہ امام بخاری کی روایت کردہ حدیثوں میں دباغت کی شرط مذکور نہیں ہے، لیکن یہی روایت مسلم ص۱۵۸، ۱۵۹ ج۱ میں مذکور ہے اس میں دباغت کی شرط بھی مذکور ہے آپ ﷺ نے فرمایا

تم نے اس بکری کا چمڑا کیوں نہیں اتارلیا؟ کہ تم اس کو دباغت دیتے پھر نفع اٹھاتے، انھوں نے کہا! کہ یہ مردار ہے فرمایا کہ فقط اس کا گوشت کھانا حرام ہے نہ کہ نفع اٹھانا۔

(۲)......عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ (صحیح مسلم ص۱۵۹ ج۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کچے چمڑے کو دباغت دے دی گئی تو پس تحقیق وہ پاک ہے۔

(۳)...... يَاْتُوْنَنَا بِالسِّقَاءِ يَجْعَلُوْنَ فِيْهِ الْوَدْكُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ دِبَاغُهٗ طَهُوْرُهٗ ۔ (صحیح مسلم ص۱۵۹ ج۱)

مردار چمڑے سے تیار شدہ مشکیزہ میں رکھی ہوئی چربی کے متعلق آپ ﷺ سے پوچھا گیا تو فرمایا دباغہ طہورہ اس چمڑے کی دباغت اس کیلئے طہارت ہے۔

(۴)......حَدَّثَنِیْ اِبْنُ وَعْلَةَ السَّبَاِیِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ اِنَّا نَكُوْنُ بِالْمَغْرِبِ فَيَاْتِيْنَا الْمَجُوْسُ بِالْاَسْقِيَةِ فِيْهَا الْمَاءُ وَالْوَدْكُ فَقَالَ اِشْرَبْ فَقُلْتُ اَرَاْیٌ تَرَاهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ دِبَاغُهٗ طَهُوْرُهٗ (صحیح مسلم ص۱۵۹ ج۱)

ابن وعلہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا کہ ہم مغرب میں ہوتے ہیں تو ہمارے پاس مجوسی لوگ مشکیزوں میں پانی اور چربی لاتے ہیں (جبکہ مسلمانوں کے نزدیک مجوسی کا ذبیحہ مردار ہے) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے جواب دیا اسے پی لیا کرو، پھر میں نے پوچھا کہ یہ آپ کی اپنی رائے ہے؟ فرمایا (رائے نہیں بلکہ) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا! اس کی دباغت اس کیلئے طہارت ہے۔

(۵)......حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایما اہاب دبغ فقد طہر ہذا حدیث حسن صحیح جو کچا چمڑا دباغت دیا جائے وہ پاک ہوجاتا ہے وہ حدیث حسن صحیح ہے (ترمذی ص۳۰۳ ج۱)

ان روایات کے عموم سے ثابت ہوا کہ اگر کتے کے چمڑے کو دباغت دی جائے تو وہ بھی پاک ہو جاتا ہے الا یہ کہ غیر مقلدین قرآن وحدیث کی کوئی صریح نص پیش کریں جس میں خنزیر کی طرح کتے کو نجس العین قرار دیا گیا ہو یا دباغت سے کتے کے چمڑے کے پاک ہونے کی نفی کی گئی ہو یا کتے کے چمڑے کو دباغت دینے اور دباغت دے کر اس کے استعمال کرنے سے منع کیا گیا ہو اور اگر یہ ثابت نہیں اور ہرگز ثابت نہیں اور نہ ہی ثابت کر سکتے ہیں بلکہ کتے کے نجس العین ہونے کی نفی پر مضبوط دلائل موجود ہیں سورۃ الانعام میں کتے کے ساتھ شکار اجازت اور کتب حدیث کے اندر کتاب الصید کی بیسیوں احادیث سے کتے کے شکار کا جواز اس بات کی واضح دلیل ہے کہ کتا نجس العین نہیں ہے تو مردار کی طرح از روئے حدیث اس کا چمڑا بھی دباغت سے پاک ہو جاتا ہے اور پاک چمڑے کا مصلی، ڈول، مشکیزہ بنانے پر کیا اعتراض ہے؟ اور کیوں ہے؟

فقہ دشمنی کی شدت وعصبیت ان احادیث کے ماننے کی اجازت نہیں دیتی جوان کے نکتہ اعتراض کو ختم کرتی ہوں، اخیر میں غیر مقلدین کے مایہ ناز محدث قاضی محمد بن علی الشوکانی کا ایک حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

فرماتے ہیں کہ حدیث **طهور كل اديم دباغه** (ہر چمڑے کی طہارت اس کی دباغت ہے) اور **ايما اهاب دبغ فقد طهر** (جس چمڑے کو دباغت دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے) یہ دونوں حدیثیں ان جانوروں کو بھی شامل ہیں جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا جیسے کتا اور خنزیر اور یہ بات بالکل ظاہر ہے (نیل الاوطار ج ا ص ۷۵)

پس غیر مقلدین کے نزدیک تو خنزیر کا چمڑا بھی دباغت سے پاک ہو جاتا ہے جبکہ اہل السنّت والجماعت کے نزدیک تو خنزیر کا چمڑا کسی صورت میں پاک نہیں ہوسکتا۔

کتے کے پاک اور ناپاک ہونے کے بارے میں فقہ حنفی اور فقہ غیر مقلدین کا فرق

کتاب وسنت کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اپنے قارئین کی مزید راہنمائی کیلئے کتے پاک ناپاک ہونے اعتبار سے فقہ حنفی اور فقہ غیر

مقلدین کا تقابل پیش کیا جائے۔

فقہ حنفی از رد المحتار ج ۱ ص ۱۵۰ تا ۱۵۳، عالمگیری ج ۱ ص ۱۱ فصل ثانی	فقہ غیر مقلدین
(۱) مردار خنزیر، کتا ناپاک ہے۔	(۱) مردار خنزیر، کتا پاک ہے (عرف الجادی ص ۱۰، بدور الاہلہ ص ۱۶)
(۲) خنزیر اور کتے کا لعاب (رال) ناپاک ہے۔	(۲) خنزیر اور کتے کا لعاب پاک ہے (نزل الابرار ص ۴۹)
(۳) کتے کا گوشت ،خون، پسینہ نجاست غلیظہ ہے۔	(۳) کتے کا گوشت ،خون، پسینہ پاک ہے (بدور الاہلہ ص ۱۶)
(۴) خنزیر اور کتے کا جھوٹا ناپاک ہے۔	(۴) خنزیر اور کتے کا جھوٹا پاک ہے۔ (نزل الابرار ص ۴۹)
(۵) کتے کا پیشاب، پاخانہ ناپاک ہے۔	(۵) کتے کا پیشاب ،پاخانہ پاک ہے ۔ (نزل الابرار ص ۴۹، بدور الاہلہ ص ۱۵)
(۶) کتے کا تھوک ناپاک ہے۔	(۶) کتے کا تھوک پاک ہے ۔ (نزل الابرار ص ۳۰)
(۷) چھوٹے حوض میں کتا منہ ڈال دے تو پانی ناپاک ہے۔	(۷) کتا حوض میں منہ ڈال دے تو جب تک پانی کا کوئی وصف تبدیل نہ ہو پانی پاک ہے۔ (نزل الابرار ص ۳۰)
(۸) کتے کا چمڑا بغیر دباغت کے نجس ہے۔	(۸) کتے کا چمڑا بغیر دباغت کے پاک ہے
(۹) خنزیر کا چمڑا دباغت کے باوجود ناپاک ہے۔	(۹) خنزیر کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔ (نزل الابرار ص ۳۰)

(۱۰) کتا تھوڑے پانی میں مرجائے یا مرا ہوا کتا پانی میں ڈال دیا جائے تو پانی ناپاک ہو جاتا ہے خواہ پانی کا کوئی وصف تبدیل نہ ہو	(۱۰) کتا پانی میں مرجائے یا مرا ہوا پانی میں ڈال دیا جائے تو جب تک پانی کوئی وصف تبدیل نہ ہو پانی پاک ہے ۔ (نزل الابرار ص ۲۹، فتاوی نذیریہ ص ۳۳۸ ج ۱)
(۱۱) کتے کے چمڑے سے بغیر دباغت کے مصلی، ڈول، مشکیزہ بنانا یا کوئی اور نفع اٹھانا جائز نہیں ۔	(۱۱) کتے کے چمڑے سے بغیر دباغت کے مصلی، ڈول، مشکیزہ بنانا جائز ہے کیونکہ ان کے نزدیک کتے کے تمام اجزاء پاک ہیں ۔

غیر مقلد شاہین کی خیانتیں:

(۱)...... غیر مقلد شاہین نے لکھا ہے کہ جائے نماز کتے کی کھال سے بنائی گئی ہے اور اس کو دباغت دی گئی ہے، یہ کہیں بھی فقہ حنفی میں نہیں لکھا کہ کتے کی کھال سے مصلی پہلے بنایا جائے اور بعد میں دباغت دی جائے، یہ کتنا بڑا بہتان ہے۔

(۲)...... جب کتے کے چمڑے کا دباغت سے پاک ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور غیر مقلدین نے اس کا اعتراف بھی کیا ہے بلکہ ان کے نزدیک دباغت کے بغیر ہی پاک ہے بلکہ سارا کتا ہی پاک ہے تو اس کے باوجود غیر مقلد شاہین کا فقہ دشمنی کی وجہ سے حنفیوں پر اعتراض کرنا ضد و جہالت اور خیانت نہیں تو اور کیا ہے؟

غیر مقلدین سے سوالات:

(۱)...... قرآن و حدیث کی صریح دلیل سے ثابت کریں کہ کتے کا چمڑا دباغت سے پاک نہیں ہوتا ؟

(۲)...... قرآن و حدیث سے وہ صریح دلیل پیش کریں جس میں دباغت کے بعد کتے کے چمڑے سے مصلی، ڈول، مشکیزہ بنانے سے منع کیا گیا ہو؟

(۳)...... قرآن و حدیث سے صریح دلیل پیش کریں کہ دہ دردہ حوض کے ایک طرف مرا ہوا کتا

پڑاہوا اور پانی کا رنگ، بو، مزہ تبدیل نہ ہوا ہوتو دوسری طرف سے پانی استعمال کرنا منع ہے۔

(۴)......اگر دباغت کے بعد کتے کے چمڑے سے تیارشدہ مصلی پر نماز پڑھی تو نماز جائز ہے یا نا جائز؟ قرآن وحدیث کی صریح دلیل سے جواب دیں۔

(۵)......اگر دباغت کے بعد کتے کے چمڑے سے تیارشدہ ڈول سے پانی بھرا جائے تو پانی پاک ہے یا ناپاک؟ صریح آیت یا حدیث سے جواب دیں۔

(۶)......اگر کوئی غیر مقلد ہاتھی کے دباغت شدہ چمڑے کا جبہ اور بجو کے دباغت شدہ چمڑے کے موزے پہن کر نماز پڑھے تو نماز جائز ہے یا نا جائز؟ صریح آیت وحدیث سے جواب دیں۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاہک : گاہک حیران ہوکر دیکھتا ہے کہ خنزیر کے چمڑے کا قالین ہے اس پر کتے کے خون سے نہایت خوبصورت نقش نگاری کا کام کیا ہوا ہے اس پر رطوبت سمیت نرم نرم چمڑے کا مصلی بچھا ہوا ہے اور دہ دردہ سے کم ایک چھوٹے سے حوض میں دو خنزیر کے بچے خوب مستیاں کر رہے ہیں، حوض کے پاس ہی مردار بجو کے کچے چمڑے سے تیار شدہ لوٹے رکھے ہوئے ہیں، یک لخت ایک دراز ریش آدمی آتا ہے ایک لوٹا حوض سے بھر کر وضوء کر کے غیر مقلد نمازیوں کیلئے بچھائے ہوئے مصلے پر ٹانگیں چوڑی کر کے، سر سے پگڑی اتار کر نماز شروع کر دیتا ہے، کبھی ناک میں انگلی پھیرتا ہے، کبھی آگے اور کبھی پیچھے ہاتھ مارتا ہے۔ گاہک پریشان ہوکر پوچھتا ہے یہ تمھاری عبادت گاہ ہے یا چڑیا گھر؟ اوپر لکھا ہے مرکزی مسجد اہلحدیث اور حوض میں خنزیر کے بچے اچھل رہے ہیں؟

بیرا : اینگلو اہلحدیث، بھائی جان اللہ کے فضل وکرم سے ہم اہل حق ہیں ہم کاروبار کے

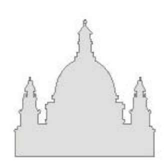
ساتھ ساتھ اپنے حق مذہب کا پرچار کرنا اور حق کی دعوت دینا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں ،خنزیر اور کتا اپنے تمام اجزاء سمیت ہمارے مذہب میں پاک ہے (عرف الجادی ص ۱۰ ،بدور الاہلہ ص ۱٦)اور بجو ہمارے مذہب میں پاک اور حلال ہے (عرف الجادی ص ۲۳۵ ، بدور الاہلہ ص ۳۴۷ ، ۳۵۱) لیکن ظلم خدا کا فقہ نے اللہ کے اس پاک کو ناپاک اور اس حلال کو حرام لکھ دیا ہے اس لئے ہم خنزیر اور کتے کے پاک ہونے کا اور بجو کے پاک وحلال ہونے کا عملاً اظہار کر کے دوہرا ثواب کماتے ہیں کیونکہ اس حق کے پرچار کرنے پر جو ثواب ہمیں ملتا ہے وہ عبادت کے ثواب سے کہیں زیادہ ہے۔

گاھک : آپ کے ہاں نمازیوں کیلئے کوئی خصوصی رعایت بھی ہے؟

بیــرا :اینگلو اہلحدیث، جی جناب ہم اپنے ہر نمازی کو بجو کے کوفتے اور اونٹ کولا کی ایک بوتل فری پیش کرتے ہیں۔

گاھک: اچھا بھئی میری اس مذہب سے بھی توبہ اور اس ہوٹل سے بھی توبہ۔

حق بات جانتے ہیں مگر مانتے نہیں
ضد ہے جناب شیخ تقدس مآب میں



اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص۱۰۰ پر لکھا!

گاھک: کتے کی کھال کی جائے نماز کے بالکل سامنے مخصوص انداز میں خصوصی نشست پر یہ ننگی عورت کیوں بیٹھی ہے؟ اور یہ الماری میں قرآن مجید علیحدہ تالے میں کیوں پڑا ہے؟

بیرا: اس جائے نماز پر نماز پڑھتے ہوئے کسی حنفی نمازی کے ذہن میں یہ خواہش پیدا ہو کہ وہ حالت نماز میں شہوت کے ساتھ عورت کی شرمگاہ دیکھ لے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اس لئے ہم نے یہ انتظام کیا ہے کہ فقہ حنفی سے ملنے والی اس پر لذت سہولت سے ہمارے نمازی فائدہ حاصل کر سکیں، چونکہ نماز کی حالت میں شہوت سے عورت کی شرمگاہ دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور اگر نمازی نماز کی حالت میں قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھ لے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس لئے ہم نے قرآن مجید کو مقفل کر دیا ہے۔ (الاشباہ والنظائر ص۴۱۸)

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۱:

مسئلہ فقہ حنفی (نماز میں شرمگاہ کو دیکھنے سے نماز صحیح مگر قرآن مجید کو اٹھا کر پڑھنے سے نماز صحیح نہیں)

حدیث پاک میں ہے کہ تکبیر تحریمہ سے نماز کے منافی تمام کام حرام ہو جاتے ہیں اور قرآن کریم میں نماز کی حقیقت بتائی گئی ہے واقم الصلاۃ لذکری (اور نماز قائم کرو میرے ذکر کیلئے) معلوم ہوا کہ نماز کی حقیقت ذکر اللہ ہے خواہ قرائت قرآن کی صورت میں ہو یا مقرر کردہ تسبیح واذکار کی شکل میں ہو اس کے علاوہ جو کچھ ہے وہ نماز کے منافی ہے جو تکبیر تحریمہ کہتے ہی حرام ہو جاتے ہیں، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بعض کام جن کا نماز کی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں احادیث میں ان کو نماز کیلئے مفسد قرار نہیں دیا گیا، مثلاً ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دینا

،آگے گذرنے والے کوروکنا،بچھو،سانپ کو مارنا کنکریوں کوسجدہ کی جگہ سے صاف کرنا،بچی کو اٹھا کرنماز پڑھنا،دوسرے نمازی کوکہنی مارناایسی صورت میں کوئی معیار ہونا چاہیئے کہ جس سے پتہ چلے کہ کونسا کام منافی صلاۃ ہے جومفسد ہےاورکونسا کام مفسد نہیں۔

وہ معیار یہ ہے کہ منافی صلاۃ کام اگرعمل کثیر ہےتو مفسدنماز ہےاوراگرعمل قلیل ہے تو مفسدنماز نہیں ہےاگر چہ کمال نماز کےمنافی ہے چنانچہ عمل کثیراورعمل قلیل کےاس فرق کوخود غیرمقلدین نےبھی تسلیم کیا ہے(الروضۃ الندیہ ص۱۰۸،نزل الابرارص۱۱۰،۱۱۲)پھرعمل کثیر اورعمل قلیل کیلئے فقہاء نے ایک اصول بیان کیا ہے کہ اگر دور سے دیکھنے والا اس منافی صلاۃ حرکت سے یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہاتو یہ عمل کثیر ہےاوراگروہ اس کونماز سے باہر نہ سمجھے تو یہ عمل قلیل ہے،مثلاًایک آدمی نے ایک ہاتھ باندھا ہوا ہےاوردوسرے ہاتھ سے سر میں تھوڑا سا کھجایاتو دور سے دیکھنے والا اس کونماز میں ہی سمجھے گا لیکن اگر دونوں ہاتھوں سے کھجایایاایک ہاتھ سے دیر تک کھجاتا رہاتو وہ اس کونماز سے باہر خیال کرے گالہذا پہلی صورت میں عمل قلیل ہے جونماز کیلئے مفسد تو نہیں مگر مکروہ ہے جب کہ دوسری صورت میں عمل کثیر ہے جونماز کیلئے مفسد ہے۔عمل کثیروعمل قلیل کی اس اصولی اور بنیادی وضاحت کے بعدامید ہے کہ زیربحث دو مسئلے بڑی آسانی کےساتھ سمجھ آجائیں گے۔

(۱)......اگرنماز میں قرآن مجید کواٹھایا ہوا ہےاور دیکھ کر پڑھ رہا ہےاورورق بھی پلٹ رہا ہےتو اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے جس کی تین وجوہ ہیں(۱) یہ عمل کثیر ہے کیونکہ دور سے دیکھنے والاشخص جب دیکھے گا کہ اس نے ہاتھوں میں قرآن مجیداٹھایا ہوا ہے،اس پر دیکھ کر پڑھ رہا ہےاورورق پلٹ رہا ہےتو وہ اس کونماز سے باہر خیال کرے گالہذا یہ عمل کثیر ہے جو مفسد صلاۃ ہے۔(۲)اس میں اہل کتاب کے ساتھ مشابہت ہےاورمسلمانوں کیلئے اہل کتاب کےساتھ مشابہت کرنا حرام ہے۔(۳)اس صورت میں قرآن کریم بمنزلہ معلم کے ہوگا جیسے استاذ ایک ایک لفظ بولتا رہےاورشاگردنماز میں اپنے استاذ سے وہی لفظ سن کر

پڑھتا رہے تو یہ قراءت قرآن نہیں بلکہ تعلیم وتعلم ہے اس سے نماز نہیں ہوتی ،اسی طرح یہ شخص بھی قرآن پر ایک ایک لفظ دیکھ کر پڑھے گا تو اس کیلئے قرآن بمنزلہ استاذ کے ہے یہ اس سے گویا سیکھ سیکھ کر پڑھ رہا ہے سو یہ بھی از قسم تعلیم وتعلم ہے اور نماز ذکر اللہ اور مناجات مع اللہ کی حالت ہے، تعلیم وتعلم کا محل نہیں ، پس نماز کے فاسد ہونے کی وجہ نماز میں قرآن مجید کو دیکھنا یا قرآن کو پڑھنا نہیں کیونکہ قراءت تو نماز کا رکن ہے بلکہ نماز کے فاسد ہونے کی وجہ عمل کثیر اور تعلیم وتعلم ہے اس کی تائید مندرجہ ذیل مسائل سے ہوتی ہے۔

(۱)......اگر قرآن کریم یاد ہے اور قرآن کریم ہاتھوں میں اٹھایا بھی نہیں اور ورق بھی نہیں پلٹے بلکہ سامنے کھول کر رکھ لیا اور اس سے دیکھ کر کچھ پڑھا تو نماز فاسد نہیں ہوئی کیونکہ نہ عمل کثیر ہوا ہے اور نہ ہی تعلیم وتعلم ہے۔(فتاوی عالمگیری ص۵۳ج۱)

(۲)......سامنے قرآن کریم رکھا ہوا ہے اس کو نماز کی حالت میں دیکھا اور سمجھ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوئی کیونکہ محض دیکھنا اور اس کو سمجھ لینا نہ عمل کثیر ہے اور نہ تعلیم وتعلم ہے۔ (فتاوی عالمگیری ص۵۳ج۱)

(۳)......قرآن مجید یاد نہیں بلکہ قرآن سے دیکھ کر پڑھا لیکن ایک آیت سے کم ،تو نماز فاسد نہیں ہوئی کیونکہ یہ عمل قلیل ہے۔(فتاوی عالمگیری ص۵۳ج۱)

اگر حالت نماز میں قرآن کریم کو دیکھنا یا قرآن کریم کی تلاوت مفسد نماز ہوتی ان مسائل میں بھی نماز فاسد ہو جاتی کیونکہ ان صورتوں میں قرآن کریم کا دیکھنا اور تلاووت کرنا پایا گیا ہے لیکن نماز فاسد نہیں ہوئی ،معلوم ہوا کہ فسادِ نماز کی وجہ کوئی اور ہے اور وہ عمل کثیر اور تعلیم وتعلم ہے، چنکہ قرآن کریم اٹھا کر اوراق پلٹ پلٹ کر پڑھنے میں عمل کثیر ہے اس لئے اس سے نماز فاسد ہوگئی اور ان تین صورتوں میں عمل قلیل ہے اور تعلیم وتعلم بھی نہیں ہے اس لئے نماز فاسد نہیں ہوئی۔

اور اگر نماز کی حالت میں عورت کی شرمگاہ کو نظرِ شہوت سے دیکھا تو اس سے نماز کا

خشوع اور نماز کا کمال ختم ہوگیا مگر عمل کثیر نہ ہونے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوئی، ہاں اگر اس کے دیکھنے میں بھی عمل کثیر کی صورت پیدا ہوجائے تو نماز فاسد ہوجائے گی مثلاً نواب صدیق حسن خان کے فرمودہ مسئلہ کے مطابق اس نے جھانک جھانک کر عورت کی شرمگاہ کے اندر کا معائنہ شروع کردیا کیونکہ نواب صاحب نے لکھا ہے کہ عورت کی شرمگاہ کے اندرونی حصہ کو دیکھنا بلاکراہت جائز ہے (بدور الاہلہ ص ۱۷۵) غیر مقلد محدث عبداللہ روپڑی کے معارف القرآن پڑھ کر شرمگاہ کے اندر، باہر کی پیمائش شروع کردی (مظالم روپڑی ص ۵۴) تو اس صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی کہ عمل کثیر پایا گیا اور اگر صرف شرمگاہ کو دیکھا جیسا کہ نماز کی حالت میں کسی شخص کی اچھی چیز دیکھی اور غصب کرنے کا خیال پیدا ہوا لیکن اس خیال کے مطابق ظاہری طور پر کچھ ہوا نہیں تو یہ دیکھنا اور دل میں خیال کا پیدا ہونا مفسد صلاۃ نہیں اسی طرح جب عورت کی شرمگاہ کو دیکھا دل میں شہوانی خیالات آئے لیکن اس کے مطابق کوئی عمل ظہور میں نہیں آیا تو یہ دیکھنا اور اور دیکھنے سے دل میں غلط خیالات کا آنا مفسد صلاۃ نہیں کیونکہ یہ دیکھنا قلیل ہے، تو اصل مسئلہ عمل کثیر اور عمل قلیل کا تھا لیکن غیر مقلدین نے فقہ و فقہاء دشمنی کی وجہ سے عوام الناس کو متنفر کرنے کیلئے کتنا غلط رنگ دیا کہ جناب دیکھو فقہ حنفی کے مطابق حالت نماز میں کوئی شخص ننگی عورت کو اپنے سامنے بٹھا کر اس کی شرمگاہ کو شہوت سے دیکھتا رہے تو نماز فاسد نہیں ہوتی لیکن اگر قرآن کھول کر اس کو دیکھ کر پڑھے تو نماز فاسد ہوجاتی ہے یہ کتنی بڑی بددیانتی ہے۔

غیر مقلد شاہین کی خیانتیں:

(۱)......الاشباہ والنظائر میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ ننگی عورت کو حالت نماز میں آگے بٹھانا جائز ہے، یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے کہ شیطان بھی بازی ہار گیا اور غیر مقلدین کے اس جھوٹ پر شرما گیا
(۲)......اگر حالتِ نماز میں عورت کی شرمگاہ کو نظرِ ضہوت کے ساتھ دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی تو اس سے ننگی عورت کو حالتِ نماز میں آگے بٹھانے جواز ہرگز پیدا نہیں ہوتا، صحت نماز کو اس کے جواز کی دلیل بنانا بہت بڑی جہالت اور بہت بڑی خیانت ہے جیسا کہ غیر

مقلدین کے نزدیک امام بے وضوء بلکہ حالتِ جنابت میں نماز پڑھادے تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہے۔(نزل الابرار ص ۱۰۱ ج ۱)

اور اگر امام ننگ دھڑنگ ہوکر مقتدیوں کو نماز پڑھادے تو غیر مقلدین کے نزدیک امام سمیت سب کی نماز صحیح ہے۔(عرف الجادی ص ۲۱، ۲۲)

عورت مادرزاد ننگی اپنے محرموں کے سامنے نماز پڑھے تو غیر مقلدین کے نزدیک عورت کی نماز صحیح ہے۔(بدور الاہلہ ص ۳۹)

تو کیا صحت نماز کو دلیل بنا کر یہ کہنا درست ہے کہ غیر مقلدین کے نزدیک بے وضوء ہونے کی حالت میں یا حالتِ جنابت میں یا برہنہ ہوکر امامت جائز ہے اور عورت کا ننگے بدن ہوکر نماز پڑھنا جائز؟

(۳)......مسئلہ یہ ہے کہ اچانک عورت کی شرمگاہ پر نظر پڑ جائے اور اس سے دل میں شہوانی خیالات پیدا ہوجائیں تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اس کو یہ عنوان دینا کہ حنفیہ کے نزدیک قصداً ننگی عورت کو مخصوص نشست پر اپنے سامنے بٹھانا جائز ہے یہ کتنی بڑی خیانت ہے۔

غیر مقلدین سے سوالات:

(۱)......اگر نمازی نے حالت نماز میں اچانک جانوروں یا پرندوں کو جفتی کرتے دیکھا اور دل میں شہوانی خیالات پیدا ہوگئے تو نماز فاسد ہے یا نہیں؟ صریح آیت یا حدیث سے جواب دیں۔

(۲)......اگر حالتِ نماز میں عورت کی شرمگاہ پر نظر پڑنے سے دل میں شہوانی خیالات پیدا ہوجائیں تو اس سے نماز فاسد ہوتی ہے یا نہیں؟ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی صریح دلیل سے جواب دیں۔

(۳)......حالتِ نماز میں قرآن ہاتھوں میں اٹھا کر ورق پلٹ پلٹ کر قراءت کرنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے یا نہیں؟ صریح آیت یا حدیث سے جواب دیں؟

غیرمقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاھک : گاہک نے ایک طرف دیکھا کہ غیر مقلد عورتوں نے ایک چپپی پیچھے اور ایک چپپی آگے لگا رکھی ہے اور مردوں نے پیچھے چپپی اور آگے شاپر چڑھایا ہوا ہے اس نے پوچھا یہ کیا ہے؟

بیرا : اینگلو اہل حدیث، جناب ہم اہلحدیث ہیں ہمارے مذہب میں صرف مرد وعورت کا مخصوص اگلا پچھلا حصہ چھپانا واجب ہے باقی بدن کا چھپانا واجب نہیں ہے (عرف الجادی ص۵۲)

گاھک : اناللہ یہاں تو چپپی بھی غائب سب مرد وعورت ننگے نماز پڑھ رہے ہیں اور رکوع سجود کی حالت میں امام اور مقتدی سب عجیب لگ رہے ہیں، گاہک نے ڈانٹتے ہوئے کہا ارے رکوع، سجود کی حالت میں تو نظریں نیچی رکھو۔

بیرا : اینگلو اہلحدیث، آپ تعجب نہ کریں یہ بالکل ہمارے مذہب کے مطابق نماز ادا ہو رہی ہے دیکھئے ہماری معتبر کتاب عرف الجادی ص۲۲، بدور الاہلہ ص۳۹ پر ہے کہ ستر کھلا ہو تو نماز صحیح ہے۔

گاھک : کیوں بھئی یہ کیسا شرم ہے کہ عورت کے سر پر دوپٹہ ہے اور باقی سارا بدن برہنہ ہے اور نماز پڑھی جارہی ہے۔؟

بیرا : اینگلو اہلحدیث، یہ بھی عین ہمارے اہلحدیث مذہب کے مطابق نماز پڑھی جارہی ہے کیونکہ ہمارے محدث نواب صدیق حسن خان صاحب نے لکھا ہے کہ عورت کی نماز صحیح ہونے کیلئے حدیث سے صرف سر کا ڈھانپنا ثابت ہے باقی بدن کا ڈھانپنا ثابت نہیں۔ (بدور الاہلہ ص۳۹)

اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص ۱۱ پر لکھا!

گاھک: کتے کا بچہ (پلا) کس لئے بندھا ہوا ہے؟

بیرا: اگر کوئی نمازی چاہے کہ اس کتے کے پلے کو آستین میں اٹھا کر یا بڑے کتے کو جس کا منہ بندھا ہوا ہو اسے اٹھا کر نماز پڑھے تو نماز فاسد نہیں ہوتی (در مختار ص ۱۵۳ ج ۱) اس لئے ہم نے یہ اہتمام کیا ہے۔

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر ۱:

مسئلہ فقہ حنفی (کتے کے پلے (بچے) کو اٹھا کر نماز پڑھنا)

یہ بات پہلے گذر چکی ہے کہ خنزیر نجس العین ہے یعنی وہ پیشاب پاخانہ کی طرح اندر، باہر سے نجس ہے، اس کے علاوہ دوسرے حرام جانور نجس العین نہیں کہ ان کی ذات بول و براز کی طرح نجس نہیں، بلکہ ان کی ذات اوپر سے پاک ہے البتہ ان کی اندرونی رطوبات نجس ہیں، اس اعتبار سے انسانوں اور حلال جانوروں کا بھی یہی حکم ہے ان کا اوپر والا جسم پاک ہے مگر اندرونی رطوبات نجس ہیں اور جب تک اندر والی نجس رطوبت کا اثر جسم کے اوپر ظاہر نہ ہو وہ جسم پاک شمار ہوتا ہے اور اندرونی نجس رطوبت کا اثر جسم کے اوپر دو صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے۔

(۱)......موت کے بعد کیونکہ موت کے بعد انسان ہو یا حیوان سب کا جسم نجس شمار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ حوض و کنواں جیسے کتے کے مرنے سے نجس ہو جاتا ہے اسی طرح اگر اس میں کوئی آدمی گر کر مر جائے تب بھی نجس ہو جاتا ہے۔

(۲)......اندرونی نجاست جسم سے باہر نکل آئے تو وہ جس چیز پر لگ جائے وہ چیز نجس ہو جائے گی جیسا کہ غلاظت انسان کے اندر موجود ہے مگر انسان پاک شمار ہوتا ہے لیکن جب وہی نجاست انسان کے جسم سے نکل کر اس کے اپنے جسم پر یا کسی دوسری چیز پر لگ جائے تو وہ چیز ناپاک ہو جاتی ہے، یہی حال حلال و حرام جانوروں کا ہے کہ اگر اندرونی نجاست ان کے جسم

کےاوپرلگ جائےتووہ جسم نجس ہوگاورنہ پاک ہے،رہی طبعی کراہت تووہ دوسری چیز ہے۔

یہ نکتہ ملحوظ خاطر رہے کہ حرام جانوروں کی رطوبات میں سے بول وبراز،خون، پسینہ تھوک ،لعاب ،(رال) نجس ہیں ، جبکہ انسانوں اور حلال جانوروں کی رطوبات میں سےصرف بول وبرازاورخون نجس ہیں باقی پاک ہیں۔

اس اصولی گفتگو کے بعد زیرغور مسئلہ کا سمجھنا کوئی دشوار نہیں کہ کتا زندہ ہواوراس کےجسم کےاوپرکوئی دوسری نجاست لگی ہوئی نہ ہواوراس پر پسینہ بھی نہ ہوتو اس کا جسم اوپر سے پاک ہے، رہی اندرونی نجاست تو جب تک وہ اندر رہواس کا اثر جسم کےاوپرظاہر نہیں ہوتا،اس لئے اگرکوئی شخص نماز میں کتے کا پلا اٹھالے بشرطیکہ اس کےجسم کےاوپرنجاست نہ لگی ہوئی ہواوراس کا منہ بندھا ہوا ہوتا کہ اس کا تھوک ولعاب نہ لگے اور نماز سے فارغ ہونے تک اس کی کوئی رطوبت کپڑے اور بدن وغیرہ کونہ لگےتو نماز جائز ہے، کیونکہ کوئی چیز مفسدنماز پیش نہیں آئی اور پاک چیزعمل کثیر کے بغیر اٹھانا نماز کیلئے مفسد نہیں،جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نواسی امامہؓ کواٹھاکرنماز پڑھی (بخاری ص۷۴)

غیرمقلدشاہین کی جہالت یاخیانت:

اگرغیرمقلدشاہین کونجس العین اورنجس الغیر کافرق معلوم نہیں نیز یہ کہ کتانجس الغیر ہے اورنجس الغیر جانوروں کاجسم پاک ہوتا ہے جب تک کوئی نجاست نہ لگے،تو یہ ان کی جہالت ہے اوراگرسب کچھ معلوم ہونے کے باوجودمحض فقہ دشمنی کی وجہ سےاعتراض ہےتو یہ خیانت ہے۔

غیرمقلدین سےسوالات:

(۱)......اگرکوئی شخص کتے کا پلا اٹھا کرنماز پڑھے جس کے جسم پرکوئی نجاست نہیں نہ نماز کے درمیان کوئی کتے کی نجاست نمازی کے بدن اور کپڑے پرلگی نہ عمل کثیر ہواتو یہ نماز صحیح ہے یا فاسد؟ صریح آیت یاحدیث سے جواب دیں؟

(۲)......اگرکوئی گھڑی،گائے یابجو کے بچےکواٹھا کرنماز پڑھےتو نماز جائز ہے یاناجائز؟

(۳)...... بچے کو اٹھا کر نماز شروع کی بچے نے اوپر پیشاب کر دیا نماز صحیح یا فاسد؟

(۴)...... کتے نے مصلے کے اوپر پیشاب یا پاخانہ کر دیا تو بغیر دھوئے اس پر نماز جائز ہے یا ناجائز؟ صریح آیت یا حدیث سے جواب دیں۔

(۵)...... کتے نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو مسجد کا دھونا ضروری ہے یا نہیں؟ قرآن وحدیث کی صریح دلیل سے جواب دیں۔

غیرمقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ہوٹل بجواب اندرا گاندھی ہوٹل :

گاھک: بھائی ہوٹل میں خنزیر، کتے، بجو وغیرہ جانور کس لئے ہیں؟

بیــرا: اینگلو اہلحدیث، جناب ہم اہل حدیث لوگ ہیں ہمارا اصل کام فقہ کی پھیلائی ہوئی غلطیوں اور گمراہیوں کی اصلاح ہے، فقہ نے اللہ تعالیٰ کی کئی پاک چیزوں کو ناپاک اور حلال چیزوں کو حرام بنا رکھا ہے یہ کتنی بڑی گمراہی ہے، بس اللہ تعالیٰ فقہ سے بچائے ہم نے یہ سارے انتظامات فقہ کی گمراہی سے بچانے کیلئے کیے ہیں۔

(۱)...... فقہ نے گمراہی پھیلا رکھی ہے کہ تھوڑا ظبانی ہو تو معمولی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہے حالانکہ جب تک اس کا کوئی وصف تبدیل نہ ہو وہ پاک رہتا ہے (کنز الحقائق ص۱۲، بدور الاہلہ ص۲۰، عرف الجادی ص۹، فتاویٰ ثنائیہ ج۱ ص۲۱۴) میں کتے کا ایک خشک لینڈا اس جگہ میں ڈالتا ہوں دیکھو ذرا برابر تبدیلی نہیں آئی یہ پاک ہے لیکن فقہ اس کو پاک بتاتی ہے۔

(۲)...... فقہ نے دہ در دہ حوض کا مسئلہ بنا رکھا ہے، حالانکہ چھوٹا حوض یا چھوٹی ٹینکی ہو تو اس کا مسئلہ بھی یہی ہے کہ نجاست گرنے اور جانور کے مرنے، اور پھٹنے پھولنے سے پانی کا وصف تبدیل ہو گیا تو ناپاک ورنہ پاک ہے (نزل الابرار ج۱ ص۳۱)

ہمارے اس چھوٹے حوض میں کل سے کتے کا یہ پلا مرا ہوا پڑا ہے پانی کا کوئی وصف تبدیل

نہیں ہوا ہم برابر یہی پانی پی رہے ہیں اور پلا رہے ہیں اور اسی سے کھانے پکا رہے ہیں۔

(۳)......فقہ نے بے چارے خنزیر کو بول براز کی طرح نجس قرار دے رکھا ہے اس نے ذرا چھوٹے حوض میں پاؤں رکھا تو فتوی لگ گیا کہ پانی نجس ہے حالانکہ خنزیر پاک ہے اس کے سینگ، کھر پاک ہیں (نزل الابرار ص۳۰) اس لئے ہم اپنے چھوٹے حوض میں خنزیر کو نہلاتے بھی ہیں پھر وہی پانی ہوٹل میں بھی استعمال کرتے ہیں کیونکہ خنزیر کے نہلانے سے اس کا کوئی وصف نہیں بدلتا۔

(۴)......اسی طرح فقہ نے یہ باور کرا رکھا ہے کہ کتے کا گوشت، خون، لعاب، تھوک، پسینہ، چربی، پیشاب، پاخانہ ناپاک ہے حالانکہ یہ سب کچھ پاک ہے (نزل الابراص۳۱، ۴۹، ۵۰) اس لئے ہم اور ہمارے پکے گاہک اس غلطی کو دور کرنے کیلئے کتے کے خون میں کپڑے لت پت کر کے کتے کا گوشت سر پر رکھ لیتے ہیں پھر کتے کا تھوک، لعاب، پسینہ منہ پر مل کر کتے کے کچھ لینڈے جیب میں اور کچھ پانی میں ڈال کر اس سے وضوء کرتے ہیں اور کتے کے پیشاب سے نماز کی جگہ چھڑکا کر کے ایک ایک کتا جس کا منہ کھلا ہوتا ہے کندھے پر اٹھا کر نماز پڑھتے ہیں اور نماز پڑھ کر نعرہ لگاتے ہیں!

مذہب اہلحدیث زندہ باد، فقہ حنفی مردہ باد

گاھک : یہ کیسا غلیظ نمازی ہے نجاست کا ٹوکرا سر پر اٹھا کر نجاست آلود کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے؟

بیرا : اینگلو اہلحدیث، ہمارے مذہب اہلحدیث میں نجاست اٹھا کر نجس کپڑوں میں نماز جائز ہے (بدور الاہلہ ص۳۹)

پڑا فلک کو دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے راکھ نہ کردوں تو داغ نام نہیں

اقتباس از اندرا گاندھی ہوٹل

غیر مقلد شاہین نے اندرا گاندھی ہوٹل کے ص۱۴۳ پر لکھا!

گــــاھک :اچانک گاہک کی ناک سے نکسیر بہہ پڑتی ہے اور بیرا اس خون کو جمع کرنے لگ جاتا ہے تو گاہک بیرے سے پوچھتا ہے بھائی تم یہ کیا کر رہے ہو؟

بیــرا : میں خون اس لئے جمع کر رہا ہوں کہ آپ کو جو یہ تکلیف ہوئی اس کا بہت ہی مؤثر اور بہترین نسخہ موجود ہے کہ اگر نکسیر پھوٹ پڑے تو خون کے ساتھ پیشانی یا ناک پر سورۃ فاتحہ لکھ دی جائے تو شفاء کیلئے جائز ہےاور پیشاب سے بھی لکھ لی جائے تو جائز ہے(ردالمختار ص۱۵۴ ج۱)

غیر مقلد شاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۱:

مسئلہ فقہ حنفی (بطور علاج فاتحہ لکھنا)

حالت اختیار میں بطور دوا یا بطور غذا حرام چیز کا کھانا پینا قطعا جائز نہیں ،حالت اضطرار میں قرآن کریم میں مردار خنزیر کھانے کی اجازت ہے کیونکہ اضطرار والی حالت میں مضطر شخص کے حق میں ان کی حرمت ختم ہو جاتی ہے اور یہ چیزیں اس کیلئے حلال ہو جاتی ہیں اسی طرح جو شخص بیمار ولاچار ہو یعنی اس کی زندگی خطرے میں ہو اور سوائے حرام کے کوئی دوسری دوائی اس کیلئے معلوم نہ ہو تو یہ شخص بھی مجبور ہے،لہذا ایسے مریض کیلئے حرام چیز کو دوا کے طور پر کھانا جائز ہے اور جیسے بھوکے پیاسے مضطر کے حق میں مردار اور خنزیر حرام نہیں رہتے اس مریض کے حق میں بھی اس حرام دوائی کی حرمت ختم ہو جاتی ہے لیکن اسباب کے درجہ میں حرام چیز کے کھانے پینے سے بھوکے، پیاسے مضطر آدمی کی بھوک و پیاس کا بجھ جانا یقینی ہے اس لئے اس پر اضطراری حالت میں مردار اور خنزیر کا کھانا فرض ہوگا اور اگر نہ کھایا

حتی کہ بھوکا پیاسا مرگیا تو گناہ گار ہوگا جب کہ حرام دواء سے مریض کیلئے شفاء یقینی نہیں اس لئے مضطر مریض کیلئے حرام دوائی کا کھانا پینا جائز ہے فرض یا واجب نہیں چنانچہ حنفیہ کا فتوی بھی یہی ہے کہ چونکہ مریض کیلئے شفاء یقینی نہیں ہے اور کوئی دوسری حلل دوائی بھی معلوم نہیں تو بہتر یہی ہے کہ حرام دوائی نہ کھائے تاہم اگر کھالے تو از روئے فتوے جائز ہے۔

اسی مسئلہ کے ذیل میں علامہ شامی نے ردالمحتار کے ص۱۵۴ ج۱ پر نکسیر کا مسئلہ ذکر کیا ہے کہ اگر کسی کو نکسیر آئے اور اس کی زندگی خطرے میں ہو اور غالب گمان ہو کہ اگر سورت فاتحہ خون یا بول کے ساتھ پیشانی پر لکھنے سے نکسیر رک جائے گی تو حنفیہ کے دو قول ہیں ایک قول میں لکھنا ناجائز ہے دوسرے قول میں لکھنے کی اجازت ہے **لان الحرمة ساقطة عند الاستشفاء كحل الخمر والميتة للعطشان والجائع** (ردالمحتار ص۱۵۴ ج۱) یعنی اجازت اس لئے ہے کہ طلب شفاء کیلئے ایسے بیمار کے حق میں حرمت ساقط ہوجاتی ہے جیسا کہ سخت پیاسے اور بھوکے کیلئے (جو مضطر ہو) خمر اور میتۃ حلال ہوجاتا ہے، ردالمحتار کی چند سطروں میں یہ اضطرار والی بات کم از کم پانچ دفعہ دہرائی گئی ہے اور یہ بھی صراحت ہے **ولاينقطع حتى يخشى عليه الموت** نکسیر ختم نہ ہورہی ہو حتی کہ موت کا خوف ہو، پس سورۃ فاتحہ کا خون یا پیشاب کے ساتھ بطور علاج لکھنا مضطر شخص کیلئے ہے، یعنی ایسا آدمی جس کی زندگی نکسیر کی وجہ سے خطرے میں ہو اور سوائے اس علاج کے کسی دوسری دوائی کا علم تک نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ ایسا شخص موت قبول کرلے لیکن سورۃ فاتحہ خت+ون یا پیشاب کے ساتھ لکھنے والا علاج نہ کرائے کیونکہ اسباب کے درجہ میں شفاء یقینی نہیں تاہم اگر یہ علاج کرلے تو بوجہ اضطرار اس کے حق میں خون اور پیشاب کی حرمت اس کے حق میں ساقط ہوگئی ہے اس لئے ایسا کرلے تو جواز بھی ہے اور اس جواز کی وجہ سے فقہ حنفی پر طعن ایسے ہی غلط ہے جیسے کہ مضطر کیلئے میتۃ، خمر، خنزیر کے قرآنی جواز بلکہ فرضیت کی وجہ سے کوئی

بد بخت قرآن پر طعن کرے یا اکراہ کے وقت کلمہ کفر کی اجازت کیوجہ سے قرآن پر اعتراض کرے اس کو بھی کہا جائے گا کہ جناب مضطر کے حق میں میتة ،خمر،خنزیر کی حرمت ساقط ہوگئی ہے اور مکرہ سے کلمہ کفر کہنے کی حرمت بھی ساقط ہے،اسی طرح فقہ پر طعن کرنے والے فقہ دشمن کو بھی یہی کہا جائے گا کہ ایسے مضطر مریض کے حق میں خون اور پیشاب کی حرمت ساقط ہے اس کیلئے بطور علاج جائز ہےجیسا کہ عرف الجادی ص ۲۰۸ پر ہے''ہر کہ مکرہ باشد برزنا اور ازنا جائز ست وحد غیر واجب چہ احکام شرع مقید باختیار ست'' جس آدمی پر زنا کیلئے اکراہ کیا گیا بحالت اکراہ اس کیلئے زنا کرنا جائز ہے اور حد واجب نہیں کیونکہ احکام شریعہ حالت اختیار کے ساتھ مقید ہیں یعنی زنا کی حرمت حالت اختیار کے ساتھ مقید ہے حالت اکراہ میں حرمت ساقط ہو جاتی ہے اور مکرہ کیلئے زنا جائز ہو جاتا ہے، پس جیسے غیر مقلدین کے نزدیک حالت اکراہ میں زنا کی حرمت ساقط ہو جاتی ہے اسی طرح مضطر آدمی بھی مکرہ کی طرح ہے اس سے خون اور پیشاب کی حرمت ساقط ہو جاتی ہے۔

مس قرآن کے بارے میں فقہ حنفی اور فقہ غیر مقلدین میں فرق:

لیکن غیر مقلدین ضد کی وجہ سے اعتراض بازی سے باز نہیں آتے تو ہم ان کو فقہ غیر مقلدین کے آئینے میں ان کا چہرہ دکھاتے ہیں

فقہ حنفی	فقہ غیر مقلدین
(۱) قرآن مجید کو بے وضوء ہاتھ لگانا مکروہ تحریمی ہے، خواہ کاغذ پر لکھی ہوئی جگہ پر ہو یا صاف جگہ پر ہو (البحر الرائق ص ۲۰۱، بہشتی گوہر ص ۱۴)	(۱) غیر مقلدین کے نزدیک بے وضوء قرآن مجید کو ہاتھ لگانا جائز ہے (فتاوی ثنائیہ ص ۵۱۹ ج ۱)

(۲) حنفیہ کے نزدیک جس مرد یا عورت پر غسل فرض ہو وہ زبانی بھی قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتے۔	(۲) غیر مقلدین کی نزدیک جس مرد یا عورت پر غسل فرض ہو وہ قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں۔ (فتاوی ثنائیہ ص ۵۱۹ ج ۱)
(۳) حائضہ عورت قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتی۔	(۳) غیر مقلدین کے نزدیک حائضہ عورت قرآن پڑھ سکتی ہے۔ (فتاوی ثنائیہ ص ۵۳۵ ج ۱)
(۴) جنبی آدمی کیلئے قرآن کریم کا لکھنا، ہاتھ لگانا منع ہے۔	(۴) غیر مقلدین کے نزدیک جنبی کیلئے قرآن لکھنا، ہاتھ لگانا منع نہیں ہے (بدور الاہلہ ص ۳۰)
(۵) قراءت میں فحش غلطی مفسد صلاۃ ہے	(۵) غیر مقلدین کے نزدیک قراءت میں فحش غلطی مفسد صلاۃ نہیں (بدور الاہلہ ص ۵۹)
(۶) امام قرآن پڑھ کر طوائف سے نذرانے وصول کرے تو اس کے پیچھے نماز ناجائز ہے اور پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ واجب ہے۔	(۶) غیر مقلدین کے نزدیک ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے (فتاوی نذیریہ ص ۳۹۴ ج ۱)

غیر مقلد شاہین کی خیانتیں:

(۱)...... یہ مسئلہ ایسے مریض کا ہے جو مضطر ہے یعنی اس کی لگاتار نکسیر پھوٹ رہی ہے اور بالکل بند نہیں ہو رہی حتی کہ اس کی موت کا خوف ہے اور سوائے اس علاج کے اور کوئی دوائی معلوم نہیں تو ایسی صورت میں یہ علاج سورت فاتحہ والا جائز ہے، چنانچہ الدر المختار میں حالت اضطرار کی صراحت موجود ہے لیکن غیر مقلد شاہین نے اس اضطرار والی شرط کو حذف کر کے بہت بڑی بد دیانتی اور خیانت کی ہے، یہ بد دیانتی ایسے ہی ہے جیسے کوئی قرآن کا دشمن اضطرار کی شرط کو حذف کر کے کہے قرآن میں لکھا ہوا ہے کہ مردار اور خنزیر کا گوشت کھانا

حلال ہے اور کلمہ کفر کا کہنا جائز ہے تو جیسے یہ قرآن پر جھوٹ ہے اسی طرح غیر مقلد شاہین نے اس مسئلہ میں اضطرار کی شرط کو حذف کر کے فقہ وفقہاء پر جھوٹ بولا ہے۔

(۲)......الدر المختار میں وضاحت بھی موجود ہے کہ جیسے کوئی شخص بھوک پیاس کی وجہ سے مضطر ہو اور مخمصہ کی حالت میں ہو تو اس کیلئے خمر اور مردار حلال ہو جاتا ہے لہذا اس کو یہ نہیں کہا جائے گا کہ آپ نے یہ حرام کھایا ہے بالکل اسی طرح یہ بھی لکھا ہے کہ جو شخص نکسیر کی وجہ سے مخمصہ اور اضطرار کی حالت میں ہو اس سے خون اور پیشاب کی حرمت ساقط ہو جاتی ہے اور اس کے حق میں سورۃ فاتحہ لکھنے کی حد تک یہ دونوں چیزیں پاک شمار ہوتی ہیں، تو مسئلہ یہ نہیں تھا کہ سورۃ فاتحہ کا نجس چیز کے ساتھ لکھنا جائز ہے نا جائز، کیونکہ وہ یقیناً نا جائز وحرام ہے بلکہ اس کے جواز کا عقیدہ کفر ہے، اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایک شخص کی زندگی لگا تار نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے سخت خطرے میں ہے اور غالب گمان ہے کہ اگر سورۃ فاتحہ خون کے ساتھ اس کی پیشانی پر لکھ دی جائے تو وہ بچ جائے گا تو کیا اس کے حق میں خون کی حرمت ونجاست باقی رہے گی یا ساقط ہو جائے گی، الدر المختار میں لکھا ہے کہ خون کی حرمت ونجاست اس شخص کے حق میں ساقط ہو جائے گی لہذا سورۃ فاتحہ کا نجس چیز کے ساتھ لکھنے کی صورت ہی نہیں بنتی۔

شاہین صاحب! کلمہ کفر اور کلمہ شرک کی نجاست خون کی نجاست سے کئی گنا زیادہ اور سخت ہے اگر زندگی بچانے کیلئے کلمہ کفر اور کلمہ شرک کی حرمت اور نجاست کو اس مجبور شخص کے حق میں قرآن نے ساقط کر دیا ہے اور آپ کو اس پر اعتراض نہیں تو اسی طرح اضطرار و مخمصہ کی حالت میں مبتلا اس شخص کیلئے بھی خون کی حرمت ونجاست ساقط ہو جائے گی۔

لیکن شاہین صاحب نے خیانت و بددیانتی کر کے صورت مسئلہ کو ہی بدل ڈالا۔

(۳)......الدر المختار میں یہ بھی لکھا ہے کہ حنفیہ کا ظاہر وقوی مذہب منع کا ہے یعنی ایسا نہ کیا

جائے لیکن غیر مقلد شاہین کوفقد دشمنی نے اجازت نہ دی کہ وہ اس جملہ کو نقل کر دیتے ۔

(۴)......غیر مقلد شاہین کے مذہب میں خون حیض کے علاوہ سب خون اور پیشاب پاک ہے (نزل الابرار ص۴۹ ج۱ ، کنز الحقائق ص۱۶ ،عرف الجادی ص۱۰ ، بدور الاہلہ ص۱۵ ،۱۶) نیز غیر مقلدین کے نزدیک فاتحہ قرآن نہیں ہے اس کے باوجود ایک مضطر شخص کی زندگی بچانے کیلئے فاتحہ کے خون و پیشاب کے ساتھ لکھنے پر اعتراض کرنا اور اس کو توہین قرآن کا عنوان دینا بددیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟

الٰہی خیر ہو کہ فتنہ آخر زماں آیا رہے ایماں ودیں باقی کہ وقتِ امتحاں آیا

غیر مقلدین سے سوالات:

(۱)......اگر ایک آدمی کو لگا تار نکسیر آرہی ہے اور بند نہیں ہو رہی اس کی وجہ سے موت کا خوف ہے اور سوائے اس کے اس کا کوئی علاج نہیں کہ وہ خون یا پیشاب کے ساتھ سورت فاتحہ پیشانی پر لکھے تو اس کیلئے ایسا کرنا جائز ہے یا ناجائز؟ قرآن وحدیث کی صریح دلیل سے جواب دیں۔

(۲)...... چونکہ غیر مقلدین کے نزدیک کتے کا خون اور ہڈیاں وغیرہ پاک ہیں تو اگر کوئی شخص کتے کی ہڈی کی دوات بنائے اور اس میں کتے کا خون ڈال کر اس سے کوئی آیت لکھے تو جائز ہے یا ناجائز؟

(۳)......ایک گلاس پانی میں پیشاب کے دو تین قطرے گر گئے پانی کا کوئی وصف تبدیل نہیں ہوا اس پانی سے سیاہی تیار کر کے سورۃ فاتحہ لکھنا جائز ہے یا ناجائز؟

(۴)......مردار بجو کے دباغت شدہ چمڑے پر بجو کے پیشاب سے سورۃ فاتحہ لکھنے کا کیا حکم ہے

(۵)......گائے ،بکری کے پیشاب سے سیاہی تیار کی تو کیا اس کے ساتھ سورۃ فاتحہ کا لکھنا جائز ہے یا ناجائز؟



نــوٹ : ہرسوال کا صریح آیت یا صریح حدیث سے جواب دیں اور مشرکانہ تقلید سے اور شیطانی قیاس سے بچیں۔

غیرمقلدشاہین کی الزام تراشی کا جواب نمبر۲:

وکٹوریہ ھوٹل کا وضاحتی بیان :

ہم منتظمان وکٹوریہ ہوٹل ہرخاص وعام کومطلع کرتے ہیں کہ ہم نے کچھ عرصہ قبل اپنے اہلحدیث بھائیوں کیلئے ''صبح کی نہاری'' کا بہت ہی پرلطف اور کامیاب پروگرام شروع کیا تھا اس میں جتنے ایٹم بھی ہم تیار کرتے تھے وہ سب اپنے مذہب کی معتبر کتابوں کی روشنی میں تیار کرتے تھے تاکہ صبح کی نہاری کا سلسلہ بھی چلتا رہے اور اہلحدیث مذہب کی اشاعت ودعوت بھی جاری رہے، ہم بڑی جرات ودلیری اور پوری محنت کے ساتھ دین ودنیا کے دونوں کام بیک وقت انجام دے رہے تھے لیکن ہمارے اپنے ہی اہلحدیث دوستوں میں سے ہی کچھ بزدل اور مفاد پرست قسم کے لوگوں نے اپنی بدنامی کے ڈر سے ہماری مخالفت شروع کردی اس کے باوجود الحمد للہ ہمارا صبح کی نہاری والا پروگرام روزافزوں رہا تاآنکہ اس مختصر پروگرام نے ترقی کرکے وکٹوریہ ہوٹل کی صورت وشکل اختیار کرلی الحمدللہ اس وقت ہمارا مذہبی کام اور ہوٹل کا کام دونوں عروج پر ہیں اس کے باوجود ایک بات کی وضاحت کردینا ضروری خیال کرتے ہیں۔

ہم نے ایک ننھی منی ''صبح کی نہاری'' سی اپنے کام کا آغاز کیا تھا اور اس وقت ہمارا کام وکٹوریہ ہوٹل کی صورت میں آپ کے سامنے ہے صبح کی نہاری ہو یا وکٹوریہ ہوٹل ہم نے دونوں پروگراموں اپنے تمام اکابرین اہلحدیث کی کتابوں کو بنیاد بنایا تھا لیکن کچھ بزدل اور کچے اہلحدیث حضرات نے پروپیگنڈہ کیا کہ صبح کی نہاری اور وکٹوریہ ہوٹل کی بنیاد صرف علامہ وحیدالزمان کی کتابوں پر ہے وہ منافق تھا، اندر سے حنفی تھا لیبل اہلحدیث ہونے کا لگا رکھا تھا اور فقہ حنفی کے مسائل اہلحدیث بن کر اپنی کتابوں میں لکھتا رہا۔

نتیجتاً وہ سب مسائل حدیثوں کی طرف منسوب ہوگئے، ہم اس کے متعلق اپنا ایک تفصیلی وضاحتی وتردیدی بیان جاری کرنا چاہتے ہیں۔

(۱)......پہلی بات تو یہ ہے کہ ''صبح کی نہاری'' کی بنیاد صرف علامہ وحیدالزمان کی کتابوں پر نہیں بلکہ نواب نورالحسن کی ''عرف الجادی'' اور ہمارے عظیم محدث نواب صدیق حسن خان کی ''بدور الاہلہ'' اور امام غرباء اہلحدیث مفتی عبدالستار صاحب کی کتاب ''فتاوی ستاریہ'' اور ہمارے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی ''فتاوی ثنائیہ'' بھی شامل ہیں، تاہم اب واضح اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے وکٹوریہ ہوٹل کی بنیاد ہمارے بڑے بڑے اکابرین کی معتبر کتابوں پر ہے، ہم نے سب اکابرین کی کتابوں سے حتی الامکان تعاون حاصل کیا ہے۔

(۲)......رہی محدث علامہ وحیدالزمان کی منافقت والی بات سو یہ غلط ہے جس کے ہمارے پاس بہت سے دلائل ہیں!

(۱)......دیکھئے یہ میرے ہاتھ میں مولانا ابویحیی امام خان نوشہروری کی کتاب ''ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات'' ہے اس کے شروع میں تعارف یوں کرایا گیا ہے، یہ مقالہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کی طرف سے مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی پچاس سالہ جوبلی پر بتاریخ ۲۹ مارچ ۱۹۳۷ء پڑھایا گیا، اس میں علامہ وحیدالزمان کی تقریباً (۲۱) کتب کی اہل حدیث کی علمی خدمات کے طور پر اندراج ہے، دیکھئے! ص ۳۳، ۳۵، ۴۲، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۹، ۴۴، ۷۴، ۷۸، ۲۲۰

(۲)...... جب ان کتب کو دیکھا جاتا ہے تو علامہ موصوف ہمارے اور احناف کے درمیان جتنے بھی اختلافی مسائل ہیں ان میں حنفیوں کی مخالفت کرتے ہیں اور اہلحدیث مذہب کو اختیار کرتے ہیں۔

(۳)......اگر واقعی علامہ موصوف ایسے ہی تھے جیسے بعض نادان دوست کہہ رہے ہیں تو ۱۹۳۷ء آل انڈیا کانفرنس میں تمام ہمارے بڑے بڑے علماء نے ان کی کتب کو اپنی علمی خدمات کی مد میں شامل کیوں کیا؟ اور ان کی تصنیفات کو اپنی جماعت اور اپنے مذہب کے

افتخار وعزت کی خاطر کیوں استعمال کیا؟ اور علامہ موصوف نے حنفیہ کی مخالفت کیوں کی؟

(۴)...... جب ہمارے اکابرین نے علامہ مرحوم کی کتب کو اپنے علمی کارناموں میں شامل کیا ہے تو دوٹوک بات یہ ہے کہ اگر ہمارے ان اکابرین کو جنھوں نے علامہ وحیدالزمان صاحب کے شب وروز کو دیکھا اور قریب سے دیکھا ان کی منافقت کا پتہ نہ چلا اور سالہا سال کے بعد پندرھویں صدی میں جنم پانے والے شاہین سمجھ گئے جنھوں نے صرف علامہ صاحب کا نام ہی سنا ہے تو یہ ان کی ذہانت کا کمال اور ہمارے اکابرین کی حماقت کی انتہاء ہے اور اگر ہمارے اکابرین اور سارے کے سارے اکابرین حماقت وبلاوت کے عیب سے مبرا تھے تو پھر علامہ مرحوم پر منافقت کا الزام لگانے والے احمقوں کو اس الزام تراشی سے اور اپنی روایتی بزدلی ومفاد پرستی سے توبہ کر کے ایمانی جرأت اور مذہبی غیرت کے ساتھ اپنے مذہب کی معتبر کتابوں کی ذمہ داری قبول کرنی چاہئے۔

(۵)...... اگر علامہ وحیدالزمان مرحوم منافق تھے تو یہ منافق ہر اہل حدیث کے گھر میں بلکہ ہر اہلحدیث کے دل میں کیوں گھسا اور بسا ہوا ہے، دیکھئے ہمارا صحاح ستہ کا اردو وال سیٹ علامہ مرحوم کا جماعت اہلحدیث پر عظیم احسان ہے، یہ کتنی عجیب بات ہے کہ اکثر اہلحدیث گھروں میں موصوف کی کتب سے بھرپور استفادہ کیا جاتا ہے حتی کہ ہمارے اہلحدیث بھائی صحاح ستہ کا یہی سیٹ اپنی بیٹیوں کو جہیز میں دیتے ہیں، نیز ہمارے مذہب کی ترقی میں علامہ وحیدالزمان کے اردو صحاح ستہ کا خاص دخل ہے، یہ بڑی احسان فراموشی اور ناقدرشناسی ہے کہ ہم ان کتب سے خوب فائدہ بھی اٹھائیں پھر ان کو منافق بھی کہیں۔

(۶)...... اگر علامہ وحیدالزمان منافق ہے تو پھر جماعت اہلحدیث جانباز فورس، جمعیت اہلحدیث، لشکر طیبہ، اہلحدیث یوتھ فورس، جماعت غرباء اہلحدیث اور شجرہ طیبہ کی شاخ در شاخ جتنی بھی چھوٹی چھوٹی جماعتیں ہیں وہ ایک اعلان کریں کہ علامہ ۃ حیدالزمان منافق تھا اور منافق کی نشانی حدیث میں یہ بتائی گئی ہے کہ وہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے،

نہ جانے اس نے صحاح ستہ کے تراجم میں کتنے جھوٹ بولے ہوں گے۔

لہذا اس منافق کے تراجم جن اہلحدیثوں کے پاس ہوں وہ آگ لگا کر تلف کر دیں اور آئندہ کیلئے ان کو پڑھنا بند کردیں۔

قابل غور بات ہے کہ علامہ وحید الزمان صحاح ستہ کے تراجم میں اوران کی تشریح میں تو مخلص اور قابل اعتماد ہیں لیکن باقی کتابوں میں منافق۔

(۷) **اہل حدیث بھائیو!** مخالفین کی طرف سے ہمارے سب علماء کی تالیفات پر اعتراضات تو ہوتے ہی رہتے ہیں، اگر ہم منافق، منافق کہہ کر جان چھڑائیں گے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ منافقت ہی ہمارے ہر چھوٹے بڑے کی پہچان بن جائے گی، احناف کو دیکھو انھوں نے کبھی اپنے کسی فقیہ و عالم کو منافق نہیں کہا ان پر اعتراضات ہوتے ہیں لیکن وہ اپنوں کو منافق، منافق کہہ کر جان نہیں چھڑاتے بلکہ پوری جرأت کے ساتھ ان کے جوابات دینے کی پوری پوری کوشش کرتے ہیں۔

(۸)...... **یادرکھو!** اگر تم نے اپنی مذہبی کتابوں کی ذمہ داری قبول کرنے کی بجائے ہر مصنف پر منافقت کا فتوی لگا کر گلو خلاصی چاہی تو پھر آپ کے خلف اور آپ کے بعد آنے والے اہلحدیث بھی آپ لوگوں کو منافق منافق کہہ کر جان چھڑالیا کریں گے۔

مذہب اہلحدیث زندہ باد وکٹوریہ ہوٹل پائندہ باد

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے کوئی ویسی سنے